

عمارت سینما

بلیو ہاکس

منظور کاظم الٹھاں

عمارت سینئری

بلیو ہاکس

مکمل ناول

منظہر کلپس ایم اے

s4sheikh@gmail.com

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

چند باتیں

آخر مقارن - سلام مستون - دیا ناول "بلیو ہاکس" آپ کے
باتوں میں ہے - یہ ناول ایکریسا کی ایک خفیہ ترین لیبارٹری کو
دریں کرنے اور پھر اسے جاہ کرنے کی خوفناک بدد و بہد پر مشتمل ہے
ہات درست ہے کہ موضوع کے لحاظ سے اسے منفرد نہیں کہا جا
سکتا کیونکہ لیبارٹریوں کے بارے میں بھتی بھی کمی ناول لکھ کے جا سکے
ہیں لیکن ضروری نہیں کہ تمام ناول موضوع کے لحاظ سے ہی منفرد

ہوں۔

جاسوسی ادب کا دائرہ کار بے حد مدد و دہ بے لیکن انفرادیت صرف
موضوع تک ہی مدد و دہ نہیں ہوتی۔ واقعات کا جنون، کرواردن کی
داخلی اور خارجی بدد و بہد، نئی اور منفرد سچوں پیش، کہانی کی بندش اور
خاص طور پر عمران اور ان کے ساتھیوں کی جان یا بدد و بہد کے لئے
نئے اور منفرد واقعات کسی بھی ناول کو منفرد بنادیتے ہیں۔ موجودہ
ناول بھی ہر لحاظ سے منفرد اور دلچسپ ہونے کی بنا پر یقیناً آپ کو
پست آئے گا۔ اپنی آراء سے بھی ضرور مطلع کیجئے اور ناول کے مطابعے
سے بھتی حب روایت اپنے چند خطوط اور ان کے ہواب بھی ملاحظہ
کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی اور انفرادیت کے لحاظ سے کسی طرح کم
نہیں ہیں۔

مازی بھاگو خان کہروڈ پکا سے محمد فہیم اسلام لکھتے ہیں۔ آپ کے نادلوں کا یقینی قاری ہوں۔ آپ تو عمران کی کارکردگی عرف فون تک ہی رہ گئی ہے اس نے اب اسے سکرت ایجنت کی جگہ فونک بیجنت کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمران کو فونک ایجنت سے دوبارہ سکرت ایجنت بنادیں تو بے شمار قارئین آپ کو دعائیں دیں گے۔

محمد محمد فہیم اسلام صاحب مدپچ انداز میں خط لکھنے کا بے حد طنز ہے۔ آپ واقعی عمران کے یقینی قاری ہیں اس نے تو آپ نے ہر سو پر یقین انداز میں اسے سکرت ایجنت سے فونک ایجنت بنادیا ہے۔ بہر حال آپ نے جلدے خوبصورت انداز میں بات کی ہے اس نے یقیناً عمران کو بھی پسند آئے گی اور وہ دوبارہ سکرت ایجنت پہنچ کر شش کرے گا۔ آپ نے تو مجھے لکھا ہے کہ میں ایسا کروں یہیں کام اس کے لپٹتے کرنے کا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رجیم یار خان سے علی رضا سعیدی لکھتے ہیں۔ آپ کے نادلوں میں حد پسند ہیں۔ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ ہولیا اتنا عرصہ عمران اور اس کے ساتھ ساتھ صدر اور صاف کی جزوی بھی خوب ہے لیکن آپ نے کیپن ٹھکل کو کیوں اکٹھا رکھا ہوا ہے۔ امید ہے کیوں نہیں ہوئی اور اگر ہوئی تو اس کا نام جدیل کیوں نہیں کیا ہے اور کیا کرنل فریدی جسے اہمیتی سمجھ دار آدمی کو بھی آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ عمران ہی اصل میں ایکٹھو ہے۔ امید ہے آپ

ضرور جواب دیں گے۔
محترم علی رضا سعیدی صاحب۔ خط لکھنے اور نادل پسند کرنے کا ہے حد طنز ہے۔ جو یا الحمد لله مسلمان ہو چکی ہے لیکن نام اس نے نہیں بدلا گیا کہ اس نام کا مطلب ایسا نہیں جو اسلام کے خلاف ہو۔ ایسے نام لازماً بدل دیتے جاتے ہیں جو خلاف اسلام ہوں۔ مثلاً اگر نام سے شرک قابل ہوتا ہو یا کسی روپی یا دیوار کا نام ہو۔ جہاں تک کرتل فریدی کا تعلاق ہے تو محترم کرتل فریدی تو اس سارے نظام کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور بات ہے کہ وہ بھی عمران کے اس رواز کو راز ہی رکھتا ہے۔ اگر آپ غور سے کرنل فریدی اور عمران کے مشترک کے نادل پر صیغہ تو آپ کو خود ہی اندراز ہو جائے گا کہ کرنل فریدی کو اس راز کا علم ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کروں محل صیغہ سے شناہ بتوں لکھتی ہیں۔ کافی مرے بعد آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ آپ نے سچے سچے خط کا جواب بھی ضرور دیں گے۔ عرب بخشی ہے۔ امید ہے آپ اس خط کا جواب بھی ضرور دیں گے۔ عمران اور ہولیا کے ساتھ ساتھ صدر اور صاف کی جزوی بھی خوب ہے لیکن آپ نے کیپن ٹھکل کو کیوں اکٹھا رکھا ہوا ہے۔ امید ہے آپ اس بارے میں ضرور کوئی خوش آحمد اقدام کریں گے۔
محترم شناہ، نادل صاحب خط لکھنے کا طنز ہے۔ آپ نے کیپن ٹھکل کے نے خوش آحمد اقدام کی سفارش کی ہے لیکن اگر آپ نے نادل

"پاور ایجنت" پڑھاتے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کیہنہ محل کے خیالات اس سلسلے میں کیا ہیں۔ بہر حال اسی پر دیکھا تم ہے۔ آپ بھی قائم رہیں اور دیکھتے کہ پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ آئندہ بھی آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

گجرات سے احمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا نادول "قور کا نزد" ایک شاندار نادول ہے میکن آپ نے اس کے بعد عمران، کرنل فریدی اور سعید پرمود پر کوئی مشترک نادول نہیں لکھا جس کی وجہ کی عصیت ہوتی ہے۔ میرے ذہن میں ان تینوں کرداروں پر مشتمل مشترک نادول کا ایک خاکہ موجود ہے۔ اسی ہے آپ اس خاکہ پر شروع نادول لکھیں گے۔"

محترم احمد علی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد تحریر۔ عمران، کرنل فریدی اور سعید پرمود پر مشترک نادول انشا، ان جلدی آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ آپ نے ہونا کہ تحریر کیا ہے وہ واقعی آپ کی حالت کا من بوتا ٹھوٹ ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش جلد از جلد پوری کر سکوں۔ آپ کے آئندہ خط کا انتظار رہے گا۔

خیرورد نامیوالی سے راجہ احمد پتوار لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے نادولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں مگر خط بھلی بار نکھر رہا ہوں۔ آپ کے نادول لکھنے بے حد پسند ہیں۔ البتہ آپ سے بہد شکایات بھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ عمران، جو یا اور صدر اور صاحب کی شادی کے بارے میں مسلسل مذاق ہو رہا ہے۔ یہ مذاق فتح کر دیں۔ دوسرا یہ

کہ آپ اپنے نادلوں میں۔ مخصوص انداز اور بھلی کی سی تحری کے جیسے الفاظ بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اسی ہے آپ ضرور ان شکایات پر توجہ دیں گے۔

محترم راجہ تیرہ احمد پتوار صاحب۔ خط لکھنے اور نادول پیدا کرنے کا بے حد تحریر۔ جہاں تک آپ کی شکایات کا تعلق ہے تو آپ نے عمران، جو یا اور صدر اور صاحب کی شادی کے سلسلے میں مذاق فتح کرنے سے کہا ہے لیکن یہ نہیں لکھا کہ یہ مذاق فتح کیسے کیا جائے۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ ان کی شادیاں کراہی جائیں یا ان کا جائے۔ ایک دوسرے سے مدد ہاتھی تعلق ہی فتح کراویا جائے۔ یہونکہ شکایات آپ کی طرف سے ہے اس لئے وضاحت بھی آپ خود ہی کر سکتے ہیں۔ آپ کی طرف سے ہے اس لئے وضاحت بھی آپ خود ہی کر سکتے ہیں۔

جہاں تک۔ مخصوص انداز اور بھلی کی سی تحری کے الفاظ کے زیادہ استعمال کا تعلق ہے تو آپ خود بتائیں۔ مخصوص انداز کی جگہ کیا لکھا جائے جس سے۔ مخصوص انداز کا تاثر پڑھنے والے پر قائم ہو سکے اور بھلی سے زیادہ تیز رفتار کسی پنج کا حوالہ دیں تاکہ تحری کا تاثر دیکھنے کے لئے بھی بھلی کی جگہ اس کو استعمال کیا جاسکے۔ اسی ہے

آپ ضرور آئندہ خط میں وضاحت کریں گے۔

چک نمبر HR/329 مروٹ بہاؤ لنگر سے محمد اولیس قرنی لکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے ملاقات اور آپ کی لائبریری دیکھنے کا بے حد شوق ہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی لائبریری میں بہت سی نایاب اور زبردست کتابیں ہوں گی۔ اسی ہے آپ ضرور دعوت دیں گے۔

محترم محمد ادیس قرنی صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکر یہ۔ آپ کی طرح دوسرے قارئین بھی بھی سمجھتے ہیں کہ میر اگر کتابوں سے بھرا ہوا ہو گا۔ ہر طرف کتابیں ہی کتابیں نظر آرہی ہوں گی لیکن آپ تو لا سب سبھی کی بات کرتے ہیں جبکہ میرے گمراہی میں تو میری ایک کتاب بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملی کیونکہ جو بھی آتا ہے اسے جو کتاب بھی لکھ رہی ہے وہ پڑھنے کے لئے لے جاتا ہے اور پھر اس کی واپسی تو غالباً ہے گئے وقت کی طرح نہیں ہو سکتی۔ جہاں تک ملاقات کا تعلق ہے تو اگر خط کو آدمی ملاقات کہا جاتا ہے تو ناول یعنیاً مکمل ملاقات کہلانے کا مقدار ہے۔ اس لحاظ سے ہر ماہ ملاقات ہوتی رہتی ہے۔

اسید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

منظہ ہریم ایم اے

s4sheikh@gmail.com

رات آدمی سے زیادہ گزر جکی تھی۔ عمران نے کار گری اب میں بند
کی اور پھر سچے صیاس پرست ہوا اور فلیٹ پر باہم پنا تو ہے اختیارِ خصوصی کر
رک گیا کیونکہ فلیٹ پر تالا نگاہ ہوا تھا۔ شام کو جب عمران کار لے کر
تکلا تھا تو سلیمان فلیٹ میں موجود تھا اور اب جبکہ رات آدمی سے
زیادہ گزر جکی تھی۔ سلیمان کا اس طرح فلیٹ کو تالا نگاہ کر جانے کا
مطلب تھا کہ کوئی امیر بھی ہو گئی ہے۔ نیکن کیا امیر بھی ہو سکتی
ہے اسے سمجھ دا رہی تھی۔ اس نے مخصوص جگہ پر رکھی اور چابی
تکالی اور تالا سکھوں کر فلیٹ میں داخل ہوا۔ سینگھ روم میں داخل
ہوتے ہی وہ بے اختیار چونکہ پڑا کیونکہ میونگہ ایک کالمد موجود تھا
جس پر قسمی وہت رکھ دیا گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے پڑھا۔ اس نے
جس پر قسمی وہت رکھ دیا گیا تھا۔ اس پر سلیمان کی طرف سے پیغام درج تھا
کہ داسیں ہاتھ پر دو فلیٹ چھوڑ کر تمیرے فلیٹ میں رہنے والے ایک

بڑگ کو بارٹ انکیب ہو گیا ہے اور وہ اسے لے کر سنی ہسپتال جا رہا ہے۔

غمran نے رقصہ پڑھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رقصہ واپس میں پرداز کر اس نے فون کار سیور انجمایا اور انکو انہی سے سنی ہسپتال کے فون نمبر معلوم کر کے اس نے نمبر میں کر دیتے۔

“سنی ہسپتال”..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

میں لگ رہا ہے بول رہا ہوں۔ ہمارے ایک ہمسایہ ہرگ کو بارٹ انکیب ہوا ہے انہیں سنی ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ میں ان کے پارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ گرمran نے کہا۔

میں شعبہ بارٹ سے آپ کا رابطہ کراہی ہوں۔ وہاں سے آپ کو مظلومہ معلومات مل جائیں گی۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

“میں۔ شعبہ بارٹ سنی ہسپتال۔ ہجھ تک ہوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی تو گرمran نے وہی فترہ دوہرہ دیا جو اس نے ہبھلی خاتون پر پڑھ سے کہا تھا۔

کیا نام ہے مریش کا۔ دوسرا طرف سے پوچھا گیا۔

سونی، نام کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ گرمran نے قدرے شرمندہ سے مجھے میں کہا۔

ایک مشت ہولا کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں۔ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

..... تھوڑی در بھد اس آپریٹر کی آواز سنائی دی۔
..... ہیلو۔ تھوڑی در بھد اس آپریٹر کی آواز سنائی دی۔
..... میں گرمran نے دا ب دیا۔
..... لگ رہا ایک ہرگ مزین عین العص کو لا یا گی تھا۔ ان کی حالت بے حد غراب تھی یعنی اب وہ قادر ہے بہتر ہیں۔ وہ وارد نمبر دو بارٹ کے کرہ نہر انعامہ میں ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ شتم ہو گیا تو گرمran نے ایک ٹھوین سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ سندھ لئے وہ یعنی سوچتا رہا پھر ایک جھٹکے سے انہی اور تین ہر قدم انعامات ہے افیٹس سے باہر آگیا۔ اس نے تلا نکا کر چاہیا مخصوص جنک پر دلگی تھا کہ اگر اس کی عدم موجودگی میں سلیمان داہیں آ جاتے تو پر بیٹھاں ڈھنڈو اور پھر گرمran سے کار لکال کر دو۔ سنی ہسپتال کی طرف پہنچا۔ گو ساری شام یک دو ہمی رات تک مختلف ہو ٹھوں میں آوارہ گردی کر کے وہ نہ صاحب ٹھیک تھی یعنی اسے یہ سوچ کر بڑی شرم آئی تھی کہ اس کا ہاسایہ زندگی اور موت کی لٹککش میں بستا ہے اور اول تو وہ بے خبر رہا۔ دوسرا بھبھ اسے معلوم ہو گیا تو پھر اس نے اس کے لئے کچھ دیکھا۔ اسے سلیمان پر رٹک آ رہا تھا جو ہسپتالوں کی خر گیری کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ سلیمان کو یا قاعدہ اطلاع دی گئی ہو گی کیونکہ وہ بیٹھا تھا کہ اس سارے علاقوں میں رہنے والے لوگ جانتے تھے کہ سلیمان ایسے معاملات میں کس قدر ہمدرد اور در دوں رکھنے والا ہے اور گرمran کو یہی بات سوچ کر سلیمان پر رٹک آ رہا تھا۔

صاحب کو بھی انہوں نے دیا مستقل رہنے کے لئے کہا تھا انہوں نے اثار کر دیا۔ ہم پانچوں وقت اکٹھے مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے مجھے ان کے بارے میں معلوم ہے۔ وہ سچے رات کے قریب فون کی گھنٹی بیجی تو میں نے عبدالصمد صاحب کی آواز سنی۔ وہ تکلیف سے کراہ رہے تھے اور پھر رسیور ان کے ہاتھ سے گرفتگی۔ میں بھاگا ہوا ان کے فیٹ پر گیا تو یہ بیٹھ پر چڑے تراپ رہے تھے۔ میں نے خود ایکبو ٹیکس کال کی اور ان کے ہاتھ پر چڑے۔ ایکبو ٹیکس جلدی آگئی۔ اس میں ڈاکٹر بھی تھا۔ اس نے انہیں سنبھالا۔ اس دوران میں نے منتظر سارے قدر لکھا کر حسین رکھ دیا تاکہ آپ کو پریشانی نہ ہو اور ہم سنی اسپیال ہائی گئے۔ اب ہمیں اس کرے میں شفت کیا گیا ہے۔ آپ ان کی حالت خاصی ہتر ہے لیکن بھی حتیٰ تھوڑا پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ... سلمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے بہت اچھا کیا۔ میں بھی عبدالصمد صاحب کی طبیعت معلوم کرنے آیا تھا۔ آپ کچھ تسلی ہو گئی ہے۔ رقم کی ضرورت ہے تو دوں“ عمران نے سلمان کے کانہ ہٹے پر چیکی دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں، رقم سیرے پاس ہے۔ اب تھا آپ ایک کام کریں کہ واپس چاکر کر عبدالصمد صاحب کے فلیٹ کو لاک کر دیں گیونکہ جلدی میں اسے میں باقاعدہ لاک نہیں کر سکا تھا اور ہاں عبدالصمد صاحب کے لباس کی جیب میں سے عام سامان کے علاوہ یہ ایک مانیکرو قلم

گئی۔ عمران نے کار لاک کی۔ دیاں موجودہ پارکنگ بولائے سے کارڈ لے کر جیب میں ڈالا اور تیز تیر قدم اٹھا ہوا اسپیال کے میں گیٹ کی طرف پڑھا چلا گیا۔ تموزی در بعد وہ دارہ غیر وہادت کے کمرہ نمبر اٹھا رہے سامنے بیٹھ چکا تھا۔ دیاں باہر کوئی آدمی موجود تھا۔ عمران نے آہست سے دروازہ کھولا تو اسے سامنے ہی کری پر بیٹھے ہوئے سلمان کی شکل نظر آگئی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ بیٹھے ایک ہرگ آدمی لیٹا ہوا تھا۔ اس کی انگلیں بند تھیں۔ لیکن اس کا پر سکون ہجھڑہ بتا رہا تھا کہ اس کی حالت تھیک ہے۔ سلمان عمران کو دیکھ کر اپنے کھرا ہوا لیکن اس نے من پر انگلی رکھ کر عمران کو بولنے سے منع کر دیا۔ عمران نے اشیات میں سر ٹالایا اور پھر واپس ملکر کرے سے باہر گلیڈری میں آگیا۔ اس کے پیچے سلمان بھی باہر آگیا اور اس نے آہست سے دروازہ بند کر دیا۔

”مجھے ایک بھنسی کی وجہ سے آنا پڑا صاحب۔ اس نے آپ کو پریشانی تو ہوئی ہو گی۔ سلمان نے آہست سے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ تم نے اس ہرگ کے کام اُنکر قابلِ رٹک کام کیا ہے۔ لیکن یہیں کون اور کیسے جیسیں ان کے پارے میں اطلاع ہلی۔ عمران نے کہا۔

”یہ ہم سے تھیرے فلیٹ میں رہتے ہیں۔ یہ یورپنی میں پروفیسر تھے۔ اب رہنا تھا ہو گئے ہیں۔ ان کی جیوی فوت ہو چکی ہے۔ وہ بیٹھاں اور بیٹھا ہے۔ یعنی انکریمیا میں سیٹل ہیں۔ عبدالصمد

رول بھی لکھا ہے۔ سلیمان نے کہا اور جیب سے ایک مانگرو فلم روپنکل کر گران کی طرف بڑھا دیا۔

“مانگرو فلم روپنکل کے نام سے ہے۔ گران نے فلم روپنکل پر بھیت ہوئے حریت سے کیا تعلق ہے؟” سکتا تھا۔ البته عام فلم روپنکل کا ایسے مانگرو فلم روپنکل سے کیا تعلق ہے؟ تو تاتو پھر جیسا اندازہ لگایا جائے۔

عبدالصمد صاحب یونیورسٹی میں کالا مشینوں پر حالتے تھے۔ گران نے مانگرو فلم روپنکل کے نام سے ہوئے بھیت ہوئے۔

میں نے کبھی پوچھا نہیں اور انہوں نے بھی کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا۔ سلیمان نے ہواب دیا اور پھر سلیمان کو عبد الصمد صاحب کا یورپی طرز شیال رکھنے کا کہہ کر گران و اپنے اپنے فیٹ کی طرف روانہ ہو گیا لیکن اس کے ذہن میں مانگرو فلم روپنکل پر تھا۔ اس نے اپنے اپنے اخلاقی یہ بات غلط تھی کہ اس فلم روپنکل کو پورا فیلم صاحب کی اجازت کے بغیر دیکھا جاتے اور یادوں خدید خواہش کے اس نے ایسا کرتا۔ میں نے اس کی فیصلہ کیا کہ جب پورا فیلم صاحب محنت مند ہو جائیں گے تو ان سے پوچھے لیا جائے گا۔ فیصلہ پر تینی گز اس نے بیاس بدلا اور پھر سونے کی سیاری کر کر بہا تھا کہ ٹون کی حصی نج اٹھی تو اس نے بعدی سے رسیور اٹھایا۔

علی گران بول رہا ہوں۔ گران نے تیرنگے میں کہا۔

سلیمان بول رہا ہوں صاحب۔ دوسری طرف سے سلیمان

کی آواز سنائی دی تو گران بے اختیار چونکہ چڑا۔ اس کے ذہن میں پورا فیلم کے بارے میں خدشات ابھرائے تھے۔

“خیریت ہے۔ کیوں فون کیا ہے اس وقت۔” گران نے بے چین سے سمجھ میں کہا۔

بھی صاحب خیریت ہے۔ پورا فیلم صاحب ہوش میں آگئے ہیں اور ان کے اصرار پر میں آپ کو فون کر دیا ہوں۔ دوسری طرف سے سلیمان نے کہا تو گران نے بے اختیار ایک سکون بھرا ٹھیک سانس پیا۔ گو وہ پورا فیلم کو جانتا نہیں تھا لیکن ایک تو بہر حال ۱۰ انسان تھے اور پھر اس کے ہمسارے بھی تھے۔ اس لحاظ سے اس کی پرہیزی بجا تھی۔

کیا پات ہے۔ گران نے کہا۔

پورا فیلم صاحب نے ہوش میں اتنے بھی سب سے بھتے اس مانگرو فلم روپنکل کے بارے میں پوچھا۔ جب میں نے بتایا کہ وہ میں نے آپ کو دے دیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس فلم روپنکل کی وجہ سے آپ کو فون کر رہے تھے کہ یہ لفکت ان پر بھارت ایکٹ کا شدید ایکٹ ہوا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ فلم روپنکل ان کو ان کے ایک شاگرد نے ایکریکھیا میں دیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ اسے کسی ایسے اوری کو دے دیں جس کا تعلق اعلیٰ ترین حکام سے ہو۔ کیونکہ ان کے مطابق پاکیشیا کی سلامتی کو شدید فطرہ لائق ہے۔ وہ ایکریکھیا سے پرسوں آئے ہیں اور وہ سوچتے رہے کہ اسے کس کے حوالے کریں۔ پھر

انہیں یاد آگیا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا کے سکرٹری دو ارت خارجہ سرسلطان سے ہے تو انہوں نے یہی سچا کہ آپ کو یہ فلم روپول دے دیا جائے۔ سچونکہ ان کے خیال کے مطابق آپ دن کے وقت فلیٹ پر نہیں ہوتے۔ اس نے انہوں نے رات کو فون کیا تھا۔ سلیمان نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

پروفیسر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ اُس مضمون کے پروفیسر رہے ہیں اور ان کا شاگرد کون ہے اور اس کا اس فلم روپول سے کیا تعلق ہے۔ میران نے کہا۔

”بھی صاحب۔ میں نے اس کچھ ان سے معلوم کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے یہ ساری باتیں پوچھنی ہیں۔ پروفیسر صاحب نیشنل یونیورسٹی میں ایکڑ اُنہیں پوچھاتے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے شاگرد پوری دنیا میں موجود ہیں۔ ان کے جس شاگرد نے انہیں یہ فلم روپول دیا ہے اس کا نام شاہد نوہمی ہے۔ وہ ایکر دیسا کی ریڈیزرو دیبارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں۔ سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر صاحب نے اس فلم روپول کو پڑک کیا ہے۔ میران نے پوچھا۔

”یہ تو میں نے نہیں پوچھا۔ سلیمان نے جواب دیا۔

”ٹھہریک ہے۔ میں پڑک کر لیتا ہوں اور پروفیسر صاحب کو تسلی دے دو کہ ان کی خواہش کے مطابق یہ فلم روپول اعلیٰ حکام تک آئی۔

جائے گا۔..... میران نے کہا۔

”ٹھہریک ہے صاحب۔..... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا تو میران نے اندھے حافظہ کہ کہ رسیدور رکھ دیا اور پھر اس نے اٹھ کر الماری میں موجود وہ فلم روپول تکلا اور پیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ پیشل روم میں مانیکرو فلم پر جیکیز کے ساتھ کری پر بیٹھ کر اس نے فلم روپول کو مشین میں ایڈی جسٹ کیا اور پھر مشین آپست کرنا شروع کر دی۔ سہ جد کوں بعد سکرین پر جھکے ہونے شروع ہو گئے اور پھر ایک جھماکے کے بعد سکرین پر الفاظ چھتے نظر آئے تو میران نے ہاتھ بڑھا کر ایک بن کو پریس کر دیا تو الفاظ واضح ہوتے ہے گئے اور میران غور سے انہیں دیکھا رہا۔ جھماکوں سے منظر اس طرح بدلتا جاتا ہے کتاب کا صفحہ پاند جاتا ہے۔ میران خاموش یعنی ہوا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر بھی ہوتی تھیں۔ اس فلم میں ایک پیغام موجود تھا اس پیغام کے مطابق پاکیشیا کی ریڈی دیبارٹمنٹ سے سیاہن ماوس نامی آلہ جسے ایم ایم کہا جاتا ہے چرا یا گیا ہے اور اب = آلہ ایکر دیسا کی ریاست کا مبانو میں واقع ریڈیزرو دیبارٹمنٹ میں موجود ہے لیکن اس آئے کو ایکر دیسا سانسداں بھگ نہیں پا رہے۔ اس نے اب ان کی کوشش ہے کہ اس آئے کے موجود سانسداں والے شعبعت علی کو اخواز کر کے وہاں ہبھا دیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پاکیشیا کی یہ ایم لیجاد قائم ہو جائے گی۔..... پیغام اس مانیکرو فلم میں موجود تھا لیکن پیغام دینے والے کاش کوئی نام تھا اور نہ ہی

اس کا کوئی اپنے درج تھا۔ میران نے دوبار اس پتیاقام کو پڑھا اور پھر مشین آف کر کے اس نے فلم روول تکال کر سپیشل رووم کی ایک الماری میں رکھ دیا۔ قابلہ ہے اب دوڑھائی سچے رات کو تو وہ کسی سے اس بارے میں معلوم نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے بینڈ رووم کا رخ کیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ کل ناشستہ کے بعد وہ سرداور سے اس بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔

ایک خاتے بڑے آفس کے انداز میں بیٹھے ہوئے کرے میں آفس بیبل کے یونچے ایک لبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہمراہ پر پریلٹھائی اور بے چینی کے ہاترات نہیاں تھے اور وہ بار بار سامنے موجود بند دروازے کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جس سے اتنی بے چینی سے کسی کی آمد کا انتظار ہوا۔ کچھ در بعد دروازے کی طرف ایک دھماکے سے کھلا اور اس آدمی نے چونکہ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک چھوٹے قد، بھاری جسم یعنی سر سے مکمل طور پر گنجے آدمی کو دھکیل کر اندر لا لایا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں تھے جبکہ اس کے یونچے دو لبے قد اور گنجے سروں والے لمیم شیم افزاد تھے جن کے کانوں سے مشین گنسیں لٹکی ہوتی تھیں۔ چھوٹے قد والے آدمی کا ہمراہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔ ویسے وہ اپنے

میں نے کیا کیا ہے کہ تم مجھے اس طرح دھکیاں دے رہے ہو۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے کہا۔
تم چھپیاں گزارنے والگن بن گئے تھے سب لو۔ گراہم نے کہا۔
باں، گیا تھا۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تم نے دیاں پتے اسادا ڈاکٹر عبدالصمد سے ملاقات کی تھی۔
گراہم نے کہا۔

باں، کی تھی۔ وہ انداخات مجھے ایک ہوتی میں مل گئے تھے
پڑھام ان کے کمرے میں بیٹھ کر باہمیں کرتے رہے۔ ڈاکٹر شاہد
لودھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم نے اس ڈاکٹر عبدالصمد کو ایک مانیکرو فلم روپ دیا تھا اور
کہا تھا کہ یہ مانیکرو فلم روپ دہ پاکیشیا کے اعلیٰ خام بیک ہے پھر
دیں۔ گراہم نے اور زیادہ پھنکارتے ہوئے لفڑی میں کہا۔
ماں عکس و فلم روپ۔ کہیا فلم روپ۔ سیرے پاس تو کوئی مانیکرو
فلم روپ نہیں ہے اور د تھا۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے کہا۔

چھار اکیا خیال ہے ہم سکھر لئی والے اجنبی ہیں۔ ہمیں اطلاع
بعد میں ملی ہے ورد ہم اس ڈاکٹر عبدالصمد کو دیں واپس کر دیتے۔
تمیں شاید معلوم نہیں ہے کہ دلگش نے ہر ہوتی کے ہر کمرے میں
حکومت کی طرف سے غصیلی کیرے نصب ہوتے ہیں اور دیاں ہوئے
والی ہر حرکت کی صرف فلم بنتی ہے بلکہ ہر آواز بھی کچھ کر لی جاتی
ہے۔ یہ سارا میزبان بعد میں ایک نیپارٹمنٹ میں آئی جاتا ہے۔

حدود خال سے ایشیائی لگ رہا تھا جیکہ آپس میں موجود آدمی اور اس
ایشیائی کے عقب میں آئے والے دونوں میشین گن بردار ایکریکٹر یعنی
تھے۔

چھارا نام ڈاکٹر شاہد لودھی ہے اور چھارا تھانق پاکیشیا سے
ہے۔ آپس میں موجود آدمی نے اس ایشیائی سے مخاطب ہو کر
گرجدار سے لفڑی میں کہا۔

باں، مگر یہ سب کیا ہے۔ مجھے اس انداز میں کیون ہبھاں لایا گیا
ہے۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے حیرت بھرے لفڑی میں کہا۔

جمیں معلوم ہے کہ میں اس یہاڑتی کا سکھر لئی پیٹھ ہوں اور
میرا نام گراہم ہے۔ اس آدمی نے آگے کی طرف بچھتے ہوئے
کرخت لفڑی میں کہا۔

باں، مجھے معلوم ہے لیکن تم نے مجھے اس انداز میں ہبھاں کیوں
ہوایا ہے۔ میں موز سانسداں ہوں۔ ٹولی عرس سے سے ہبھاں کام کر
رہا ہوں۔ ڈاکٹر شاہد لودھی کے لفڑی میں احتیاج نہیاں تھے۔

سنوا ڈاکٹر۔ ابھی میں نے تم پر رحم کھاتے ہوئے ہبھاں بلوایا ہے
ورد جمیں ہنلیک روپ میں زخمیوں سے باندھ کر جب چھارے جنم
پر خادردار کوڑے بر سائے جاتے تو تم پتھنے پریوں پر کھوئے رہنے کے
قابل بھی نہ رہتے۔ اس نے جو کچھ ہے وہ بتا دو۔ ورد چھارا جھڑا ایسا
غم برخاک ہو گا کہ چھاری روچ بھی سدیوں تک لپٹنے انجمام پر روتی
رہے گی۔ گراہم نے پھنکارتے ہوئے لفڑی میں کہا۔

وہاں اس کی مشینی کافی چھانٹ ہوتی ہے۔ اس میں سے جو ملکوں معاہدہ ہوتا ہے اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور اس پارے میں تحقیقات کی جاتی ہیں جبکہ باقی مواد صاف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح پورے و نئے میں میکڑوں ہزاروں ہوٹلوں، بکاؤں اور ریستورانوں میں یہ کام مسلسل جاری رہتا ہے۔ تم نے ڈاکٹر عبد الصمد سے جو کچھ لکھا ہے اور جو فلم روپ دیا اس کی فلم بھی بنائی گئی اور یہ بھی۔ لیکن ہم یہ اسے پہنچنے پختے دو روپ لگ گئے اور اس دوران وہ ڈاکٹر عبد الصمد واپس پا کیشیا ہئی گئے۔ ہم نے ایریورٹ سے ان کے کاٹفات پنکیک کرائے ہیں لیکن ان کاٹفات میں ہوتے دیا گیا ہے وہ پرانا ہے۔ اب وہ وہاں نہیں رہتے۔ اس لئے اب تم بناوے گے کہ وہ کیا رہتے ہیں۔ ان کا فون نمبر کیا ہے اور یہ بھی تم بناوے گے کہ اس ملک کیکروں فلم روپ میں کیا ہے اور تم اسے کیوں پا کیشیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچانا چاہیے۔ گرام نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یہ سب تجھوں ہے۔“ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے کہا لیکن اس کے لئے کام کھو کھلا پین نہیں تھا۔

”ایسے لے جاؤ اور مار بار کر اس کی کھال اتار دو۔“ گرام نے فصلی لئے ہیں کہا تو دونوں ایکرے یعنیز نے ڈاکٹر شاہد لوڈھی کو ہاتزوں سے پکڑ کر واپس دروازے کی طرف گھینٹا شروع کر دیا۔

”اب بھی وقت ہے۔ ہاتا دو۔“ گرام نے کہا۔

”میں ہاتا ہوں۔“ ڈاکٹر لوڈھی نے کہا۔

”اے کرسی پر بٹھاو اور پانی پلاو۔“ گرام کا بچہ یکٹ نرم پر گیا تھا۔ ڈاکٹر لوڈھی کو کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ وہ مسلسل ہاپ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی لکڑا رہی تھیں۔ پانی پی کر اس کی حالت قدرے تاریخ ہو گئی۔

”اب تفصیل سے سب کچھ بتا دو۔“ تمہیں سوائے اس لیبارٹری سے فارغ کر دیتے ہانے کے اور کوئی سزا نہیں دی جائے گی ورنہ چہاری ہڈیاں توڑ کر بھی تم سے اصل بات اگلوالی جائے گی۔ لیکن پھر تم مردوں سے بھی بدتر حالات میں ہو جاؤ گے۔ گرام نے تیر تیز لمحے میں کہا تو ڈاکٹر لوڈھی نے تفصیل سے باتا شروع کر دیا کہ اس نے اس فلم روپ میں کیا ہی قیام دیا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پا کیشیا کے اس اہم و فاقہ پر زے کے پارے میں ایکرے بھیجا کافرستان کو تفصیلات مہما کر دے۔

”تمہیں کیسے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ پر زہ اہم ہے۔“ گرام نے کہا۔

”میرا تھلک بھی ایکراں میں سے ہے اور ڈاکٹر شجاعت علی جہنوں نے یہ پر زہ لجاجد کیا ہے وہ میرے ساتھ پڑھتے رہے ہیں۔ کچھ عرصے پہلے ایکرے بھی میں ہونے والی ایک ساتھی کانفرنس میں میری ان سے گفتگو ہوئی تھی۔ میرا ان سازی میں یہ پر زہ ایک انقلابی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پر زے کی مدد سے میرا ان ہر صورت میں ٹار گٹ ہٹ کرتا ہے۔ ورنہ عام طور پر ایکرے میں میرا ان جو دنیا بھر میں جو دید ترین

سچائی ہے، کا نارگٹ پنگ ریکارڈ سرفیصلہ ہے جبکہ باقی ملکوں کا
ریکارڈ اس سے بھی کم ہے جبکہ اس پر زے کی لمحادا اور استعمال کے
بعد ریکارڈ میانوے قیصہ تک ہو چکا ہے۔ پھر انکے بیان کو اس پر زے
کے بارے میں علم ہوا اور جہاں سے یہ پر زہ بھوری کر دیا گیا لیکن اس
کی عکسیک ایسی تھی کہ اسے کھول لینے کے پادھو دیجہاں کسی کو سمجھ
د آیا تو ڈاکٹر شجاعت علی کو انداز کر کے جہاں لائے کی منصوبہ بندی
کی گئی۔ اس کا علم سمجھے اسی لیبارٹری میں کامباٹنے کے ایک سامنہ دان
سے ہوا تھا جس نے اس کی روز تک سونچا رکھا کہ سمجھے کیا کرنا چاہتے۔
کس طرح پاکیشیانی حکام کو اس سے آگاہ کیا جائے۔ پھر ڈاکٹر
عبدالحصہ سے ملاقات ہو گئی۔ وہ درود روا بخدا پاں جا رہے تھے جتنا پھر
میں نے اپنی رہائی کچھ بکھنے کی بجائے یہ ہی تمام ماںکرو فلم روں میں
بند کر کے دے دیا تاکہ پاکیشیانی حکام اسے اہمیت دیں۔ ڈاکٹر
لووہی نے تفصیل باتے ہوئے کہا۔

“ڈاکٹر عبد الحصہ کہاں رہتے ہیں۔۔۔۔۔ گرام نے پوچھا۔
“اپنوں نے سمجھے بھایا تھا کہ وہ گذشتہ دوساروں سے پاکیشیانی
دارالحکومت میں کلگ روڈ پر رہتے ہوئے فلیٹس میں دوسو چار نمبر
فیٹ میں اکٹھے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر لووہی نے جواب دیا۔
“ان کا فون شرکیا ہے۔۔۔۔۔ گرام نے پوچھا تو ڈاکٹر لووہی نے
فون شرپ میا دیا۔

“ایک بار پھر سوچ لو۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کی باقاعدہ

تصدیق ہو گی۔ اگر تم نے جھوٹ بولा تو جھارا انبیم عمر بن حکا
ہو گا۔۔۔۔۔ گرام نے کہا۔

“میں نے جو حق تھا وہ بتا دیا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر لووہی نے کہا۔
“اے لے جاؤ اور بلیک روم میں راٹھ والی کرسی پر بٹھا کر راڑھ
میں جکو دو۔ میں تصدیق کر لوں پھر اس کے بارے میں فیصلہ
ہو گا۔۔۔۔۔ گرام نے ڈاکٹر لووہی کے سچے کھوئے دنوں انکری میں
سے مخاطب ہو کر کہا۔

“میں باس۔۔۔۔۔ اپنوں نے کہا اور ڈاکٹر لووہی کو کرسی سے الٹا
کر باڑوستے پکڑے آفس سے باہر لے گئے تو گرام نے فون کا رسید
الٹھیا اور یہی بعد ویگنے دو نمبر پر میں کر دیتے۔
“میں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اسے کی خواہ باد آواز
ستانی دی۔

“پاکیشیانی دارالحکومت کا فون نہر نوت کرو۔۔۔۔۔ گرام نے کہا
اور پھر وہی نہر دوہر ادیا ہوا ڈاکٹر لووہی نے بتایا تھا۔
“میں سر۔۔۔۔۔ نوت کر لیا ہے سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
“اس نہر پر کوئی بات کرے تو میری بات کراؤ۔ لیکن اسے اپنے
اور میرے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔۔۔۔۔ گرام نے بدایات دیتے
ہوئے کہا۔

“میں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
“اور اگر فون انتظار کیا جائے تو پھر جہاں کی ایکس چیخ سے معلوم

کرو کر یہ نمبر کس کے نام پر نصب ہے۔..... گراہم نے کہا۔
”میں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراہم نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر پلٹے سے فصے کے تاترات نایاں تھے کیونکہ ایک ملاٹا سے یہ اس کی سکھاری میں جنگ کا مسئلہ تھا اور اعلیٰ حکام اس پر اس کی کوتاہی کا نوٹس بھی لے سکتے تھے۔ پھر جوڑی در بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”میں۔..... گراہم نے رسیور اچھا کر کہا۔

”سر، اس نمبر پر کوئی فون انٹڈ نہیں کر رہا۔ میں نے ایک بیسین سفارت خانے کے دریچے ایکس چینج کے اعلیٰ حکام سے معلوم کر لیا ہے۔ یہ نمبر پاکیشیانی دار ایک حکومت میں کلگ روڈ پر فیٹ نمبر دوسرا چار میں ڈاکٹر عبد الصمد کے نام پر نصب ہے۔..... دوسری طرف سے اس کے پی اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔..... گراہم نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر پر لس کرنے شروع کر دیتے۔

”میں۔۔۔ جوڑی بول رہا ہوں۔..... بعد نجوس بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”گراہم بول رہا ہوں کامباؤسے۔..... گراہم نے کہا۔
”اوہ، تم نے آج کیسے یاد کر لیا۔ خیریت۔..... جوڑی نے پھونک کر کہا۔

”چہارا پاکیشیانی دار ایک حکومت میں کوئی سیٹ اپ ہے۔۔۔ گراہم

نے پوچھا۔

”ہاں ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔ جوڑی نے پوچھا۔

”ہاں کلگ روڈ کے فیٹ نمبر دو سو چار میں ایک بولڈھا ڈاکٹر رہتا ہے۔۔۔ وہ فون انٹڈ نہیں کر رہا۔۔۔ مجھے فوری طور پر اس کے بارے میں حقیقی اطلاع چاہتے کیونکہ ایک احتیاطی اہم ترین ایکبر میں راز اس کے پاس ہے۔۔۔ جو اس سے فوری حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ ایکبر بھیا کے معاویات کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔۔ گراہم نے کہا۔

”تم مجھے بتا کر کیا راز ہے۔۔۔ میں۔۔۔ راز حاصل کر کے جیسیں ہمچنانہ رہتا ہوں ورنہ اطلاع ٹلنے کے بعد تم از خود تو کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ جوڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں، میں تو اعلیٰ حکام کو اطلاع ہی دے سکتا ہوں۔۔۔ اگر تم ایسا کرو تو اچھا ہو گا۔۔۔ گراہم نے کہا۔

”تم مجھے تفصیل بتا دو۔۔۔ جوڑی نے کہا تو گراہم نے اسے ڈاکٹر شاہد لودھی اور ڈاکٹر عبد الصمد کی ملاقات اور اسے مانسکرو فلم روں دینے سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ یہ پیغام اگر پاکیشیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچ گیا تو ایکبر بھیا کے لئے مطلقات پیدا ہو جائیں گی۔۔۔

”تم بے گلگر ہو۔۔۔ میں ابھی تھوڑی در بعد جیسیں تفصیلی روport دیتا ہوں۔۔۔ میرے آدمی یہ کام احتیاطی آسانی سے کر لیں گے۔۔۔

جورف نے کہا۔

اوکے، تھیں تھیں یو۔..... گرامنے مسلمان سے لجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے بھرے پر اٹھیاں کے ہاترات ابھر آئے تھے۔ پھر وہ اپنے دوسروے کاموں میں صرف ہو گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کے بعد فون کی ٹھنڈی بیٹھی تو اس نے رسیور اندازیا۔

یہ۔..... گرام نے کہا۔

"جتاب۔ جورف کی کال ہے۔..... دوسری طرف سے پی اے کی خوبیاں آواز منانی دی۔

"کراڈ بات۔..... گرام نے پوچھ کر کہا۔

"ہمیں، جورف بول رہا ہوں۔..... پھر لوگوں بعد جورف کی آواز منانی دی۔

یہ، گرام بول رہا ہوں۔ کیا پورٹ ہے۔..... گرام نے اشتیاق بھرے لجے میں کہا۔

اس فلیٹ میں ڈاکٹر عبدالصمد نام کا ایک بوزھارہ سماں تھا جسے گذشتہ رات پارٹ افتک ہوا۔ اسے سُٹی ہسپیت لے جایا گیا اور وہ ابھی تھک وہیں داخل ہے۔ میرے آدمیوں نے اس سے مانیکرو فلم روں کے پارے میں معلوم کیا تو اس نے کہا کہ روں اس کے فلیٹ میں موجود ہے جس پر میرے آدمیوں نے اس کے فلیٹ کی مکمل تلاشی لی تین دہائی سے فلم روں تھیں ملا۔ اب میرے آدمیوں نے پوچھا ہے کہ مرید کیا کرتا ہے۔..... جورف نے کہا۔

"اے ہسپیت سے انہوں کراو اور اگر انہوں ہو سکے تو چاہے اس کے نکوئے کیوں نہ ہو جائیں اس سے مانیکرو فلم کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔..... گرام نے کہا۔
"لیکن وہ پارٹ کا مریض ہے۔ سحوں سے تشدد سے ہی ہلاک ہو جائے گا۔..... جورف نے کہا۔

"ہلاک ہو جائے جب بھی ہمارے فائدے میں ہے کہ وہ آگے کسی سے رابطہ نہیں کر سکے گا اور معاہدہ بھیں نصب ہو جائے گا۔..... گرام نے کہا۔

"اوکے۔ تھیک ہے۔ میں معلوم کر کے پھر قہیں بتاتا ہوں۔" جورف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ فلم ہو گی تو گرام نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سائنس لیا اور دوبارہ اپنے کام میں صرف ہو گیا۔

سامان کیں ہیں رکھ کر وہ دوپہر کو آئے کا کہہ کر اسپاٹ چلا گیا تھا۔
غمran نے تمام اخبارات پڑھنے کے بعد سامنے دیوار میں موجود کلاں
کی طرف دیکھا۔ اسے سردار سے بات کرنا تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ
سردار لیبارٹری پہنچ جائیں تو وہ انہیں کال کرے۔ اب اتنا وقت
بڑا حال ہو گیا تھا کہ وہ تیسینی طور پر لیبارٹری پہنچ چکے ہوں گے۔ اس
لئے گمراں نے رسیور اندازیا اور شپریس کرنے شروع کر دیتے۔
”دوار بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہیں سردار کی آواز

s4sheikh@gmail.com
ستانی دی۔

”علی گمراں ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اگسٹ) بول رہا ہوں۔“

غمراں نے اپنے خصوصی لفڑی میں کہا۔

”اوہ تم۔ تم نے اس وقت کال کی ہے تو کوئی اہم بات ہی ہو
سکتی ہے۔“..... دوسری طرف سے سردار نے پونک کر کہا۔

” یہ تو سچے لئے سریشیت ہے سردار۔“..... گمراں نے
سکرتے ہوئے کہا۔
” سریشیت۔ کیا سریشیت۔“..... سردار نے پونک کر
پوچھا۔

انہی کو آپ جیسا بڑا سامنہ دان کہہ رہا ہے کہ میں یعنی اہم بات
کر سکتا ہوں حالانکہ ذیلی، سرسلطان اور جیف آف سکرٹ سروس تو
ایک طرف میرا بارپی سلیمان میری کسی بات کو اہم نہیں سمجھتا۔
چلو کوئی تو اس دنیا میں ہے جو فرد شہاس ہے۔“..... گمراں کی زبان

غمراں نے اخبار پڑھنے کے بعد اسے ایک طرف رکھا اور پاٹھہ پڑھا
کر رسیور اندازیا۔ ساقی ہی سامنے دیوار میں موجود کلاں پر اس کی
نکرس پر گئیں تو اس نے اس انداز میں سرطا دیا۔ جسے کلاں پر ہو
وقت نظر آ رہا تھا وہ اس کی حرمتی کے مطابق تھا۔ جس کو سلیمان
وابس فلیٹ پر آ گئی تھا۔ اس نے گمراں کو بتایا تھا کہ اب واکن
عبدالاصد کی حالت درست ہے اور وہ یا تین روز بعد انہیں اسپاٹ
سے دوچار جو کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد سلیمان نے گمراں اور اپنے
لئے ناشت جیا اور پھر ناشت کے بعد وہ مارکیٹ چلا گیا جبکہ گمراں
نے ناشت کرنے کے بعد اخبارات اندازے اور باری باری انہیں پڑھنا
شروع کر دیا۔ ویسے تو سلیمان مارکیٹ میں شاپنگ کرتے ہوئے کافی
وقت صرف کرتا تھا جیسیں آج اس کی داپسی جلدی ہو گئی تھی اور پھر

..... میں جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ اس لئے یہ چاہے سرداور نے
قدرتے ناراضی سے لفڑی میں کہا۔

..... ارے ارے، میرا یہ مطلب نہیں تھا جو آپ نے کہا یا ہے۔
بہر حال اب اصل بات پر آجائتے ہیں۔ پاکیشیا نے میراںکل ریخ میں
کوئی میا پر زدہ نجاد کیا ہے جسے میراںکل ماوس کہا جاتا ہے اور کوڈ میں
اے ایم ایم کہا جاتا ہے۔ کیا یہ درست ہے عمران نے کہا۔
ہاں، یعنی یہ اتنی اہم نجاد نہیں ہے کہ تم اس بارے میں اس
انداز میں بات کرو۔ کیا ہوا ہے سرداور نے کہا۔

..... پر زدہ پاکیشیا سے پرا کر انکر بیالے جایا گیا ہے لیکن انکر میں
سانشہ انوں کو بھی اس کی بھج نہیں آسکی۔ اس لئے اب وہ اس کے
موجہ واکرٹ شجاعت علی کو انزوا کر کے انکر بیالے جانا پڑتے
ہیں عمران نے کہا۔

۱۔ انکر بیالے اسے اتنی اہمیت دے رہا ہے تو پھر اس میں نارگ
ہنگ کے ملاوہ کوئی اور بات بھی ہوگی جس کا علم یا کیشیائی حکومت
کو نہیں ہو سکا ورنہ ایسے آلات تو تقریباً ہر ملک میں نجاد کرنے کی
کوشش کی جاتی ہے تاکہ جو میراںکل وہ حیار کریں وہ اپنے نارگ کو
ہٹ کر سکیں گیونکہ میراںکل میں یہ سب سے بڑی خامی ہے جو تو ہوتی ہے
کہ موسم کے اثرات، ہوا کے دیاہ اور ماہول کے اثرات اس پر پڑتے
ہیں۔ اس لئے درست نشانے پر اس کا لگنا ہمیشہ ایک مسترد رہا ہے۔
بہر حال ایک بات ہے کہ واکرٹ شجاعت علی نے جو ماوس حیار کیا ہے

روان ہو گئی اور دوسری طرف سے سرداور بے اختیار کھاکھلا کر ہنس
پڑے۔

۲۔ اگر کہو تو میں یہ بات تکھد کر مجھو دوں سرداور نے ہستے
ہوئے کہا۔

۳۔ اس کے پیچے اپنے دستخط ہر دریجے تاکہ میں آپ کے دستخطوں کو
سلام کر کے بھاری رقم وصول کر سکوں عمران نے کہا۔

۴۔ میرے دستخط اور بھاری رقم یہ کیا کہہ رہے ہو سرداور
نے حریت بھرے لفڑی میں کہا۔

۵۔ سرداور آپ کو آثار قدرت کی اہمیت کا علم بھی نہیں ہے۔ جب
آپ کے دستخط آثار قدرت میں شامل ہو جائیں گے تو ان کی بھاری
قیمت پڑ جائے گی عمران نے کہا تو سرداور ایک پار پھر ہنس
پڑے۔

۶۔ تم واقعی بات کرنے کا فن جانتے ہو۔ بہر حال میں نے ایک
اجنبی ہر دریجے میں ٹکٹک کاں کر رکھی ہے۔ اس لئے ہو کہنا ہے پانچ منٹ
کے اندر کہہ دو۔ ورنہ پھر چار گھنٹوں کے بعد میں غارغ ہوں گا۔
سرداور نے یہ لفڑت سمجھیدہ لفڑی میں کہا۔

۷۔ آپ نے واقعی بھج جیسے آدمی کی زبان سے پچھنے کے لئے اچھے
ہمانے مکاش کر رکھے ہیں۔ سرسلطان بھی میں ٹکٹک کی دھمکی دیتے ہیں
اور آپ نے بھی اب بھی دھمکی دی ہے عمران نے سکراتے
ہوئے کہا۔

ڈاکٹر شجاعت سے بات کرنا پڑے گی۔..... سرداور نے کہا۔
 سب تک آپ بات کر لیں گے۔..... عمران نے کہا۔
 کیا کوئی ایر جنسی ہے۔ سرداور تو ان کے پاس آئی ہی گیا ہے۔
 اب کیا ایر جنسی ہے۔..... سرداور نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔
 تجھے خلرو ہے کہ کہیں ڈاکٹر شجاعت علی کو انہوا کر دیا
 جائے۔..... عمران نے کہا۔
 ”اوہ ہاں، تمکہ ہے۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو۔“ سرداور
 نے کہا۔

لپٹے قلیت میں۔..... عمران نے جواب دیا۔
 ”اوے۔ میں بات کر کے پھر تمہیں خود کال کرتا ہوں۔“ سرداور
 نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا
 ہی تھا کہ قون کی گھنٹنی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ پڑھا کر دوبارہ
 رسیور اندازیا۔
 ”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (اکسن) بول رہا
 ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔
 ”سلیمان بول رہا ہوں صاحب۔ عبد الصمد صاحب دل کا دورہ
 چلتے سے دفات پا گئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے سلیمان کی
 افسر دی آواز سنائی دی۔
 ”اوہ، کب۔“..... عمران نے بھی افسر دی لمحے میں کہا۔
 ”صاحب۔ جب میں اسپیال ہنچا تو اس سے آدمی گھٹٹہ بٹھے ان

اس سے ٹار گٹ ہنگ کی شرح تکریباً نوے فیصد ہو گئی ہے اور یہ
 درلا ریکارڈ ہے ورنہ اچھے سے اچھے میساں کا ریکارڈ ساٹھ ستر فیصد
 سے اور نہیں گیا۔..... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”اس کا مطلب ہے کہ وہ پرزاہ ایکریمیا سے واپس لانا ہو گا۔
 عمران نے کہا۔
 ”اگر وہ واقعی چوری ہو گیا ہے تو اسے لانا پڑے گا کیونکہ ایکریمیا
 سے یہ کافر سان اور اسرائیل ہمچ سکتا ہے اور ان دونوں ملکوں یا ان
 میں سے کسی ایک ملک کے پاس اس کا ہنچا ہمارے لئے ناقابل
 برداشت ہے۔..... سرداور نے کہا۔

”ایک بات میری بھو میں نہیں آئی سرداور کے ایکریمیا کے
 سانسداں اس پردازے کو کھول لپٹنے کے باوجود اسے بھو نہیں سکے
 جبکہ ایکریمی سانسداں ہمارے سانسداں توں سے بہت ایڈوانس ہیں
 اور اب وہ ڈاکٹر شجاعت علی کو انہوا کر کے ایکریمیا لے جانا چاہتے
 ہیں۔“ کہے ممکن ہو گیا ہے کہ یہ عام سفارمو لا ایکریمیں
 سانسداں کی بھو میں بھی نہیں آیا۔..... عمران نے کہا۔
 ”تجھے ڈاکٹر شجاعت علی سے اس سلسلے میں بات کرنا ہوگی۔“ وہ
 گارڈیئار غری میں کام کرتے ہیں۔ ایم ایم کے بارے میں تو تجھے اس
 لئے معلوم ہے کہ میری ڈاکٹر شجاعت سے ایک بار اس سلسلے میں
 تفصیلی بات ہو چکی ہے۔ البتہ یہ بات واقعی حیران کن ہے کہ
 ایکریمیں سانسداں کو اس کی بھو نہیں آسکی۔ اس بارے میں

کا انتقال ہوا ہے سلیمان نے جواب دیجے ہوئے کہا۔
 "مردی سینہ۔ بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ تم ان کی میت
 لانے کی کوشش کرو۔ میں ان کے قلیت کو چیک کرتا ہوں۔ شاید
 ان کے بیٹوں کے فون تہراز مل جائیں تو میں انہیں اطلاع کر دوں
 گا۔ میران نے کہا اور رسیدور رکھ کر وہ اخفا اور تیز تیر قدم انہیاں ہوا
 لپٹے قلیت سے تھل کر عبد الصمد کے قلیت پر بھنگی تینکن درسے
 لمحے ڈھنے کے اختیار اچھل پڑا کہ قلیت کا دروازہ تھوڑا سا کھلا
 ہوا تھا۔ حالانکہ سلیمان کے کہنے پر اسپتال سے واپس آکر اس نے خود
 قلیت کو لاک کیا تھا کیونکہ سلیمان امیر جنسی میں عبد الصمد صاحب
 کو اسپتال لے جانے کی وجہ سے اسے پوری طرح لاک شد کر سکا تھا۔
 لیکن اب یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میران اندر داخل ہوا تو ایک بار پھر
 اس کے ہونت بھنگے گئے کیونکہ قلیت کے تین چار کروں کو اس طرح
 اوسمی کر رکھ دیا گیا تھا جیسے ایسا کرنے والے کو کسی خاص چیز کی
 تکالیف ہو اور پھر خود سے دیکھنے کے بعد میران بھگ گیا کہ ایسا کرنے
 والوں کا مقصد کیا تھا۔ الماریاں، میریوں کی درازیں، بیٹی کی سائیڈ
 شیبلیوں کی درازیں سب کھلی ہوئی تھیں اور ان میں سے چھوٹا چھوٹا
 سامان بھی باہر لکال دیا گیا تھا۔ اس نے میران بھگ گیا تھا کہ یہ
 ساری تکالیف ماٹکروں قلم کے لئے لی گئی تھی جو سلیمان کے ذریعے پہلے
 ہی میران تک جھنگ چکی تھی۔ میران نے عبد الصمد صاحب کی ذاتی
 ذاتی کی تکالیف شروع کر دی اور تھوڑی بی ر بعد وہ میری کی دراز سے باہر

پڑی ہوئی ایک ذاتی تکالیف کر لیئے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں
 عبد الصمد صاحب کے بیٹوں کے پتے اور فون تہراز بھی موجود تھے اور
 ساقہ ہی انہوں نے فنقر طور پر اس مانیکروں قلم روں کے بارے میں
 بھی لکھا تھا کہ یہ روں انہیں انکر کیا جائیں ان کے قاتر ڈاکٹر شاہد
 لوڈھی نے دیا ہے جو کامیاب نو کی ریڈیز رویبارٹری میں کام کرتے ہیں۔
 ایم ایم نائی پر زرہ بھی پا کیا ہے پھر اک اس لیبارٹری میں ہبھپا یا گیا
 ہے اور اب ڈاکٹر شجاعت علی کو بھی انہوں کے دلیں لے جایا جائے
 گا۔ ذاتی میں ڈاکٹر عبد الصمد صاحب نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے
 طور پر ڈاکٹر شجاعت علی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی
 کوشش کی ہے لیکن ان کی کوششیں بار اور ثابت نہیں ہو سکیں۔
 میران نے یہ سب کچھ چھوڑ کر ایک طویل سائیں یا اور پھر ذاتی کو
 جیب میں ڈال کر وہ قلیت سے باہر آیا۔ اس نے قلیت کو بند کر کے
 لاک کیا اور واپس اپنے قلیت میں آکر اس نے رسیدور الحیا ہاکر ڈاکٹر
 عبد الصمد صاحب کے بیٹوں کو فون کر کے ان کے والد کی وفات کے
 بارے میں انہیں اطلاع دے لے کے۔

کامبانو کی ریز روپیہارٹی کا سکرٹی جیف گرام اپنے آفس میں
 موجود تھا۔ ڈاکٹر ٹھاپڈ لوڈھی جس نے ایم ایم فارموں کے بارے
 میں مائیکرو فلم روپ پاکیشیا ہنپایا تھا کو گرام نے اس وقت تک
 زندہ رکنے کا فیصلہ کیا تھا جب تک کہ جوزف اسے اس بارے میں
 تمام تفصیل مہیا کر دے۔ بھی وجہ تھی کہ کل اس نے جوزف کو
 فون کرنے کے بعد ڈاکٹر لوڈھی کو بلیک روم سے نکال کر ایک تہ
 خانے میں رکنے کا حکم دے دیا تھا اور اب بھی وہ اپنے آفس میں یعنی
 جوزف کی طرف سے کسی نئی اطلاع کا ہی منتظر تھا کہ فون کی مخفی نج
 انجی اور گرام نے جیپت کر ریسور اٹھایا۔

“میں..... گرام نے کہا۔

”جتاب جوزف کی کال ہے۔ دوسرا طرف سے مودباد لجے

میں کہا گیا۔

”بکرا اپات۔ گرام نے تیرچ لجھ میں کہا۔

”ہیلو۔ جوزف بول بھا ہوں۔ بجد ٹھوں بعد جوزف کی آواز

ٹھائی دی۔

”گرام بول بھا ہوں۔ کوئی خاص پورٹ۔ گرام نے تیرچ

لچھ میں کہا۔

”ڈاکٹر عبد الصد کے فیٹ کی مکمل اور تفصیلی تکاشی لی گئی ہے
لیکن وہاں سے کوئی مائیکرو فلم روپ ہر آمد نہیں ہوا۔ ڈاکٹر عبد الصد
کو فلیٹ میں پارٹ الیک ہوا تھا۔ اس کے ہمسانے اسے ایک بھوپیں
کے دریے ہسپاں لے گئے تھے۔ اب وہ ہسپاں کے ایک کرے
میں ہے۔ لیکن ہمارا رات کے وقت اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔
میرے آدمیوں نے اسے ہسپاں میں اپنداشت کیا۔ اس کے کرے میں
اس پر بلکا ساتھ دیکھا گیا تاکہ مائیکرو فلم کے بارے میں معلوم ہو سکے
لیکن وہ پتوں کے ہلکے سے مرغیں تھا اس لئے وہ بلاک ہو گیا۔ وہاں بھی
اس کے اترے ہوتے ہیاں کو بھی چیک کرایا گیا ہے لیکن مائیکرو فلم
روپ پر بھر بھی ہر آمد نہیں ہو سکا۔ جوزف نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ وہ کسی اعلیٰ حاکم کو یہ روپ ہنچانے میں

کامیاب ہو گیا ہے۔ گرام نے توثیش بھرے لچھ میں کہا۔

”نہیں، میرے آدمیوں نے اس لینگل پر بھی انکو اڑی کی ہے۔

طرف سے ایک بلغم رده سی آواز سنائی دی۔ یہ ڈاکٹر ہسپر الٹ تھا جو
کامباؤ کی اس روئی پر یہاں پریس کا چیف سائنسدان تھا اور گرام اس
یہاں پریس کا سکرولی چیف تھا۔
..... گرام نے کہا۔

کوئی خاص بات۔ جو فون کیا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے
بات لے جس کیا گیا۔

پاک نہیں ہے۔

سر، سماں واکرٹھیات علی کو ماکیشیا سے ہبھان ملگوانے کا کوئی پندو بست کیا گیا ہے یا نہیں۔ گرامنے مودباد لمحے میں کہا۔

یہ پندو بست ہم نے تو نہیں کرنا۔ حکومت نے کرتا ہے۔ میں نے سکری ڈیپنس کو بتا دیا تھا کہ ہمیں واکرٹھیات علی ہبھان زندہ اور صحیح سلامت پہنچئے۔ اب وہ کیا کرتے ہیں اور کب الہما کرتے ہیں اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ واکرٹھیاں لائے کہا۔

سر، سکری ڈیپنس نے مجھے یہاں تک کہ ولگشن سے ایک

سر، سیکھ فری سائنس نے مجھے بیانیا تھا کہ ونگٹن سے ایک اطلاع ملی ہے کہ ہماری لیبارٹری کے پاکیشیائی نوجوان ڈاکٹر ٹاہید اور دھی نے ونگٹن میں اپنے ایک اساد ڈاکٹر عید الصمد سے ملاقات کی اور انہیں اس ایم ایم پرنسے کی بھاں موجودگی اور ڈاکٹر شجاعت علی کے اخوا کے بارے میں ایک ناعیک و فلم روپ دیا کہ وہ اسے پاکیشیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچا دیں۔ ہم نے اس اطلاع ملنے پر پاکیشیا میں ڈاکٹر عید الصمد کو چیک کیا تو وہ فلم روپ نہیں مل سکا۔ جبکہ ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الصمد دوروڑھٹے ایکر بھیسا سے واپس آیا ہے اور جب سے وہ
واپس آیا ہے سوائے مسجد میں جانے کے وہ اور کہیں نہیں گیا اور نہ
ہی اس سے ملتے کوئی آیا ہے۔ اس کے قون کو بھی چھک کیا گیا ہے۔
قون میں کال پیپ اور گیوری موجود ہے۔ اس نے سوائے قربی
ہتل کو کھانا اور ناشٹ و غیرہ بھجوانے کے پارے میں اور کوئی قون
نہیں کیا۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ پھر وہ مائیکرو فلم روپیں کیا۔..... گروہم نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس نے اس مانچے و فلم روپ کو کوئی اہمیت
نہیں دی۔ اس نے اس نے اسے کہیں پھینک دیا ہے۔ اگر وہ ہارت
کا مرنس شہوتا اور بٹلے سے تشدد سے ہی مرد جاتا تو میرا خیال ہے
کہ یہی بات سامنے آتی۔ کیونکہ تم نے ہر ہم سے جیتنگ کر کے دیکھ
لیا ہے۔“ سوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اب ہمیں بھاگا سکتا ہے۔ او کے لئے ٹھرپ۔ گرام
نے کہا۔

اوکے۔ گلبانی۔ جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا تو گراہم نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر فون کے نیچے موجود ایک بین پریس کر کے اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے تمپریس کرنے شروع کر دیتے۔

میں۔ ڈاکٹر، سینے والا بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد دوسرا

"اوے..... گرام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تنبیہ پاؤں سو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بیٹھی تو گرام نے رسیور اٹھایا۔
"میں..... گرام نے کہا۔

"سیکرٹری سائنس سرہنزا کے پی اے سے بات کیجئے جتاب۔"
دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودباد آواز سنائی دی۔

"کرو بات..... گرام نے کہا۔
"ہمیں، پی اے نو سیکرٹری سائنس سرہنزا بول رہا ہوں۔" ایک چلت آواز سنائی دی۔

"گرام بول رہا ہوں۔" گرام نے کہا۔
"سیکرٹری سائنس مینٹک سے فارغ ہو چکے ہیں۔ کیا آپ اب بھی ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔" پی اے نے کہا۔
"ہاں۔" گرام نے کہا۔

"ہوڑا کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہمیں..... تھوڑی در بود ایک بھاری لیکن سخت سی آواز سنائی دی اور گرام قوراہ بچان گیا کہ یہ سرہنزا کی آواز ہے۔
"گرام بول رہا ہوں سر۔ رو ز رو لیبارٹری کامباؤن سے۔" گرام نے مودباد لے چکے ہیں کہا۔

"میں۔ کوئی خاص روپورٹ۔" سرہنزا نے کہا۔
"سر، آپ کی طرف سے بیپ لٹنے کے بعد ہم نے لیبارٹری کے

عبدالصمد ہارت ایک سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس نے میں نے سوچا کہ آپ سے حلوم کروں کہ ڈاکٹر شہامت علی کے سلسلے میں کیا بیش رفت ہوئی ہے۔ گرام نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"اس سلسلے میں آپ سیکرٹری سائنس سے بات کر سکتے ہیں۔
ڈاکٹر ہمیر اللہ نے کہا۔

"میں سر۔" گرام نے کہا اور پھر کریڈل دیا کہ اس نے دو نمبر پر میں کر دیتے۔
"میں سر۔" دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودباد آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری سائنس سرہنزا سے بات کراؤ۔" گرام نے کہا
اور رسیور رکھ دیا سہجہ لہوں بعد گھنٹی بیٹھی تو اس نے ہاتھ ڈھونا کر رسیور اٹھایا۔

"میں۔" گرام نے کہا۔
"سیکرٹری سائنس سرہنزا کے پی اے سے بات کیجئے۔" دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ہمیں۔" گرام بول رہا ہوں۔" گرام نے تیز لمحے میں کہا۔
"پی اے نو سیکرٹری سائنس بول رہا ہوں۔ وہ ایک خصوصی مینٹک میں مسروف ہیں۔ تھہ بنا ایک گھنٹے بعد فارغ ہو جائیں گے تو میں آپ کو خود فون کر کے آپ کی بات ان سے کراؤں گا۔" پی اے نے قدرے مودباد لے چکے ہیں کہا۔

ہسپیال میں ہے اور انہوں نے عبد الصمد سے پوچھ چکے کی اور "محموی" سے
تفصیل سے وہ بیان کیا کہ وہ بارٹ کام ریس تھا۔ اس طرح یہ
محاذ اب رک گیا ہے۔ میں نے اس سے آپ کو فون کیا ہے کہ
ڈاکٹر شجاعت علی کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ گرام
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر شجاعت علی ایک سائنس کالج نس میں ٹرکٹ کے لئے
پورپ کے ملک سپاک میں موجود تھے۔ وہاں سے انہیں انزوا کر دیا
گیا ہے۔ لیکن اب انہیں کامباؤ نہیں بھیجا جا رہا بلکہ انہیں تاکس کی
سہ سے محفوظ لیبارٹی بلیوہا کس ہمچنایا جا رہا ہے اور اب یہ ایم ایم
فائر مولا جہی رینز رو لیبارٹی سے بلیوہا کس بھیجا یا جائے گا۔ سرہنزا
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

یہ فیصلہ کن وجوہات کی بناء پر کیا گیا ہے سرہنزا رینز رو
لیبارٹی بھی ہر طرح سے محفوظ ہے اور پھر میں وہاں موجود
ہوں۔ گرام نے حریت بھرے لئے میں کہا۔

پاکیشیا میں جسے ہی ڈاکٹر شجاعت علی کے انزو کی خوبی نہیں گی
وہاں لا محالہ ان کو ثریں کرنے کے لئے کام کیا جائے گا اور اگر یہ
ٹاکس پاکیشیا سکرٹ سروس کو دے دیا گی تو پھر معاملات بے حد
بگڑ جائیں گے اور بلیوہا کس لیبارٹی دنیا کی محفوظ ترین لیبارٹی
کمی جاتی ہے۔ وہاں پاکیشیا سکرٹ سروس کچھ بھی د کر سکے گی۔
جہاں تک آپ کا تعلق ہے تو آپ کو یہ بتانا ہبڑا ہو گا کہ بلیوہا کس

پاکیشیا سائنسدان ڈاکٹر شاہد لوڈھی کو گھیر دیا۔ اس نے ہمیں بتایا
کہ اس نے مائکرو فلم روول میں یہ چیز دیا ہے کہ ایم ایم نامی برداز
ایکریکیا کی ریاست کامباؤ میں واقع رینز رو لیبارٹی میں پائی چکا ہے
لیکن ایکریکیں سائنسدان اسے کھول دینے کے باوجود اسے کچھ نہیں
سکے۔ اس نے انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس پر اے کے موجود ڈاکٹر
شجاعت علی کو انزوا کر کے، یہاں رو لیبارٹی لایا جائے اور جناب ڈاکٹر
شاہد لوڈھی نے بتایا ہے کہ اس نے ڈاکٹر عبد الصمد کو کہا تھا کہ وہ
واپس پاکیشیا جا کر یہ مائکرو فلم روول حکومت پاکیشیا کے کسی اعلیٰ
حاکم ٹک بہنچا دے تاکہ وہ اس محاذ پر ہو کتا ہو جائیں۔ گرام
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پھر..... سکرٹری سائنس سرہنزا نے دنکارہ بھرتے ہوئے
کہا۔

جناب، میں نے فارلن بھنسی کے چیف جووف سے بات کی تو
جووف نے پاکیشیا میں اپنے سیشن کے دریے فوری کارروائی کی۔
اس کی ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ ڈاکٹر عبد الصمد جب سے ایکریکیا
سے واپس پاکیشیا آگیا ہے اپنے فلیٹ میں ہی رہا ہے۔ وہ کہیں گیا ہے
اور وہ ہی کوئی آکر اس سے ملا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہے۔ پھر رات کو
اسے بارٹ انیک ہوا تو ہمسایہ اسے لے کر ہسپیال بیٹھے اور وہ
ہسپیال میں موجود ہے۔ جووف کے سیشن نے اس کے فلیٹ کی
تفصیلی تکشی لی لیکن وہ فلم روول انہیں وہاں سے نہ مل سکا۔ اس پر وہ

چاہتے ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 - آرٹلڈ۔ اور تو ناپ سیکشن کا چیف آرٹلڈ ہے۔ - کراو بات
 جلدی۔..... گرامنے اچھتے ہوئے کہا۔
 - ہم لوگوں گرامنے آرٹلڈ بول بھاہوں۔..... دوسری طرف سے قدرے
 بے تلفاد لئے میں کہا گیا۔

"ارے تم کب سے ریڈ ہمپنسی میں شامل ہو گئے ہو اور نہ صرف
 شامل ہوئے ہو بلکہ ناپ سیکشن کے چیف بھی بن گئے۔ میرا خیال
 تھا کہ تم ابھی تک ڈارک ڈے ہمپنسی میں ہی وقت فناخ کر رہے
 ہو گے۔..... گرامنے بھی بے تلفاد لئے میں کہا کیونکہ آرٹلڈ اور وہ
 دونوں نہ صرف کالج فلیٹ بلکہ ہو سٹل میں روم فلیٹ بھی تھے اور پھر
 دونوں ہی خصوصی تربیت حاصل کر کے سکھرٹی فیلڈ میں آئے تھے۔
 آرٹلڈ ایک چھوٹی سی سرکاری ہمپنسی ڈارک ڈے میں شامل ہو گیا تھا
 جبکہ وہ ایک دو چھوٹی لیبارٹریوں کی سکھرٹی میں شامل رہنے کے بعد
 اب اس ہی لیبارٹری میں چیف سکھرٹی آفسیر بن گیا تھا۔

تجھے ابھی حال ہی میں ایک اہم کارنامہ سرانجام دینے کے انعام
 میں ناپ ہمپنسی میں شامل کیا گیا ہے اور پھر ناپ ہمپنسی میں ایک
 دو کام میں نے ایسے کر دیتے کہ ریڈ ہمپنسی کے چیف سریجیری میرے
 کارناموں پر بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے تجھے ناپ سیکشن میں
 شامل کر دیا اور اب میں ناپ سیکشن کا چیف ہوں اور چار بڑی بڑی
 سرکاری لیبارٹریوں کی عملی سکھرٹی بھی ہمارے سیکشن کے حوالے کر

ایکر کیا کی الی لیبارٹری ہے جس کی خفاقت ایکر کیا کی سب سے
 طاقتور ریڈ ہمپنسی کی ذمہ داری ہے اور اس کا بہترن سیکشن جسے
 ناپ سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس لیبارٹری کی خفاقت کے لئے مامور
 ہے۔..... دوسری طرف سے سرہمزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
 رابطہ ختم ہو گیا تو گرامنے بے اختیار ہوت مجھے لئے۔ اسے یوں
 گوس ہو رہا تھا جسیسے سرہمزی نے یہ ہاتھ کر کے اس کے من پر تھہ
 مار دیتے ہوں۔

تجھے سرہمزی کو اپنی کارکردگی سے بتانا پڑے گا کہ گرامنے کسی
 سے کم نہیں ہے۔ اسے اس انداز میں تکرار انداز نہیں کیا جا
 سکتا۔..... گرامنے رسیدور رکھ کر پڑھانے کے سے انداز میں کہا۔
 لیکن اس کے ڈین میں الیسی کوئی ترکیب نہ آری تھی جس کی وجہ
 سے وہ اپنی اہمیت ان پر جانتا سکتا۔ اپنائیک ایک خیال کے آتے ہی وہ
 بے اختیار ہو ٹکپ پڑا۔ اسے خیال آگی تھا کہ ڈاکٹر ٹھاہد لوڈھی ابھی
 نہ ہے۔۔۔ اگر اسے کسی خاص انداز میں استعمال کیا جائے تو بات
 بن سکتی ہے۔ وہ یہ خامزیدہ سمجھتا ہے۔ کی سیمیں اس کے ڈین میں
 آئیں لیکن ہر سیم کو اس نے اس میں موجود کسی نہ کسی خامی کی وجہ
 سے مسترد کر دیا۔ ابھی وہ یہ خامزیدہ سمجھتے ہی رہا تھا کہ فون کی ٹھنڈی ایک
 بار پھر نج اٹھی اور گرامنے ہاتھ بڑھا کر رسیدور الحایا۔
 لیکن۔..... گرامنے کہا۔

ریڈ ہمپنسی کے ناپ سیکشن کے چیف آرٹلڈ اپ سے بات کرنا

۔ چہاری تفصیل میں گو پاکیشیا سیکرت سروس کا نام نہیں آیا
لیکن ایک اہم ترین بات سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹر عبدالصمد جس کے
پاس مانیکردو فلم روول تھادہ لٹک روڈ کے فلیٹ میں رہتا تھا۔ آرٹلہ
نے کہا۔

۔ تو اس میں اہم بات کیا ہے۔ ۔۔۔۔۔ گراہم نے پوچھ کر اور
حیرت بھرتے لجئے میں کہا۔

۔ پاکیشیا سیکرت سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا سب سے
خطرناک سیکرت اہمیت عمران بھی لٹک روڈ کے فلیٹ میں ہی رہتا
ہے۔ آرٹلہ نے جواب دیا۔

۔ تو پھر ہیا ہوا۔ فلیٹ میں تو ہے شمار لوگ رہتے ہیں اور ڈاکٹر
عبدالصمد اب ہلاک ہو چکا ہے اور اس کے فلیٹ کی تکمیل تکاشی لے
لی گئی ہے۔ وہ مانیکردو فلم روول وہاں موجود نہیں ہے۔ اس کا مطلب
ہے کہ ڈاکٹر عبدالصمد نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی اور اسے کہیں
پہنچنک دیا ہو گا۔ ۔۔۔۔۔ گراہم نے کہا۔

۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ بہر حال ہمیں مخاطر رہنا ہو گا۔ آرٹلہ
نے کہا۔

۔ آرٹلہ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں بھی بلیوہا کس لیبارٹری میں
آجائوں۔ ۔۔۔۔۔ گراہم نے کہا۔

۔ اور نہیں، سوری۔ اب تو یہے بھی اسے سیڑھا کر دیا گیا ہے۔
اب تو ایسا سکن ہی نہیں ہے۔ آرٹلہ نے جواب دیا۔

دی گئی ہے جن میں بلیوہا کس لیبارٹری بھی شامل ہے۔ یہ ایک سیاہی کی
اہم ترین لیبارٹری ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگا لو کہ اس
میں بیک وقت چار مختلف عجوبوں میں اہم ترین کام ہو رہے ہیں۔
مجھے ابھی چیف سریئری نے قون کر کے بتایا ہے کہ حکومت ایک سیاہی
نے پاکیشیا سے سیواں کو نارگز پرہٹ کرنے والا ایک پرہٹہ
کامباٹو کی ریڈرزہ لیبارٹری میں بھجوایا تھا جہاں انہوں نے چیف
سکورنی آفیسر کے طور پر چہار نام یا۔ پھر انہوں نے بتایا کہ اب یہ
پرہٹہ بھی وہاں سے بلیوہا کس میں شفت کرایا جا رہا ہے اور پاکیشیا
سے اس پرہٹے کے موجود سائنسدان کو بھی بلیوہا کس میں شفت کیا
جا رہا ہے اور پوچھنکہ چیف سریئری کو خدش لا جن تھا کہ اگر اس
پرہٹے اور سائنسدان کے بیچے پاکیشیا سیکرت سروس آگئی تو پھر
محاذات سے حد نازک ہو جائیں گے۔ اس نے انہوں نے مجھے سک
دیا ہے کہ میں تم سے قون پر تمام تفصیل معلوم کر لوں۔ آرٹلہ
نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

۔ پاکیشیا سیکرت سروس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی
اسے اطلاع ہو سکتی ہے۔ میں تمہیں اب تک ہونے والی تمام
کارروائی کی تفصیل بتاتا ہوں۔ ۔۔۔۔۔ گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے ڈاکٹر شاہد لوڈھی اور ڈاکٹر عبدالصمد کی اطلاع سے لے کر
جورف کے ذریعہ وہاں پاکیشیا میں ہونے والی تمام کارروائی کی
تفصیل بتا دی۔

ہبھلی انفارمیشن ملے تو تم نے فوری مجھے اطلاع دیتی ہے۔ میرا سیکرٹری چمارے سیکرٹری کو میرا فون منیر نوٹ کرادے گتا کہ ہم ان لوگوں کو کامباٹو میں محیر کر ان کا خاتمه کر سکیں۔ آرٹلٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فوری اطلاع کر دوں گا۔" گراہم نے کہا۔
اوکے۔ گلہ بانی۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور گراہم نے رسیور رکھ دیا۔

ہوبس، مجھ پر اپنی کار کروگی کار صب ڈال رہا ہے۔ مجھ پر۔ گراہم
پر۔ گراہم نے رسیور رکھ کر پڑھ رہا تھے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میرے کفار سے پر موجود ایک بتن پریس کر دیا۔ دوسرے لئے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"سوئیل کو بھیجو میرے پاس۔" گراہم نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سر۔۔۔ آنے والے نے کہا اور واپس مل گیا۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک لپے قد اورورٹی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔
"سوئیل۔ ڈاکٹر شاہد لودھی کی کیا پوزیشن ہے۔" گراہم نے پوچھا۔

"وہ قیدی خانے میں موجود ہے باس۔" سوئیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کو لیبارٹری سے باہر لے جاؤ اور کسی ورانہ بھاری علاقے

"اچھا، ایک کام تو ہو سکتا ہے کہ جب وہاں کوئی گزینہ ہو تو تم مجھے اطلاع دے دیتا۔" گراہم نے کہا۔

"اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تم وہیں کامباٹو میں ہی مخاطب رہو۔ جس ڈاکٹر لودھی نے وہ فلم روک ڈاکٹر عبدالصمد کو دیا ہے وہ چماری لیبارٹری میں ہے۔ اس نے مجھے یقین ہے کہ اگر پاکیشی سیکرٹ سروس کو کوئی اطلاع ملی تو وہ سیدھی کامباٹو کا ہی ریخ کرے گی اور ان لوگوں کو ڈاچ دینے کے لئے ہی بلجہ ہاکس لیبارٹری کو منتخب کیا گیا ہے۔ بظاہر ہمیں ظاہر کیا جائے گا کہ ڈاکٹر شاہد ملتی کو بھی کامباٹو ملچھا دیا گیا ہے۔ اس نے وہاں جسیں ہر لمحات سے بہ کتا اور مخاطب رہنا ہو گا۔" آرٹلٹ نے کہا تو گراہم کی آنکھوں میں پھٹک سی آگی۔

"اوہ، دری گل۔ یہ تو اچھا ہو گی کہ میں وہاں ہوں۔ اب میں خود ہی ان سے نہ تلوں گا۔" گراہم نے سرت بھرے لئے میں کہا۔
"اتنا خوش ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے گراہم۔ جھیں ابھی اندازہ نہیں ہے کہ پاکیشی سیکرٹ سروس کس انداز میں میں کام کرتی ہے۔ میرا ایک بار ان سے معمولی سانکڑا ہو چکا ہے۔ یہ حد درج تیر، فعال، ذہین اور خطرناک لوگ ہیں۔ اس نے میری ایک بات سن لو کہ تم میرے دوست ہو۔ اس نے میں خود جھیں یہ بات کر رہا ہوں ورنہ تو سیکرٹری سائنس کے ذریعے جھیں احکامات ملچھائے جاتے کہ جھیں جسیے ہی ان کی کامباٹو آمد کے بارے میں

میں گوئی مار کر کسی غار میں پہنچنکوادو۔..... گراہم نے تیری بجھے میں کہا۔

”مم، مگر، مگر باس وہ سانشدان ہے۔ اسے ہم باہر لے گئے تو ہم سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔..... سوئیل نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تم نے جاتے ہوئے نوٹ کرنا ہے کہ اسے کامباؤنڈ ہمچایا جا رہا ہے اور پھر واپس آکر روپورٹ دے رہتا کہ اسے بس ٹرینیٹ پر ہمچا کر تم واپس آگئے ہو۔ باقی کام میں خود کر لوں گا۔..... گراہم نے کہا۔

”میں پاس۔..... سوئیل نے کہا اور واپس مزگیا۔

”اس سب سے ندار کو میں ہمہاں ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔..... گراہم نے پڑے فرست بھرے انداز میں پڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح ہونک پڑا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آگیا ہو یہ لوگ اگر ریڈزروڈ یسپارٹی میں آئیں گے تو لامحال کامباؤنڈ سے ہی آئیں گے۔ اس نے بچے کامباؤنڈ میں انہیں روک کر ان کا وہیں خاتم کرنا ہو گا۔ یہ تو خفیہ یسپارٹی ہے سہماں تو یہ لوگ کسی صورت داخل ہی نہ ہو سکیں گے۔..... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انخایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اس نے تیزی سے نہریں کرنے شروع کر دیتے۔

”جوزف بول رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”گراہم بول رہا ہوں۔..... گراہم نے کہا۔

”کوئی خاص بات۔ میں نے تو جہیں حتی پرپورٹ دے دی تھی اس ڈاکٹر عبدالصمد کے پارے میں۔..... جوزف نے کہا۔

”ہاں۔ اب اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سکریٹ سروس کا ہمہاں کامباؤنڈ ریڈزروڈ یسپارٹی پر جعلی کاغذ دشہ ہے۔ گوہ لوگ کسی طرح بھی ہمہاں داخل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا خاتم بھی ضروری ہے تم بتاؤ کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔..... گراہم نے کہا۔

”وارے نہیں۔ اس کا اس سارے کھیل سے کیا تعلق۔ انہیں تو دیسے بھی اس کا عالم نہیں ہو سکے گا۔..... جوزف نے کہا۔

”جس کلک روڈ پر ڈاکٹر عبدالصمد رہتا تھا اسی کلک روڈ کے کسی قلبی میں پاکیشیا سکریٹ سروس کا خطرناک انجمنٹ گران ہی رہتا ہے۔ اس نے اعلیٰ حکام کو خدشہ ہے کہ وہ کامباؤنڈ یسپارٹی پہنچ سکتا ہے۔..... گراہم نے آرٹلہ کی بتائی اوتی بات دوہرائتے ہوئے کہا۔

”اوہ، وہ تو واقعی ہے حد خطرناک انجمنٹ سمجھا جاتا ہے۔..... ٹھیک ہے میں پاکیشیا میں اپنے آدمیوں کی ذیوقی ایئرپورٹ پر نگاہ رہتا ہوں۔

”گران اکیلا یا ساتھیوں سیت جسے ہی پاکیشیا سے ایکریمیا کے لئے روادہ ہو گا مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں اس کی اطلاع دے دوں گا۔ تم کامباؤنڈ کے چیف پولیس آفسر کو کہ کر ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہو۔..... جوزف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ ہترن جھوڑ ہے۔..... گراہم نے حسین آمیر

s4sheikh@gmail.com

لئے میں کہا کیونکہ واقعی اسے یہ تجویز پسند نہیں تھی۔
”اوے۔ گلابی۔ جو روز نے بیو اب دیا اور اس کے ساتھ
ی رابطہ ختم ہو گیا تو کروہم نے رسپور کو دیا۔ اب اس کے ہمراہ
وہ گھرے اطمینان کے ہماڑت نہیں تھے۔

مران و اپنی منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو پلیک اسید
حرب روابط اسلامیہ کر کردا ہو گیا۔

حسب روایت اخیر امام اعظم رحیم خواهید بیان کرد
”یعنی“..... عربان نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی
ضhos کر کی رہ پڑھ گئے۔

سوس رہی پڑی۔ یہ چیز
مران صاحب۔ اس دا کنٹہ عبدالصمد مر جو مم کی طرف سے دینے
گئے مانگدہ قام روں کے سلسلے میں کوئی بیش رفت ہوتی ہے یا

..... پلیک اردو نے پوچھا۔
”13 کڑھا ملت علی ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے

وہ کس طرح عمران صاحب میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔
بلیک زردو نے حریت بھرے لئے میں کہا۔

یہ بات تو ملے ہے کہ یہ پرلوہ پاکیشیا سے پوری ہو کر ایکری
ریاست کامبانو کی خفیہ ریڈزرو لیبارٹری میں بخیچا ہے۔ جہاں
ڈاکٹر شاہد لوڈھی کام کر رہا ہے۔ اس ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے جو پیغام
مالکرو فلم روڈ میں ریکارڈ کر کے بھیجا ہے اس کے مطابق اس پر زے
کو کھول لیتے کے باوجود ایکری میں سانسداں اسے کھ نہیں سکے۔
اس نے ڈاکٹر شجاعت علی کو اخواز کر کے لے جاتا چاہتے ہیں تاکہ
ان سے اس پر زے کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیں۔ اب اگر
ڈاکٹر شجاعت علی واپس آکر کہ دستیہ میں کہ انہوں نے اس پر زے کو
خیار کیا ہے۔ اس نے ڈوڈرا پر زے بھی خیار کر سکتے ہیں تو پھر ایکری میا
اس پر زے کے لئے جانے کی ضرورت نہیں، ووگی کیونکہ وہ تو اسے
کھنہ ہی نہیں سکے۔ مزید کی تھیں گے اور اگر ڈاکٹر شجاعت علی نے
کہا کہ اس پر زے کو واپس لانا ضروری ہے تو پھر اس سلسلے میں کچھ
وچا جا سکتا ہے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ لوگ ڈاکٹر شجاعت علی کو میلاک سے بھی تو اخواز کر
سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے کیا کیا ہے۔ بلیک زردو نے
کہا۔

ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن تم اب سارے کام تو نہیں کر سکتے۔
اب یہ تو ممکن نہیں ہے کہ پاکیشیا سکرت سروس ہر سانسداں کے

ماہوت ساق پھر تی رہے۔ اس نے میں نے سر سلطان کو کہہ کر ملڑی
تلی جس کے چار سبزیوں کو میلاک بھجو دیا ہے۔ ڈاہنے
کیشیائی سفارت خانے کے ساقوں مل کر ان کی حفاظت کریں گے۔
سلطان نے میلاک میں پاکیشیائی سفر کو بھی المرٹ کر دیا ہے۔
س کے پار جو داگر ڈاکٹر شجاعت علی انداز ہو جاتے ہیں تو پھر ان کی
ہست۔ عمران نے کہا اور بلیک زردو بے اختیار پس چڑا۔

میری کھنے میں تو بھی تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر اس پر زے
میں ایسی کیا بات ہے کہ ایکری میا اس حد تک بھاگ دوڑ کر رہا ہے۔
تارگت یعنی طور پر ہٹ کرنے کی کوشش تو دیبا کے قام
سانسداں کرتے رہتے ہیں۔ بلیک زردو نے کہا۔

میرے ذہن میں بھی بھٹک چی۔ اس پر میں نے سردار سے بات
کی یاکن وہ بھی کوئی خاص بات نہیں بتائے۔ پھر سردار سے میں نے
میلاک میں اس ہوٹل کا فون نمبر یا جہاں ڈاکٹر شجاعت علی قیام پڑے
تھے۔ ڈاہن میں نے ڈاکٹر شجاعت علی سے اس تاکپ پر برہاء راست
بات کی۔ تب یہ بات سامنے آئی کہ اس پر زے میں صرف اتنی
حاصیت نہیں ہے کہ یہ میراٹ کو یعنی طور پر تارگت پر ہٹ کر اتا
ہے بلکہ اس میں ایک اور خاص بات بھی ہے کہ اس پر زے کے اندر
موہود خصوصی ریز میراٹ کی پرواہ کے درمیان چار جذبہ ہو کر میراٹ
کے گرد پھیل جاتی ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی ایشی میراٹ سُم
اس میراٹ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب ہوا کہ جس

میراں میں یہ پرندہ نسب ہوتا ہے اس میراں کو کوئی ایشی میراں
سم روک بھی نہیں سکتا اور اس پر رے کی وجہ سے میراں تھیج
ٹوڑ پر اپنے نار گٹ کو بھی ہٹ کرے گا۔ ان دونوں خصوصیات
مل کر اس میراں کو ایک لالا سے مقابل تھیج ہنا دیا ہے اور جو
ایشی صفات ہیں ہجھوں نے سرپاراد ایکریمیا کو اس پر رے کے
پاگل کر رکھا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلکہ
زرو نے اس اندلاع میں سرطانیا جیسے اب اس کو اس پر رے کی اہمیت
کا احساس ہوا ہے۔ اسی لئے خون کی گھمنی ج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
پر جھا کر رسمیور اٹھایا۔

۱۔ میکسلو۔..... عمران نے خصوص لمحے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہو۔..... عمران ہے ہماں۔..... دوسری طرف
سے سرسلطان کی قدر سے متوجہ ہی آواز سنائی دی تو عمران کے
ساقہ ساقہ بلکہ زرد بھی چونک پڑا۔

”علی عمران حاضر ہے جھاب۔..... عمران نے سرسلطان کے
متوجہ لمحے کی وجہ سے سمجھدے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”مران بیٹھ۔ میلاک میں پاکیشیانی سفارت خانے پر حملہ کر کے
دہان موجود ڈاکٹر شجاعت علی کو اخواز کر دیا گیا ہے۔..... سرسلطان
نے تیر تھری لمحے میں کہا۔

”وہ کس طرح۔ ملڑی اشیلی جنس کے چار آدمی بھی ان کی
حفاظت کر رہے تھے۔ پھر سفارت خانے پر حملہ اور اخواز۔ یہ کہیے

میکن ہو گیا۔..... عمران نے ہوتے صحیح ہوئے کہا۔

”جسی چو روپورٹ ملی ہے اس کے مطابق کانٹرنس کے اختتام پر
ڈاکٹر شجاعت علی ملڑی اشیلی جنس کے آدمیوں کے ساتھ پاکیشیانی
سفارت خانے آگئے کیونکہ انہیں چارڑو طیارے سے پاکیشیا لایا جانا
مقصود تھا اور اس کا اختتام پاکیشیانی سفارت خانے نے کرنا تھا۔
سفارت خانے پہنچ کر ڈاکٹر شجاعت علی صاحب سفیر کے آفس میں
بینچ گئے جبکہ اشیلی جنس کے افراد دوسرے کرے میں موجود تھے کہ
اپنائک ہر طرف ناماؤس سی لگیں پھیل گئی اور سفیر سیست سارا
حملہ اور ملڑی اشیلی جنس کے افراد بھی ہے ہوش ہو گئے۔ پھر جب

عملے کو ہوش آیا تو ڈاکٹر شجاعت علی قابض تھے۔ میلاک کی پولسیں
اس سلسلے میں انکو اتری کر رہی ہے لیکن یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ
ڈاکٹر شجاعت علی کو باقاعدہ ساراش کے تحت اخواز کیا گیا ہے۔
سرسلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”وری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہماری توقع سے بھی
زیادہ اس پر رے کو اہمیت دے رہے ہیں کہ انہوں نے سفارت
خانے پر بھی کارروائی کرنے سے گریز نہیں کی۔..... عمران نے کہا۔
”ہاں، اور اب یہ پاکیشیانی عوت کا بھی سوال ہیں گیا ہے کیونکہ
سفارت خانے پر حملہ ایک لمحہ سے ملک پر حملہ شمار کیا جاتا ہے۔
سرسلطان کے لمحے میں غصہ تھا۔

”آپ ہے فکر ریں سرسلطان۔ انہیں یہ حملہ ہے جو مہنگا پڑے

..... میں آپ کے نئے چائے لے آؤں بلیک زردو نے عمران
سے موڑ کو محسوس کرتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی اٹھاتا میں سر
ہلا دیا تینک اس کی توجہ ڈائری پر ہی تھی۔ بلیک زردو اونٹ کر کن کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد عمران کی نظریں ایک سطح پر ہم گھسیں۔
وہ کچھ درستک اس کو خوب سے دیکھا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے
اسے میز پر رکھا اور فون کار سیور اخفاک رہا۔ اس نے انکو اتری کے نمبر
پر میں کر دیتے۔

"انکو اتری پہنچ" رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔
"جہاں سے میاک لاٹکی رابطہ نمبر اور میاک شہر کا رابطہ نمبر
دیں" عمران نے کہا۔

"ہولہا کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں" پحمد لمحوں کی ناموшی کے بعد
انکو اتری آپریٹر کی مخصوص بات آواز سنائی دی۔

"میں" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر دیتا
دیتے گئے۔ عمران نے ٹکری پر ادا کر کے کریل دبایا اور پھر فون آئے
پھر اس نے تیزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیتے۔ کافی درج
نمبر پر میں کرنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹایا تو پحمد لمحوں کے بعد
دوسری طرف سے ٹھکنی بچنے کی آواز سنائی دی۔ اس دوران بلیک زردو
بھی چائے کی دو پیالیاں الحاقے واپس آگیا۔ اس نے ایک پیالی
عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی الحاقے وہ اپنی کری کی طرف

گا۔ عمران نے بھی سروٹھے میں کہا۔

"اوکے۔ اب میں مطمئن ہوں" عمران کا جواب سنتے ہی
سرسلطان کے بیچ میں ایسا اطمینان ابھر آیا جیسے عمران کے اس
فترے نے سارا مستردی حل کر دیا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ نمبر
ہو گیا تو عمران نے کریل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پر میں کرنے
شروع کر دیتے۔ بلیک زردو تو موش یعنی ہوا تھا۔
"ہو یا بول رہی ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی ہو یا کی آواز
سنائی دی۔

"ایکسلو" عمران نے مخصوص بیچ میں کہا۔

"لیں سر" ہو یا کا بچہ حمود پاٹھ ہو گیا تھا۔

"صالح، حسن، کیپشن ٹھیل اور صدر کو المرت کر دو۔ انہوں نے
ایک احتیائی اہم مشن پر عمران کی سر رہی میں اٹکر کیا جانا ہے۔ کسی
بھی وقت انہیں کال کیا جا سکتا ہے۔ تم بھی اس لیمیں میں شامل
ہو۔ عمران نے احتیائی سروٹھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے رسمیور رکھ دیا۔

"وہ سرخ چلدے والی ڈائری دو" عمران نے رسمیور رکھ کر بلیک
زردو سے کہا تو بلیک زردو نے میز کی نگلی دراز کھول کر ایک فتحی
ڈائری جس کی جلد تیز سرخ رنگ کی تھی کال کر عمران کی طرف بڑھا
دی۔ اس ڈائری میں نام دپتے اور فون نمبر وغیرہ موجود تھے۔ عمران
ڈائری کے اوراق پلٹا رہا۔

بڑھ گیا۔

سہا ہوکر کہ۔..... رسیور انھتے ہی ایک باریک لین مرت
سوافی آواز سناتی دی۔

وکرہا گو سے بات کرتا ہیں۔ میں پاکیشیا سے علی گران بول
ہوں۔..... گران نے کہا۔

پاکیشیا سے۔ اودہ اچھا۔ ہو لڑ کریں۔..... دوسری طرف سے
پونک کر کہا گیا۔

وکرہا گوں۔..... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز
سنائی دی۔

علی گران ایم ایس سی۔ قی ایس سی (آکسن) بول
ہوں۔..... گران نے اس پار اپنا شخص میں تعارف کرتے ہوئے
کہا۔

اوہ، اوہ پرنس گران آپ۔ کیہے آج یاد کر لیا آپ نے
دوسری طرف سے پونک کر اور قدرے حریت بھرے مجھے میں
گیا۔

جب تمہارے اجتماعی مہذب ملک میں سفارت خانوں پر شروع
ہوت جائیں تو پھر وکٹری یاد آسکتا ہے۔..... گران نے کہا۔

سفارت خانوں پر جملے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ کھل کر بات
کریں پرنس۔ یہ تو اجتماعی تشویشناک اور حریت الگیر خیز ہے۔۔۔
ہاگو نے ایسے مجھے میں کہا جسے اسے گران کی بات کا یقین د آرہا ہے۔

سیلاک میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لئے

پاکیشیا سے ایک سانسداں ڈاکٹر شجاعت علی گئے تھے۔ اس کانفرنس
کے دوران یہ اطلاعات میں کہ ایکریسیا ڈاکٹر شجاعت علی کو اخواز کرنا
چاہتا ہے۔ جس پر ان کی حفاظت کے لئے نہ صرف سیلاک کے اعلیٰ

حکام کو امرت کر دیا گیا بلکہ پاکیشیا سے ملزی اثنیلی جنہیں کے چار
اڑاد بھی بھجوائے گئے اور یہ طے پایا کہ ڈاکٹر شجاعت علی سانس

کانفرنس سے فارغ ہو کر سیلاک میں پاکیشیانی سفارت خانے میں بھی
گئے اور پھر سفارت خانے کی طرف سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہ

پاکیشیا واپس آئیں گے۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ سفارت
خانے پہنچ گئے اور سفر کے آفس میں موجود تھے کہ اجاتک پورے

سفارت خانے میں ہے ہوش کر دینے والی لیں پھیل گئی اور جب
ہاں موجود گلے کو ہوش آیا تو ڈاکٹر شجاعت علی فائز تھے۔۔۔ گران
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ، یہ تو زیادتی ہے۔۔۔ سفارت خانے پر ایسا جلد تو بہت بڑی
زیادتی ہے۔۔۔ وکرہا گو نے الفوس بھرے مجھے میں کہا۔

میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم
بہت جلدی یہ معلوم کر لو گے کہ ڈاکٹر شجاعت علی کو کس نے اخوا
کیا ہے اور اب وہ کہاں ہے۔۔۔ گران نے کہا۔

سفارت خانوں پر جملے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ کھل کر بات
کریں پرنس۔ یہ تو اجتماعی تشویشناک اور حریت الگیر خیز ہے۔۔۔
ہاگو نے ایسے مجھے میں کہا جسے اسے گران کی بات کا یقین د آرہا ہے۔

"میں تمہیں ذریعہ گھنٹے بعد خود غون کر لوں گا۔ اپنا بینک
اکاؤنٹ نمبر بتاؤ اور معاوضہ بھی۔ مجھے ہر صورت میں حقیقی معلوم
چاہئیں۔"..... عمران نے کہا۔

"تحسیک ہے۔ صرف ایک لاکھ ۱۳ اڑ بھجوادیں۔"..... وکرزاگ
کہا اور ساقہ پر بینک کے بارے میں تفصیل بتا کر اس سے
اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ معاوضہ بھی چاہئی جائے گا لیکن کام جلد از جلد اور حقیقی
میں کرو۔"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کون ہے عمران صاحب۔"..... بینک زرہ نے کام
معاوضہ بھجوانے کے لئے تفصیلات نوٹ کرتے ہوئے کہا۔
"سیلاک کا ابتدائی فعل گروپ ہے۔ ہر قسم کی فریتیں
کرتے ہیں۔ ان کے راستے یورپ، گربت لینڈ اور ایکٹریکیا میں
کرنے والے ایسے گروپس سے ہیں جو تمہیں حقیقی معلومات مہیا کر

ہیں۔"..... عمران نے کہا اور بینک زرہ نے ایجاد میں سرطاں
عمران نے چاہئے کی پیالی المخاکر منہ سے نگاہی جنک بینک زرہ
غون کا رسیور المخاکر نمبر بیس کرنے شروع کر دیتے تاکہ معاوضہ
وکرزاگ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرایا جاسکے۔ پھر تمہیں ذریعہ
گورنے کے بعد عمران نے رسیور المخاکر اور نمبر بیس کرنے شروع
دیتے۔

"سماں ہو کر۔"..... رابطہ تمام ہوتے ہی تسویتی آواز۔

"دی۔"..... پاکشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ وکرزاگ سے بات
کرو۔"..... عمران نے سمجھ دیجئے میں کہا۔

"میں سرداڑہ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔"..... وکرزاگ بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد وکرزاگ کی آواز
ستائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔"..... معاوضہ بھی گیا ہے۔"..... عمران نے
کہا۔

"بانکل ہیچ گیا ہے۔"..... ابھی میری سیکریٹری کو بینک نے غون
کر کے آگاہ کیا ہے۔ بہت ٹھکری پرنس عمران۔"..... وکرزاگ نے ہواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا معلوم ہوا ہے۔"..... عمران نے کہا۔
"ہو حقیقی معلومات حاصل ہوئی ہیں اس کے مطابق یہ کارروائی
ایکریکیا کی ریڈی وکٹسی کی طرف سے سیلاک کے ایک گروپ کا درس
کے ذریعے ہوئی ہے۔"..... کارس گروپ نے مختار خانے سے بھٹے
ساتھ دان کو اخواز کرنے کی پلاٹنگ کی لیکن ملکی اشیائی بخش کے
لوگ ان کی اس انداز میں حرفاً کر رہے تھے کہ کارروائی کی
صورت میں سائنسدان کے ہلاک ہو جانے کا خدشہ تھا۔ اس لئے
آخری چار کار کے طور پر سفارت خانے پر بے ہوش کر دیئے والی کس
فائز کی گئی اور پھر بے ہوش سائنسدان کو وہاں سے نکال کر

ایزپورٹ ہنچایا۔ دیاں جھٹے سے تمام انتظامات بھل تھے۔ یہ ہوش سانسداں کو ایک فصوصی طور پر جیار کردہ تابوت میں ڈال کر میت کے طور پر و لٹکن روانہ کر دیا گیا۔ تمام کاغذات جھٹے سے جیار کر لئے گئے تھے۔ اس نے جب تک مقارت خانے میں کارروائی کی خبر پھیلتی سانسداں ایکر بھی رواہ بھی ہو چکے تھے۔ ایکر بھی کے دار الحکومت و لٹکن پر تابوت کو حاصل کرنے والی ایک پرائیورٹ طور پر عرفیں کرنے والی کمپنی تھی۔ اس نے اس تابوت کو ایک اور چارڑہ کمپنی کے ایزپورٹ سے چارڑہ ملیارے کے ذریعے ایکر بھی کی ریاست کامبانو بھجوادیا۔ وکرہا گو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کامبانو میں کیا ہوا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”سوری پرنس عمران۔ کامبانو میں ہمارا کوئی بیٹ ورک یا رابطہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ریاست دیران اور بخربہاڑی علاقے پر مشتمل ہے۔ یہ ریاست خاصی پہمانہ ہے۔“..... وکرہا گو نے جواب دیا۔

”اس کمپنی کا کیا نام ہے جس نے و لٹکن سے تابوت کامبانو بھجوایا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”بلکہ ماسک فیوٹل کمپنی۔“..... وکرہا گو نے جواب دیا۔

”اس کا ہیند آفس اور قون نہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”آپ تصفی گھنٹے بعد دوبارہ کال کریں۔ میں معلوم کر رکھوں گا۔“..... وکرہا گو نے کہا۔

”اوے۔“..... عمران نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

”آپ کو وکرہا گو کی روپورٹ پر تکہ ہے۔“..... عمران کے رسیدور
کھٹے ہی بلکہ زر دنے کہا۔
”نہیں۔ ایک لفڑ سے تو اس روپورٹ نے اس مانند و فلم روپ
کی تائید کی ہے کیونکہ اس روپ میں ہو چکا ہے اس کے مطابق پرائیورٹ
ایم ایم بھی کامبانو کی ریڈر روپیبارٹی میں بھجوایا گیا ہے اور ڈاکٹر
شیاعت علی کو بھی انہوں کرے دیا ہنچایا گیا ہے لیکن اس کے نئے جو
اندرا اختیار کیا گیا ہے اس سے نئے تک پڑتا ہے کہ معاملات وہ
نہیں ہیں جو ہمیں دکھانے جا رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔
”دکھانے بارہے ہیں سے آپ کا کیا مطلب۔ کیا وکرہا گو دانت
یہ سب کچھ ظاہر کر رہا ہے۔“..... بلکہ زر دنے حرمت بھرے ہے
میں کہا۔

”یہ بات نہیں ہو جہارے ڈھن میں آتی ہے۔ وکرہا گو نے بتایا
ہے کہ ڈاکٹر شیاعت علی کو ریڈر ہجھنی نے انہوں کرایا ہے۔ ٹلے
سیاک سے و لٹکن تک تو اس تابوت کی وجہ تسبیح بھی میں آتی ہے۔
پرورہ تابوت و لٹکن سے ہی کامبانو نہیں بھجوایا گیا بلکہ علیحدہ کسی اور
چارڑہ کمپنی کے ملیارے سے اسے کامبانو بھجوایا گیا ہے حالانکہ اس کی
ضرورت نہیں تھی۔ و لٹکن ایکر بھی کا دار الحکومت ہے دیاں بھی جانے
کے بعد ڈاکٹر شیاعت علی کو آسانی سے کہیں بھی عام اندوز میں لے
جایا جا سکتا ہے۔ لیکن ریڈر ہجھنی کو معلوم ہے کہ ڈاکٹر شیاعت علی
کے انہوں کا کیس پاکیہا سیکرت سروس کو ہی سونپا جا سکتا ہے اور

ونگلن میں فارن ایجنت مائیک کو اس فیوول کمپنی سے اصل بات انگوانے کا مشن سوچا جائے گا۔ پھر اصل بات سلسلت آجائے گی کہ ڈاکٹر شجاعت علی کو واقعی کامباؤ بھجوایا گیا ہے یا کہیں اور۔ عمران نے کہا اور بلیک رزرو نے اثبات میں سرہادیا۔

انہیں معلوم ہے کہ پاکشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے راتیہ پوری دنیا میں ہیں اس لئے وہ ڈاکٹر شجاعت علی کے انزوں کا پاتا ہے سیلاک میں کھوچ لگوائیں گے اور پھر ہمی کارروائی و نگلن میں ہوگی۔..... عمران نے کہا۔

یعنی ان کی تمام کارروائی کا کیا فائدہ ہوا جبکہ حتی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ اسے کامباؤ لے جایا گیا ہے۔..... بلیک رزرو نے کہا۔ ہمی تو اصل بات ہے۔ ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے۔ میرے حلق سے یہ بات نہیں اتری کہ انہیں ڈاکٹر شاہد لودھی کی طرف سے فلم روں عبد الصمد کو دینے کا علم ہوا اور عبد الصمد کو انہوں نے بلاک کر دیا۔ ان کے قلیل کی بھی تکالیف گئی۔ اس کے باوجود ڈاکٹر شجاعت علی کو کامباؤ کی ریڑ زرہ بیبار مری میں ہی لے جایا جائے کیونکہ انہوں نے ڈاکٹر شاہد لودھی سے بھی پوچھ چکی ہو گی۔..... عمران نے کہا۔

آپ واقعی بے حد گھرائی میں سوچتے ہیں عمران صاحب۔ بلیک رزرو نے گھریں آمیز لے گئیں کہا۔

سوچتا تو پڑتا ہے۔ چاہے احمد میں یہ سوچ نکلے ہی ثابت ہو یعنی وہی کئی ہوئی پتالگ کی طرح اوہر اوہر ڈونے کی جائے ہمیں معلوم ہوتا چلتے کہ ہمارا نارگ دراصل کہاں ہے۔..... عمران نے کہا۔

یہ آپ کہیے معلوم کریں گے۔..... بلیک رزرو نے کہا۔

شجاعت علی کو ہوش آگیا پے لیکن ان کی ذہنی حالت غصک نہیں ہے
لیبارٹری کے چھپ ڈاکٹر نے انہیں پڑکیک کیا ہے اور کچھ ہمچور دی
بیت بھی نئے نئے ہیں۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ بھس گئیں
ہے انہیں جھٹے ہے ہوش کیا گیا اور پھر اسی ہے ہوشی کے دودان
انہیں جو انجکشن ہے حس کرنے کے لئے لگائے گئے ان کی زیادہ
مقدار کے آپس میں کراس ہو چانے کی وجہ سے ان کے ذہن پر برے
اثرات پڑے ہیں۔ اس نے اب ان کے مطامق کی دو صورتیں ہیں۔
ایک تو یہ کہ انہیں ناراک کے ذہنی اسپیال میں شفقت کر دیا جائے
یا پھر انہیں ہمیں لیبارٹری کے اسپیال میں رکھا جائے۔ ان کا کہنا
ہے کہ ناراک کے اسپیال میں ان کی ذہنی حالت زیادہ سے زیادہ
ایک بختی میں درست ہو جائے گی جبکہ انہیں کم از کم پندرہ دن
لگیں گے۔ آرٹلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”انہیں ہمیں رکھو۔ ناراک ان کی شفقتگی بہارے لئے رک
ہے۔ پاکیشیا سکریٹ سروس کسی بھی لمحے ان کی واپسی کے لئے
حرکت میں آسکتی ہے اور ہم نے انہیں جس الداڑ میں بلیو ہاکس
ہبھچا ہے اس لحاظ سے پاکیشیا سکریٹ سروس کامباونو میں دھکے کماتی
رہے گی۔ بلیو ہاکس کے بارے میں ان کا خیال ہی نہیں جاسکتا لیکن
ہمیں سے ان کے باہر نکلتے میں رک ہے۔ اس لئے پندرہ دن کی
بات نہیں ہے۔ انہیں نے بہر حال باقی ساری عمر ہمیں گزارنی ہے
اور ہمیں بھی اس پر زے کی اچھی ایر جنسی نہیں ہے۔۔۔۔۔ سرمیری

ریڈ ہبجنی کا چھپ سرمیری اپنے مخصوص آفس میں یعنی ایک
فاصل کے مطابق میں صرف تھا کہ میر پڑے ہوئے لٹک رنگوں
کے فون سینٹوں میں سے ایک فون کی متقدم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
پوچک کر سر انھیا اور فون کی طرف دیکھا تو اس نے بے اختیار ایک
ٹوپیں سائنس یا اور ہاتھ پر بڑھا کر دیسیور انھیا۔
”میں۔۔۔۔۔ سرمیری نے ہفت لمحے میں کہا۔
”آرٹلڈ بول رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ دوسرا طرف سے ٹاپ سیکشن کے
چھپ آرٹلڈ کی مدد باد آواز سنائی دی۔
”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔۔۔۔۔ سرمیری کا بھر جھٹے سے
زیادہ ہفت ہو گیا۔
”سر۔۔۔ آپ کو یہ رپورٹ دینی تھی کہ پاکیشیانی سائنسدان ڈاکٹر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔۔۔ آنکھ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو سرمیری نے رسیور رکھ دیا۔ پھر خجاء نہ کرنی ور تک کام کرتے رہے اور مختلف فون بھی انداز کرتے رہے کہ سفید رنگ کے فون کی گھصتی ہمیلی بار بار اٹھی اور سرمیری نے اختیار چونک پڑے انہوں نے باقاعدہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"لیں۔۔۔ سرمیری نے کہا۔

"پاکیشیا سے رالف بول رہا ہوں سر۔۔۔ دوسری طرف سے ایک موڈباؤ اواز سنائی دی۔

"بولو۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔ سرمیری نے ہوت پھٹپتے ہوئے کہا۔

"سر، پاکیشیا کے سیکریٹری خارجہ سر سلطان نے باقاعدہ فون کر کے گران کو سامنہ ادا شجاعت ملی کے میاک میں اغا ہونے کی اطلاع دی ہے۔۔۔ رالف نے کہا۔

"اوہ، مجھے بھٹکے ہی جسی خدش تھا کیونکہ سفارت خانے پر اس انواز کے جھٹے کی اطلاع سیکریٹری خارجہ کو بہر حال ہوئی ہی تھی۔۔۔ پھر۔۔۔ سرمیری نے ہونٹ پھٹاتے ہوئے کہا۔

"گران دو گورتوں اور تین مردوں کے ساتھ ولگلن رواد ہو گیا ہے۔۔۔ رالف نے کہا۔

"کب۔۔۔ سرمیری نے چونک کر کہا۔

"آؤ جو گھنٹہ بھٹکے فلاٹس رواد ہوئی ہے۔۔۔ رالف نے جواب دیا۔

"اس فلاٹ کی پوری تفصیل ہماؤ۔۔۔ سرمیری نے سامنے رکھا ہوا اپنی اپنی طرف کھکاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی قدموں سے ایک پال پا انتہ بھی لکال لیا اور پھر رالف نے جو تفصیل ہتائی ہو انہوں نے پیٹ پر نوٹ کر لی۔

"یہ گران اپنی اصل شکل میں ہے۔۔۔ سرمیری نے پوچھا۔

"نہیں سر۔۔۔ وہ میک اپ میں ہے۔۔۔ اسے اس کے مخصوص مزاحی فقرات کی وجہ سے ہجا تا گیا ہے۔۔۔ رالف نے جواب دیا۔

"ایک روٹ سے اس کے کافذات کی تقول حاصل کی ہیں۔۔۔

سرمیری نے کہا۔

"نہیں سر۔۔۔ اب کر لیتا ہوں۔۔۔ رالف نے جواب دیا۔

"فوری حاصل کر کے انہیں بلیو ایکس کے دریچے آپریشن ہیڈز کوارٹر کے مرفتی کے نام بھجوادو۔فوری۔۔۔ سرمیری نے کہا۔

"لیں سر۔۔۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ بعد کافذات کی تقول

اپریشن ہیڈز کوارٹر میں جائیں گی۔۔۔ رالف نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ سرمیری نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے اپنے ساتھ پڑے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو ہن پریس کر دیئے۔۔۔

"لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی اواز سنائی دی۔۔۔

بھر بے حد موڈیاں تھا۔

”آپر پیشہ ہیڈ کوارٹر کے مریق سے پات کرو۔“..... سرمیری نے کہا اور رسمیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو انہوں نے رسمیور انعامیات

”میں۔“..... سرمیری نے کہا۔

”مریق بول رہا ہوں چیف۔“..... دوسری طرف سے ایک مرد ادا آواز سنائی دی۔ بھر بے حد موڈیاں تھا۔

”پا کیشیا سے راف جیسیں بلیو ایکس کے ذریعے جلد کافیات بھر رہا ہے۔“..... کافیات پا کیشیا کی امکانیت مگر ان اور اس کے ساتھیوں کے پارے میں ہیں۔ وہ ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے امکنہ کیا رہے ہیں۔ قلائل جس پر وہ آرہے ہیں اس کی تفصیل نوٹ کر لو۔“..... سرمیری نے کہا۔

”میں سر۔“..... مریق نے جواب دیا تو سرمیری نے سامنے رکھ ہوئے پیٹ پر لکھی اونٹ تفصیل دوہرا دی۔

”میں سر۔“..... مریق نے کہا۔

”مگر ان اور اس کے ساتھی میک اپ میں ہیں۔ اس لئے میں نے یہ کافیات ملگوائے ہیں۔ ان سے جیسی ان کے لئے چہروں اور کافیات پر موجود تصویروں کی مدد سے ان کے جلیسے معلوم ہو جائیں گے۔ تم نے ان کی مشینی نگرانی کرنی ہے سچ پات چیت کے۔“..... ولگن سے یہ لوگ جس طرف بھی جائیں تم نے ان کی اطلاع مجھے

فوری دینی ہے۔“..... سرمیری نے کہا۔

”میں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا۔

”اور ستو۔“..... مگر ان اور اس کے ساتھی عدد و رجہ شاہزادہن کے لوگ ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ راستے میں کسی ایکر بورٹ پر ملپ ہو جائیں اور کسی اور میک اپ میں جہاں پہنچیں اس لئے اس قلاعے نے جہاں جہاں ستاپ کرنا ہے دہاں تم نے ان کی چینگٹک سے کھل انتظامات کرنے ہیں۔“..... سرمیری نے کہا۔

”میں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور یہ بھی ابھی طرح سن لو کہ انہیں کسی صورت بھی نگرانی کا علم نہیں ہوتا چاہئے۔“..... سرمیری نے کہا۔

”میں سر۔“..... مریق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔“..... سرمیری نے کہا اور رسمیور رکھ دیا اور ایک بار پھر سامنے موجود فائل کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ بعد ریخ رنگ کے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو انہوں نے ہونک کر ہاتھ پڑھایا اور رسمیور انعامیات۔

”لیں۔“..... سرمیری نے کہا۔

”چیف سکرٹری سرمیری اللہ سے یات کریں سر۔“..... دوسری طرف سے ان کے سکرٹری کی موڈیاں آواز سنائی دی۔

”میں سر۔“..... سرمیری بول رہا ہوں۔“..... سرمیری نے اس بار قدرے موڈیاں لے چکے میں کہا کیونکہ ایکر بیماں سب سے با اختیار ہمہ دو

چیف سکرٹری کا ہوتا ہے۔ وہ ایک لحاظ سے انتظامی طور پر پورے
ملک کے سیاہ و سفید کام لکھ ہوتا ہے۔

سرہیری بے کیا آپ نے پاکیشیا کے کسی سانسدان کو میاں
سے انہوں کرایا ہے۔ چیف سکرٹری نے کہا۔

”لیں سر۔۔۔ سرہیری نے خاتم سا جواب دیا۔

”اس کا مقصد۔۔۔ سرہیری المذ نے سخن لے چکے میں پوچھا۔

”پاکیشیا کے سانسدان ڈاکٹر شجاعت علی نے ایک ایسا پرانہ
لجاجو کیا ہے جسے ایم ایم کہتے ہیں۔ جو سچائی کو صرف سفید
نارگست پر ہٹ کرتا ہے بلکہ صحابی کے دران پرداز اس میں سے

ایسی ریج تلقی ہیں جو اس صحابی کو ہر قسم کے جدید ایمنی سے ایمان
سم سے بھی بخوبی رکھتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پر زدہ دفعہ کے لئے
اچھائی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ سلطی میٹنگ میں جسے صد

صاحب نے پر زدہ کیا تھا۔ یہ میٹے پایا تھا کہ پر زدہ پہاں سے بخوبی
کراکر اسے بھاں بھینچا چاہئے۔ ہتھاچھے ہم نے خاموشی سے یہ کام کر دیا

اور کسی کو اس کا علم نہ ہوا کہ پر زدہ کہاں گیا۔ سبھاں کامباؤ میں
ریڈریز و لیبارٹری میں اسے کھولا گیا لیکن یہ اس قدر ایڈوائنس تھا کہ

اس کا بنیادی فارمولہ ہمارے سانسدانوں کی بھی میں نہ آیا۔ چنانچہ
پھر اعلیٰ سلطی میٹنگ میں یہ میٹے پایا کہ اس پر زدے کے موجود

سانسدان ڈاکٹر شجاعت علی کو انہوں کرایا جائے تاکہ ان سے بنیادی
فارمولہ حاصل کیا جاسکے۔ سرہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پھر انہوں نے میاں میں ہونے والی کارروائی سے ان کے بیٹھوہا کس
بھینچنے اور پھر ان کے ہوش میں آنے کے سلسلے میں آرٹلنڈ کی روپورٹ
بھی تفصیل سے بتا دی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ چیف سکرٹری
صاحب سے کچھ چھپانا کہنے پر دن پر خود کہہاڑی مارنے کے متادف
ہے۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ نے انہیں اس انداز میں انزوا کرایا
ہے کہ ایکریہیا کا نام سامنے ہی دآئے۔۔۔ چیف سکرٹری نے
کہا۔

”لیں سر۔۔۔ سرہیری نے قافر اس لجھے میں کہا۔

”تو پھر پاکیشیا کے سکرٹری خارج سرسلطان نے بھو سے بات
کرتے ہوئے کیوں کہا ہے کہ سانسدان کو ایکریہیا کی ریڈریز بھنسی
نے انزوا کرایا ہے۔۔۔ چیف سکرٹری نے کہا تو سرہیری نے اختیار
اچھل پڑے۔

”انہوں نے ریڈریز بھنسی کا نام بیا ہے۔۔۔ سرہیری نے حریت
بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔۔۔ پھر اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس بات کو چھپائے کے
لئے جو کارروائی کی ہے وہ ناکام ثابت ہوتی ہے اور آپ پاکیشیا
سیکرٹ سروس لیبارٹری کو جنہا کر کے اپنا سانسدان واپس لے
جائے گی۔۔۔ چیف سکرٹری نے قدرے فحصیلے لجھے میں کہا۔
”نہیں جتاب۔۔۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔ سرہیری نے کہا۔

رکھ دیا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کارسیور انھوں نے کیے بعد
دیگرے دو بیٹن پر میں کئے۔ پھر دوسری طرف سے فون انداز ہوئے پر
انھوں نے آپریٹر ہیئت کو اور ترکے مرافق سے بات کرانے کا کہہ کر
رسیور رکھ دیا۔ تمہاری در بحد فون کی گھنٹی رنج اٹھی تو انھوں نے
رسیور انھا لیا۔

”میں۔۔۔۔۔ سرہیری نے کہا۔
”مرفق یوں رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مرافق کی آواز
ٹائی دی۔

”کافی تھی گئے ہیں جہارے پاس۔۔۔۔۔ سرہیری نے کہا۔
”میں سر۔۔۔۔۔ اور میں نے تگرانی کے تمام انتظامات بھی مکمل کرنے
لئے ہیں۔۔۔۔۔ مرافق نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب سایدہ حکم میں ترمیم کر دی گئی ہے کیونکہ چیف سینکڑی
صاحب نے ان کی بلاکت کی منظوری دے دی ہے۔۔۔۔۔ اس لئے اب
جیسے ہی یہ لوگ ایکریسا میں داخل ہوں ان پر پے در پے جلتے کرو۔۔۔۔۔
تجھے ان کی لاٹھیں چاہتیں جس قدر بدل مکن ہو سکے۔۔۔۔۔ سرہیری
نے تیز لمحے میں کہا۔

”میں سرہ حکم کی تعییں ہو گی۔۔۔۔۔ میں لکنگ سیکشن کے جیجہ کو
احکامات دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ ولگلن ایئر پورٹ کے باہر ہی سے
کارروائی کا آغاز کر دیں گے۔۔۔۔۔ مرافق نے کہا۔

”اوے۔۔۔۔۔ سرہیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔۔۔۔۔ انھیں لکنگ

”کیا آپ ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ کیا ایکریسا اس
پہمانہ ملک کے چند افراد سے اس حد تک خوفزدہ ہے کہ اپنی تمام تر
طااقت کے باوجود اس کے خلاف کوئی فیصلہ کن کارروائی نہیں کر
سکتا۔۔۔۔۔ سرہیر الاء کے لمحے میں فسے کا عنصر بعد رج بیضا جا رہا تھا۔

”سر، ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ لوگ ماقبل المقتولت نہیں ہیں۔۔۔۔۔
عام انسان ہیں لیکن آپ سے بھتے لارڈ مارٹن ان سے ہے حد خوفزدہ
بنتے تھے۔۔۔۔۔ انھوں نے حتی سے حکم دے رکھا تھا کہ ان کے خلاف
کوئی کارروائی نہ کی جانے ورنہ اس وقت بھی وہ ہوائی جہاز فضا میں
بلاست کرایا جاسکتا ہے جس میں وہ سفر کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ سرہیری
نے تیز لمحے میں کہا۔

”ایسی کوئی کارروائی نہ کریں جس سے ہیں الاقوای سٹھ۔۔۔۔۔
بچیجید گیاں پہرا ہو جائیں جیسا کہ آپ نے ابھی ہوائی جہاز کو فلمہ میں
بلاست کرانے کی بات کی ہے لیکن انھیں بہ حال بلاک ہوتا چاہئے۔۔۔۔۔
میں لارڈ مارٹن نہیں ہوں۔۔۔۔۔ تجھے ان کی لاٹھیں چاہتیں۔۔۔۔۔ میں نے
سرسلطان کو کہ دیا ہے کہ انھیں لٹلا اطلاع ملی ہے۔۔۔۔۔ ایکریسا ایسے
معمولی محاکمات میں ملوث نہیں ہوا کرتا۔۔۔۔۔ سرہیر الاء نے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔۔۔۔۔ اب آپ نے اجازت دے دی ہے۔۔۔۔۔ اب آپ
کے حکم کی تعییں ہو گی۔۔۔۔۔ سرہیری نے کہا۔

”اوے کے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
راپٹھ ختم ہو گیا تو سرہیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور

سیشن کی کارکردگی کے بارے میں علم تھا کہ وہ سلسلہ اور یہ
درپے کارروائی کرتے ہیں۔ اور ان کی کارروائی اس وقت تک جاری
راہی ہے جب تارگٹ ہٹ نہ ہو جاتے۔ اس لئے انہیں مکمل
یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے دلگشیں ایزبورٹ سے
باہر آتے ہی موت ان پر چھپت پڑے گی۔

تاریکی کے انہر نیشنل ایزبورٹ کے ٹرانزٹ لاؤنچ میں عمران پہنچے
ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران کے ساتھ صاحب، جویا، حمزہ
مدد اور کیپشن شکیل موجود تھے۔ سہنگڈ فیول و فیرہ کے نئے فلاںٹ
نے بھاں ایک گھنٹے تک رکنا تھا اس لئے ان سمیت فلاںٹ کے تمام
سفر ٹرانزٹ لاؤنچ میں آگئے تھے۔

“عمران صاحب۔ آپ سارے راستے سوتے آئے ہیں۔ اس لئے
آپ نے کچھ بتایا ہی نہیں کہ ہمارا تارگٹ کیا ہے۔ مدد نے

عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
“انسان کی زندگی کا کیا تارگٹ ہوتا ہے۔ آفرت کی کامیابی اور

بس۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
“میں ابھی آرہا ہوں۔ کیپشن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا اور

سب نے اس انداز میں سر بلادیے جیسے یہ محل کی بات ہو کیونکہ
ہمارا سے باہر تو کوئی جانہیں نہ سکتا تھا۔ اس لئے کیپن ٹھیل بھی
ادھر ادھر گھوم پھر کر واپس آجائے گا۔ طبیل فاطمی کی قلاس میں
ویسے بھی آدمی پہنچنے پہنچنے تھک جاتا ہے۔

”جیسے ساری کامیابیاں اس دنیا میں دے دی جاتی ہیں اسے
اغرت میں کچھ نہیں ہا۔“..... تھوڑے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اور جہارا کیا ہو گا۔ دونوں طرف سے خالی۔“..... عمران نے کہا
تو سب بے اختیار اس چلتے۔

”مردان صاحب۔ اگر آپ ہمارا یہ بیک یہ جگہ کی وجہ سے نہیں ہما
رہے تو کوئی اٹھا رہی کر دیں۔“..... مقدمہ نے کہا۔

”تم لوگوں کی نفیتیں میری کھنہ میں نہیں آئی۔ آخر جھین بے
چین کس بات کی ہے۔ مزے سے ہماز کی سریں کر رہے ہو۔
اکھر یہاں تھیج کر ہالیخان ہوٹلوں یا بھی سماں کو ٹھیک ہوئے ہوئے۔
جدید ماظل کی نئی کاریں چلانے کو عمل چاہیں گی۔ گھومنے پھرنے میں
کوئی رکاوٹ نہیں۔ اغرا بھات تمام سرکاری۔ اس کے پاؤ ہو دتم اس
طرح پریشان ہو جیسے مقتل گاہ کی طرف ہیں لے جایا جا رہا ہو۔“
مردان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مردان صاحب۔ یہ انسانی نفیتیں ہے۔“..... صاحب نے قدرے
فصیلے لے جائیں کہا۔

”انسانی نفیتیں۔ اچھا تو تم سب خیر سے انسان ہو۔“

عمران نے کہا تو صاحب بے اختیار شرمدہ ہی ہو گئی جگہ باقی سب
ایک بار پھر پس چلتے۔

”جہیں کس نے کہا تھا کہ تم اس تھرست سر بھرو۔ ویسے بھی یہ
ہیں بہانے کا پابند تو نہیں ہے۔ چیف نے اسے لیار بنایا ہے تو
خوبی ہے۔ یہ لیار ہے جو چاہے کرے اور جو چاہئے نہ کرے سا پابند
تو ہم ہیں۔“..... جو یا نے غصیلے لئے ہیں کہا۔

”وہ خاتم کیا کہتا ہے جس پتے پر جسمی تھا وہی پتہ خود آگ کو ہوا
دینے لگ گیا۔ ہیں نے سوچا تھا کہ جو یا میری حمایت کرے گی
کیونکہ صاحب نے تو بہر حال صدر کی ہی حمایت کرنی ہے۔ لیکن تم
بھی۔ بہر حال پھروڑو۔ اپنی اپنی قست ہے۔“..... عمران نے بڑے
افسردہ سے لجائیں کہا۔

”ہیں ہیں۔ یہ اداکاری کسی نے آدمی کے سامنے کیا کرو۔ تم سب
تم جیسے رنگ باز کے داؤ میں نہیں آسکتے۔“..... جو یا نے منہ بناتے
ہوئے کہا اور پھر اس سے بھتے کہ مزید کوئی بات ہوتی ان کی قلاس
کے عمار ہوتے کا اعلان ہونا شروع ہو گیا اور وہ سب انٹ کھوئے
ہوئے۔

”ارے کیپن ٹھیل کہاں گیا۔“..... عمران نے بڑے تھک کر ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں آرہا ہوں۔“..... ایک کونے سے کیپن ٹھیل کی آواز سنائی
دی اور پھر وہ تحریخ قوم المختار اس دروازے کے قریب آگیا جہاں سے

سب رون دے کی طرف جا رہے تھے۔

مقدار، تم اور تھویر کے ساتھ بیٹھے جاؤ۔ میں عمران صاحب کے ساتھ ہی مٹھوں گا۔..... جہاں میں بیٹھ کر کیپشن ٹھیک نے مقدار سے ہما بوہتے عمران کے ساتھ یہ تھا ہوں ہماں تک آیا تھا اور مقدار سے ملا ہوا عقبی سیٹ کی طرف پڑا۔

کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔..... عمران نے پونک کر کیپشن ٹھیک نے بیٹھتے ہوئے کہ جس کا ہجہ و قدرتی طور پر سپاٹ رہتا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ کوئی بات کرنے کے نئے بے ہمین ہو رہا ہے۔

ہاں عمران صاحب۔ جیلے یہ باتیں کہ کیا ہم نے پر اد راست و نگلن ایئر پورٹ پر ڈرائیپ ۶۲۳ تا ہے یا راستے میں کہیں رک جانا ہے۔ کیپشن ٹھیک نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اہم سے کہا تو عمران پونک پڑا۔

راستے میں ایک سٹاپ اور آئے گا۔ گورگان ایئر پورٹ۔ وہاں طیارہ نصف ٹھنڈھ رکے گا اور عام طور پر مسافر طیارے سے نہیں اترتے۔ اس کے بعد طیارہ و نگلن ایئر پورٹ پر ہی جا کر رکے گا۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

بات یہ ہے عمران صاحب۔ کچھ سٹاپ رامانو پر بھی مجھے شک ہوا تھا کہ کچھ لوگ ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس کوئی جدید کیرہ نا مشین تھی جس کے لیز کارٹنگ گہرا جیلا تھا۔

کیپشن ٹھیک نے کہا۔

"اوہ، یہ بیلو ایکس ہے ماس کی مدد سے دور سے صرف نگرانی

کی جا سکتی ہے بلکہ مخصوص ایمیاں ہونے والی لٹکھوں بھی بیپ کی جا

سکتی ہے۔..... عمران نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

جو بھی ہے بہر حال ہماں تکار کی میں بھی میں نے اسے بی ایک

گروپ کو دیکھا تو میں جو نکل پڑا۔ پھر میں اس گروپ کے ایک آدمی

کے قریب سے گزرتے ہوئے اسے ایکریہ میں لمحے میں سیکھت کا لفڑا

کہتے ہوئے ایک سائینیٹ پرست ہوئے واش رو مزکی طرف بڑھا چلا گیا۔

میری توقع کے میں مطابق وہ آدمی سمجھے یعنی اس لیسے میں آیا تو

میں نے اچانک اسے گردن سے پکڑ کر ایک واش رو میں دیوار کے

ساتھ نکا کر انگوٹھا اس کی شرگ پر رکھ کر اس انداز میں دبایا کہ وہ

لاشوروی طور پر سب کچھ بتانے کے لئے جید ہو گیا۔ مختصر طور پر اس

نے بتایا کہ ریلے ۶۰ بھنسی کے اپریلیں ہی فیکٹ کو ارز کے انچارج مرنی کے

حکم پر وہ ان تمام سناپس پر جہاں ہماں یہ پرواہ رکھتی ہے وہاں چینک

کر رہے ہیں اور انہیں حکم ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہماں

سے باہر جانے لگیں تو ان کی مکمل نگرانی کی جائے۔ بھر اس آدمی کے

مطابق خوری ایک اور حکم آگئی کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی راستے

کے سناپس سے باہر جائیں تو ان پر اچانک اور چاروں طرف سے فائر

کھول کر انہیں ہلاک کر دیا جائے ورنہ یہ کام و نگلن ایئر پورٹ کے

باہر ریلے ۶۰ بھنسی کا لٹکھ سیکشن کرے گا جس کا انچارج جیکب ہے۔

ایکرہ میں سیک اپ میں اور ایکرہ میں کافذات پر سفر کر رہے
ہیں۔..... عمران نے کہا۔
“اب آپ نے کیا سوچا ہے۔..... کیپشن ٹھلیل نے کہا۔
تم بتاؤ ہمیں کیا کرتا ہو گا۔ یہ لوگ واقعی اس قدر تیر قفاری
سے کام کرتے ہیں کہ یہ ہمیں ایک قدم بھی الحاضر نہ دیں گے۔
عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم گورگان ایئر پورٹ پر
ڈریپ ہو جائیں اور دہان موجود نگرانی کرنے والے گروپ کو کوڑ
کر کے ان سے تمام معلومات حاصل کریں اور پھر میک اپ اور بس
جہدیل کر کے دوسرے کافذات پر ایکرہ کیا ہیں داخل ہوں اور دہان
دانٹ کے بعد سب سے بڑے رینڈ ہمیشی کے اس آپریٹھل ہمیشہ کو اڑ کو
زیں کر کے اسے جباہ کریں۔ اس کے بعد رینڈ ہمیشی کے جیف کا اور
آخر میں جیف سیکڑی کا غائب کر دیں۔ اس کے بعد ہو بھی مشن ہو
وہ کمل کیا جائے۔ کیپشن ٹھلیل نے کہا۔

ہمیں، اس طرح کام بے حد طویل ہو جائے گا اور ان لوگوں کو
سبھل جانے کا موقع مل جائے گا۔ اب ہمیں تغیر ایکشن پالسی پر
کام کرنا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

وہ کیسے عمران صاحب۔..... کیپشن ٹھلیل نے کہا۔

گورگان میں لا محال ہیو ایکس لے گروپ موجود ہو گا اس لئے
دہان کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ تم ہمیں اپنے ساتھیوں کو

ابھی میں اس سے پوچھے ہی رہا تھا کہ فلاںٹ کی روائی کے اخلاقیات
شروع ہو گئے اور میں نے اس کی شرڈگ کپل کر اسے ہلاک کر دیا
اور اس کی لاش کو ایک کونے میں اس انداز میں ڈال دیا کہ فوری
نظر د آتے۔ جس کے بعد میں خاموشی سے پھٹا ہوا آپ کے پاس جمع
گیا۔ کیپشن ٹھلیل نے جواب دیا۔

اوہ، اب اس آدمی کی لاش انہیں مل جائے گی اور اس کی اطلاع
بھی انہیں دے دی جائے گی۔ مگر تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا
ہے کیپشن ٹھلیل۔ میں ایسی ہی کارکردگی پڑھتا ہوں۔ اس کا مطلب
ہے کہ ہمارے خلاف رینڈ ہمیشی اور اس کا کلنج سیکشن مرکت میں
آگیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ دونوں کس قدر تیز اور پاہ مسائل
ہیں۔ کلنج سیکشن مسلسل اور ہے درپے جملے کرتا ہے اور اس وقت
تک اس کے تملے چاری رہتے ہیں جب تک نارگ ٹھم د ہو
جائے۔..... عمران نے ٹھوٹیں بھرے لے گئے ہیں کہا۔

کیا ہمارا مشن ایسا ہے کہ ایکرہ کیا کر رینڈ ہمیشی اس طرح کھل
کر ہمارے سامنے آگئی ہے۔..... کیپشن ٹھلیل نے کہا۔

ویسے مشن تو ایسا نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ لارڈ مارٹن
کی وفات کے بعد ایکرہ کیا کا جو جیف سیکڑی بنا ہے اس نے انتقامی
کارروائی کے تحت آرڈر کئے ہوں گے اور تم نے ہو کچھ معلوم کیا ہے
اس کے مطابق ہماری روائی کی اطلاع پا کیشا سے ہی دی گئی ہو گی
اور ہمارے کافذات کی نقول بھی ہر جگہ بچانی گئی ہوں گی ورنہ ہم تو

پیغاف کر دو مدد نگن ایمروٹ بے حد و سین و مرش ہے۔ وہاں بے شمار اندر نیشنل پرولائیس آئی اور جاتی رہتی ہیں اور وہاں بے شمار ایسے غصی راستے ہیں جن سے آسانی سے گورا جاسکتا ہے اور ایمروٹ سے پہاڑ موجودہ کلک سیکشن کے لوگوں کو علم بخشد ہو سکے بگرد نگن میں ایک بھائی ہمارت ہمارت ہمارت نے چیف نے چین رو کر ادی ہے۔ وہاں اسکے بھی ہو گئے بہاس اور کاریں بھی۔ وہاں نیچی کر دیا میک اپ ۶۷۶۷ نے بہاس ہٹھے جائیں گے اور پھر وہ گروپ بن کر ایک گروپ ریڈ ۶۷۶۷ بھی کے ایک پیشہ کو اڑپر گرد کرے گا اور دوسرا کلک سیکشن کے ایک کو اڑپر۔ تاکہ ہمارے خلاف فوری کارروائی کو روکا جائے۔..... عمران نے کہا۔

”نمیک ہے عمران صاحب۔ اپ کی تجویز زیادہ بہتر ہے۔ میں صدر کو بتائیں ہوں۔“ کیپن ٹکلیں نے کہا اور سیست سے اٹکر دہ عقی سیست پر بیٹھے ہوئے تیر کے پاس گیا۔

”تم اور عمران صاحب کے ساتھ بیٹھے جاؤ۔ میں نے صدر سے چند باتیں کرنی ہیں۔“ کیپن ٹکلیں نے کہا۔

”مرمان کے ساتھ بیٹھئے کی بجائے عقب میں ایک سیست خالی ہے میں وہاں بیٹھ جائیں ہوں۔“ قنور نے کہا اور اٹکر عقب کی طرف پڑھا چلا گیا۔

چیف خاصی تیور فتاویٰ سے دران اور بھرپوری ملکتے میں ایک بھائی سرک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑی پلی جا رہی تھی۔ دراجونگ سیست پر رینے لیا ہر شری کا سکورٹی افسر سویل تھا جبکہ سائینی سیست پر ڈاکٹر شاہد اودھی پڑھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر شاہد اودھی کو سکورٹی چیف گرام کے حکم پر جہہ خانے میں رکھا گیا تھا جہاں ڈاکٹر شاہد اودھی ہر لمحے اندھ تھاں سے اپنی سلامتی کی دعائیں مانگتا رہتا تھا۔ پھر تھی بیان دہ روز بعد سویل اس تہر خانے میں آیا۔ اس نے ڈاکٹر شاہد اودھی کو بتایا کہ اس نے چیف سکورٹی افسر گرام سے اس کے لئے معافی نامہ حاصل کر لیا ہے۔ اس نے اب اسے گولی نہیں ماری جائے گی بلکہ اسے لیا ہری سے باہر کا مانو شہر بھجوادیا جائے گا جہاں سے ۱۰ جس چکر چاہے آزادی سے جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر شاہد اودھی اس اعلان پر بے حد خوش ہوا اور پھر سویل نے اسے کہا کہ ۱۰ اپنا ضروری سامان

امحالے اور اس کے ساتھ کامباؤنچنے کے لئے میار ہو جاتے۔ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے ایک بیگ میں اپنا ضروری سامان پیک کیا اور پھر سموئیل کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر لیبارٹری سے باہر آگیا۔ لیبارٹری کی فائل چیک پوسٹ پر بھی سموئیل نے یہ بات درج کرنی کہ چیپ سکورنی آفیر کے حکم پر ڈاکٹر شاہد لوڈھی کو لیبارٹری سے لکالا جا رہا ہے اور وہ اسے کامباؤنڈر اپ کر کے واپس آجائے گا۔

جبکہ ڈاکٹر شاہد لوڈھی سے بھی دستخط کرنے لگے اور پھر وہ جیپ میں سوار ہو کر لیبارٹری سے باہر آگئے اور اپنے جیپ تیز رفتاری سے پھلانی راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی پہلی جاہری تھی۔

”یہ راستہ کہاں جاتا ہے۔“ میں تو جیل کبھی اس راستے سے کامباؤنڈ نہیں گی۔“ خاموش ہیٹھے ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے حریت بھرے لئے میں کہا۔

”کامباؤنڈ کا شارٹ کہ ہے۔“ سموئیل نے بوابہ دیا اور ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے ایجاد میں سرطاڈ دیا۔ جیپ سلسل آگے بڑھی پہلی جاہری تھی اور ڈاکٹر شاہد لوڈھی کے انداز کے مطابق وہ لیبارٹری سے کافی فاصلے پر آگئے تھے کہ اچانک سموئیل نے جیپ کی رفتار آہستہ کرنا شروع کر دی اور پھر ایک بڑی سی فار کے دہانے پر اس نے جیپ روک دی۔

”کیا ہوا۔“ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے حریت بھری نظر وہ سے سموئیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”آدمیرے ساتھ۔ ایک ضروری بات کرنی ہے۔“ سموئیل نے بیچھے اترتے ہوئے کہا۔
”کہاں کرنی ہے۔“ تھیں کر لو بات۔ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے کہا۔
”بیچھے آؤ۔“ سموئیل نے یکٹھ اہتمانی سخت بیچھے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں سائیلنسری ہی پسل نظر آنے لگ گیا تو ڈاکٹر شاہد لوڈھی کا ہمدرد ایک پار پھر دھوان دھوان سا ہو گیا۔ وہ ایک لمحے میں کچھ گیا تھا کہ اس قاریں اسے گولی مار کر پھینک دیا جاتے گا اور پھر اس کی لاش بھی ہانور کھا جائیں گے اور یہ سموئیل واپس جا کر رپورٹ کر دے گا کہ وہ اسے کامباؤنڈ پھوڑ کر واپس آگئی ہے۔

”مم، مم۔“ بیچھے مت مارو۔ تھیں جہاں سے پہنچن کا واسطہ ہے۔“ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے اس کے سامنے ہاتھ ہٹوٹے ہوئے اہتمانی عاہر ہڈنے لئے میں کہا۔

”اگر تم نے میری بات دنائی تو صرف ایک گولی جہاڑی کھو پڑی تو زدے گی۔ اگر میری بات مان لو گے تو تمہاری یہان بیچھے جائے گی۔ آڈ اندر۔“ سموئیل نے سرد بیچھے میں ہکا تو ڈاکٹر شاہد لوڈھی لڑکھواتے ہوئے قدموں سے چلتا ہوا ٹار کے اندر واخن ہو گیا۔ ٹار کافی کشادہ تھا۔ لیکن واپس ہانور وہیں کے ڈھانچے موجود تھے اور واپس تیز بڑھی تھی۔

- ستوناً اکثر۔ مجھے چیف گرائم نے حکم دیا ہے کہ جسیں ہبھاں لا کر گولی مار دی جائے اور واپس چاکر پورت کر دی جائے کہ تمہیں کامباٹو چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ اگر کم کو حکومت پا کیشیا ہمارے بارے میں پوچھے تو اسے بتایا جاسکے کہ جسیں رینڈر ٹرینر سیارہ سیال کر کامباٹو ہبھاں دیا گیا تھا۔ اس کے بعد تم کہاں جاتے ہو اور کہاں جسیں۔ اس کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوتی اور میں ایسا ہی کرتا چاہتا ہوں لیکن۔۔۔ سوئیل بات کرتے رک گیا۔

”م۔۔۔ م۔۔۔ مجھے مت مارو۔۔۔ تم ہو کہو گئے میں کرنے کو چیز ہوں۔۔۔ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے خوف سے کہتے ہوئے مجھے میں کہا۔

”میں ایسا کر بھی دیتا تم سے کوئی بات کے بغیر۔۔۔ لیکن میں نے چہاری چینک بک دیکھی ہے۔۔۔ تم نے کامباٹو کے سی چینک میں اکاؤنٹ رکھا ہوا ہے۔۔۔ چہاری کمٹی رقم اس وقت ہیک میں موجود ہے۔۔۔ سوئیل نے کہا۔

”م۔۔۔ م۔۔۔ م۔۔۔ آدمی چخواہ پا کیشیا میں اہٹے گر بھاگتا ہوں اور آدمی ہبھاں ہیک میں رکھوا دیتا ہوں تاکہ جب میں پانچ چھ سالوں بعد ہبھاں سے واپس پا کیشیا جاؤں تو میں سے پاس خاصی رقم ہو اور ایسا دو سالوں سے ہو رہا ہے۔۔۔ سراخیا ہے کہ ہیک میں پچاس سالاں لا کر ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے کہا۔

”میرا بھی سیئی انداز تھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ہبھاں

سائنسدانوں کو ایسا ہی بھاری چخواہیں دی جاتی ہیں جبکہ تمام باقی افراد جاتیں سیارہ سیارہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔۔۔ بہر حال اب میری بات سنو۔۔۔ تم میرے ساتھ بیکٹ چل۔۔۔ تم نے ہبھاں اپنا اکاؤنٹ ٹکوڑ کرنا ہے اور تم نے اپنی تمام رقم بیکٹ میں میرے اکاؤنٹ میں جمع کر انی ہے۔۔۔ اگر کوئی پوچھے تو تم نے ہمیں کہتا ہے کہ تم میرے ذمیجے ہے۔۔۔ رقم اپنے عنین کو دنگلن بھجو رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ہبھاں کسی سے کوئی خلاط بات کی یا کوئی فقط اٹھادہ کی تو پھر بھی تم مرنے سے نہ نہیں سکتے کیونکہ ہبھاں وہی ہوتا ہے جو سیارہ سیارہ کیوں نہیں کہتا۔۔۔ اس رقم کے بعد ہبھاری جان نیچ جاتے گی اور میں جسیں اس فریائل پر ڈر اپ کر دوں گا۔۔۔ تم خاموشی سے ٹلے جانا۔۔۔ میں واپس جا کر چیف کو پرپورٹ دے دوں گا کہ جس نے تمہیں ہبھاری کے غار میں پھینک دیا ہے۔۔۔ ہبھاں کیا کہتا ہو۔۔۔ سوئیل نے کہا۔

”م۔۔۔ مجھے منظور ہے۔۔۔ ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے فوراً کہا۔

”ٹھیک ہے آؤ چلو۔۔۔ سوئیل نے پسل واپس جیب میں ڈالنے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں جیپ میں ہوار ہو گئے اور سوئیل نے جیپ آگے بڑھا دی۔۔۔

”دولت لیٹنے کے بعد تو تم مجھے نہیں مارو گے۔۔۔ ہمد ٹھوں بعد ڈاکٹر شاہد لوڈھی نے بچکا۔۔۔ انداز میں کہا تو سوئیل نے اختیار نہیں چلا۔۔۔

عیا۔ گواں کے پاس کافذات موجود تھے یعنی پاکیشیا جانے کے لئے
بخاری رقم کی بھی طورت بھی اور ساختہ بھی وہ غیرہ کا بندوست
بھی کرنا تھا۔ اس نے اس نے دلکش میں اپنے ایک درست ڈاکٹر
آف کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ طب کا ذکر تھا اور طوبیں
عرسے سے بھاں رہتا تھا۔ اس کی رہائش ایک فلیٹ میں تھی جہاں
وہ اکیلا رہتا تھا۔ اس نے خادی دی تھی۔ گواکٹر آمُف کو سپیال
کی طرف سے بھی رہائش گاہ مل سکتی تھی یعنی ڈاکٹر آمُف ایک بھایا کی
رُنگینیوں کو پوری طرح اجوانے کرنے کے لئے ملیجھہ فلیٹ میں رہتا
تھا۔ ڈاکٹر شاہدِ لودھی کے پاس اس کا قونٹ نہ موجود تھا۔ اس نے
اس نے ایک بیک فون بوتھ سے اسے فون کیا تو وہ اپنے فلیٹ میں
بھی موجود تھا پھر بھی میں پہنچ کر ڈاکٹر شاہدِ لودھی فلیٹ پر پہنچ
گیا۔

s4sheikh@gmail.com

۱۰۔ طرح اپنانک بخاری آمدہ میں حی ان رہ گیا ہوں۔ تم تو
کامباؤن میں نہیں تھے۔ سلام دعا اور رکی فقروں کے بعد ڈاکٹر
آمُف نے کہا۔

ہاں۔ یہیں سے آرہا ہوں اور سمجھو کر مجھ پر انک تھاںی کا خصوصی
کرم ہو گیا کہ جان نئی گئی ہے۔ ڈاکٹر شاہدِ لودھی نے کہا۔
”جان نئی گئی ہے۔ کیوں کیا ہوا۔ ڈاکٹر آمُف نے حیرت
پھرے لئے میں کہا تو ڈاکٹر شاہدِ لودھی نے شروع سے آخر گک تمام
تفصیل بتا دی۔

ویسے تھارے ڈس میں جو خیال آیا ہے وہ عام حالات میں
درست ہے۔ میں جھیں وہاں بھی بلاک کر سکتا ہوں اور بھاں اس
غار میں بھی تم سے جراہیک پر دھکڑ کر اک جھیں گولی مار سکتا ہوں
یعنی میں ایسا نہیں کروں گا۔ کیونکہ ایک حالاتے تم نے اپنی تمام
تعجب پوچھی تھے دے دی ہے اور میں اس دران علاقتے کی طلاق میں
محروم کرنا راک چلا جاؤں گا اور بھاں اس رقم سے کوئی متعلق کار و بار
کروں گا۔ اس نے تھے میں کی کافی پرواہ نہ ہو گی کہ تم کامباؤن سے
وہ لکھن پہنچ کر میرے خلاف کیا کرتے ہو، کیا نہیں۔ سو میں نے
کہا۔

”میں کچھ نہیں کروں گا۔ خاموش رہوں گا۔ یہ میرا وعدہ۔ ۱۱۔ ڈاکٹر
شاہدِ لودھی نے کامباؤن نے لے لیے میں کہا اور سو میں نے اہلات میں
سر بلا دیا اور پھر تھوڑی در بعد وہ کامباؤن میں داخل ہو گئے۔ یہ راست
واقعی شہارت کرت تھا۔ کامباؤن کے سی بیک کے باہر جیپ روک کر
وہ دونوں نیچے اترے اور پھر تکریباً اصفِ حسنے بعد جب وہ دونوں
بیک سے باہر آئے تو الٹے لامک ڈاڑھ کا مالک سو میں بن چکا تھا
جبکہ ڈاکٹر شاہدِ لودھی نے ایک ہزار ڈالر اپنے لئے لکھوئے تھے جس
کی اجازت سو میں نے اسے دے دی تھی تاکہ وہ کامباؤن سے وہ لکھن
پہنچ سکے۔ سو میں واقعی اپنی بات کا سچا لٹکا۔ اس نے ڈاکٹر شاہدِ لودھی
کو میں روپیٹ پر اتار دیا اور پھر تکریباً نیس گھنٹوں کے طویل سفر کے
بعد اور دو بچہوں پر بسیں بدنسے کے بعد ڈاکٹر شاہدِ لودھی وہ لکھن پہنچ

تھیرے روز ڈاکٹر شاہد لودھی ڈاکٹر آصف کے ساتھ کار میں یتھا
ولگن ایئر پورٹ کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک ڈاکٹر آصف نے کار
ایک ساعتی روپر ڈر موڑ دی۔

۔ کیا ہوا۔ ۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے ہونک کر پوچھا۔

۔ چہاری فلاں کو ابھی تین گھنٹے درہ ہے۔ ۔ سیرا بھاں ایک
دوست رہتا ہے کلارک۔ اس سے مل لوں۔ ایک ضروری کام ہے۔ ۔
ڈاکٹر آصف نے کہا تو ڈاکٹر شاہد لودھی نے اثبات میں سرہا دیا۔
تمہاری در بعده کار ایک بھائی کا بھائی میں داخل ہوئی اور پھر ایک
چھوٹی سی کوشی کے گیٹ پر رک گئی۔ ڈاکٹر آصف نے مجھے اُز کر
ستون پر موجود کال بیل کا بھٹن پریس کر دیا۔ سجدہ لمحوں بعد ایک آدمی
جس نے دربان کی مخصوص یوں تیار ہمہنگی ہوئی تھی باہر آگیا۔
۔ کلارک موجود ہے۔ ۔ سیرا نام ڈاکٹر آصف ہے۔ اور یہ سیرے
ساتھ ڈاکٹر شاہد لودھی ہیں۔ ۔ ڈاکٹر آصف نے کہا۔

۔ جی پاس۔ میں بھائیک کھوئا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں۔ ۔
دربان نے کہا اور پھر واپس جلا گیا۔ سجدہ لمحوں بعد بڑا بھائیک کھل گیا
اور ڈاکٹر آصف کار اندر لے گیا۔ گیراج میں ایک سفید رنگ کی
بجدید ماڈل کی کار موجود تھی۔

۔ یہ تھارا دوست کیا کرتا ہے۔ ۔ کار گیراج میں سکتے ہی
ڈاکٹر شاہد لودھی نے مجھے اترتے ہوئے ڈاکٹر آصف سے پوچھا۔
۔ کسی بنس سے ایجھے ہے۔ زیادہ پرانا دوست نہیں ہے۔ ایک

۔ اود، پھر تو واقعی تم پر مخصوصی کرم ہوا ہے۔ ۔ جہیں یہ کیا سوچی
کہ تم نے اس انداز میں مانیکوں قلم روں پا کیشیا ہمچانے کا سوچا۔
جہیں معلوم نہیں ہے کہ ایکریکیا میں خفیہ کیمرے اور یہ پریکارڈ
کیاں کام کام نہیں کر رہے ہوتے۔ ایکریکیا میں جو امن و امان
جہیں لظر آ رہے۔ ان کیروں کی وجہ سے ہی ہے۔ ۔ سو سیل نے واقعی
شرافت سے کام لیا ہے ورنہ جہیں لاڑا بلک کر دیا جاتا۔ ۔ ۔ ڈاکٹر
آصف نے کہا۔

۔ ہاں، مجھے ہمیں اب اپنی حرکت کا احساس ہو رہا ہے۔ ۔ اس حب
الوطنی کے چکر میں یہ سب کچھ کر رہنا۔ مجھے یہ کہ سب کچھ لڑا ہمیں
یتھا ہوں اور اس وقت خالی ہاتھ تھارے پاس آیا ہوں۔ ۔ تم مجھے
پا کیشیا ہمچنے تک کا کرایہ وغیرہ اور حار وے دو اور وینہ وغیرہ ہمیں لگو
دے۔ ۔ میں پا کیشیا ہمچنے کر جہیں تھاری ساری رقم واپس بھجوادوں گا۔ ۔
ڈاکٹر شاہد لودھی نے مشت بھرے مجھے میں کہا تو ڈاکٹر آصف بے
انخیار ہس پڑا۔

۔ ۱۰ جنوری آدمی۔ اس انداز میں بات کیوں کر رہے ہو۔ ۔ میں تھارا
بچپن کا دوست ہوں۔ ۔ تم غرمت کر دو۔ چہاری پوری پوری حد
ہو گی۔ ۔ مجھے اپنا پاسپورٹ دو۔ ۔ سیرا ایک دوست ہے ٹریول لیجٹ۔
میں اسے پاسپورٹ دے کر تھارا دیا۔ لگوادوں گا بلکہ نیکت بھی او کے
کرا دوں گا۔ ۔ ڈاکٹر آصف نے کہا تو ڈاکٹر شاہد لودھی نے اس کا
شکریہ ادا کیا اور پھر ویزا لگنے اور نیکت او کے ہونے میں دو روز لگ گئے

مریش کے سلے میں اسپیال آیا تھا۔ وہاں بات چیت ہوئی۔ خاص
باہر آؤ ہے۔ ڈاکٹر آصف نے کہا اور ڈاکٹر شاہد نو دھی سے
اشبات میں سر بلادیا۔ اس دوران پھانک بند کر کے طازم آگا اور اس
نے انہیں درائینگ روم میں بخایا اور واپس چلا گیا۔ بعد توں ان
ایک لبے قدر اور درستی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جو
تراش کا سوتھہ بتا ہوا تھا۔

یہ میرے دوست ہیں کلارک۔ اور یہ بھی میرے دوست ہیں
ڈاکٹر شاہد نو دھی۔ ڈاکٹر آصف نے ان دونوں کا ایک دوسرے
سے تعارف کرتے ہوئے کہا تو کلارک نے انھیں پوچھا۔
آپ سانسداں ہیں۔ میں انکل پیٹھیٹ۔ کلارک نے کہا
تو ڈاکٹر شاہد نو دھی بھی نے انھیں پوچھا۔ اس کے پھرے:
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

آپ مجھے جلتے ہیں۔ کے۔ ڈاکٹر شاہد نو دھی نے حیرت
بھرے لجھے میں کہا۔ ڈاکٹر آصف کے پھرے پر بھی حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

آپ کامبانو کی ریڈ زیرولیبارٹری میں تھے۔ میں تھیک کہ
ہوں نا۔ کلارک نے کہا۔

پاں۔ لیکن آپ کون ہیں اور مجھے کیسے جلتے ہیں۔ آپ سے
پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر شاہد نو دھی کے لجھے میں
حیرت کا عنصر پوری طرح قابض تھا۔

”کیا تم اسے بھلے سے جانتے ہو۔“ ڈاکٹر آصف نے بھی حیرت
بھرے لجھے میں پوچھا۔ اسی لمحے طازم اندر داخل ہوا۔ اس نے نئے
الحاکمی تھی جس میں تین مشروب کے گلاس تھے۔ اس نے ایک
ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔
”نہیں۔ پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے۔“ کلارک نے

سکراتے ہوئے جواب دیا۔
”پھر آپ کو کیسے یہ سب معلوم ہو گی۔“ ڈاکٹر آصف نے

کہا۔
”میں نے ریڈ زیرولیبارٹری سے آپ کے بارے میں معلومات
حاصل کی تھیں۔ لیکن انہوں نے بتایا کہ آپ کو سکریٹ آوت کرنے
کی پادری میں نوکری سے نکال دیا گیا ہے اور آپ کو سکریٹ کا آدمی
کامبانو چھوڑ آیا ہے۔“ کلارک نے کہا۔

”آپ پلیز مجھے بتائیں کہ یہ سب کیا ہے۔“ ڈاکٹر شاہد نو دھی
نے پڑے مت بھرے لجھے میں کہا تو کلارک نے انھیں پس پڑا۔
”ابھی معلوم ہو چاہے گا۔ میں ایک فون کروں۔“ کلارک
نے کہا اور سامنے ہی میں رہوں گا۔ میں اسے معلوم کر دیں۔“
”کلارک بول رہا ہوں۔ پرانے سے بات کرو۔“ کلارک نے
کہا۔

”اوہ۔ اچھا۔ جب وہ واپس آئیں تو انہیں کہنا ہے کہ مجھے فون کر
کہا۔“

لیں۔ انہوں نے جس ڈاکٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرے کیا تھا وہ اس وقت میرے پاس موجود ہیں۔ کلارک نے کہا۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے حیرت بھری نظروں سے ڈاکٹر آصف کی طرف دیکھا۔

آپ نے جب ابو علی کا شہوت دیتے ہوئے ایک ساتھی پر اسے ایم ایم کی پاکیشیا سے چوری اور پھر اس کے ریٹریٹ لیبارٹی مہنگائے جانے اور پھر اس کے موجہ ڈاکٹر شجاعت علی کے انواز کے جانے کا خدشہ ایک مائیکرو فلم روول کے ذریعے قابلہ کیا تھا۔ آپ سے فلم روول سہاں ایک پاکیشیانی عبد الصمد کے حوالے کیا تھا تاکہ اسے پاکیشیا کے اعلیٰ حکام تک ہے بخدا دیں۔ کیا میں درست کہ ہوں۔ کلارک نے کہا۔

ہاں۔ مگر ڈاکٹر شاہد لودھی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یہیں آپ تو ایکری میں ہیں۔ ڈاکٹر شاہد لودھی نے مزید حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میرے والدین ہر بڑے طفیل عرصے تک پاکیشیا میں رہے ہیں۔ میں بھی وہیں پیدا ہوا تھا۔ میرے والدین وفات پاگئے ہیں۔ اس وقت میری ہر صرف بیس سال تھی۔ پھر میں ایک بیمار شفت ہو گیا لیکن پاکیشیا سے محبت میرے خون میں رج بس چکی ہے۔ میں بلاہر تو ایکری ہوں لیکن اندر سے پاکیشیانی ہوں۔ کلارک نے کہا تو ڈاکٹر شاہد لودھی کے پھرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے ہلے

"آپ نے بھلے تو کبھی یہ بات نہیں بتائی۔" ڈاکٹر امداد نے کہا۔

"بھلے کبھی اس کی حضورت نہیں پڑی۔ وہیے بھی یہ ساری باتیں اس نے آپ کے سامنے دوہرا دی ہیں کہ آپ محب وطن ہیں ورنہ یہ ناپ سیکرت ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ اسے سیکرت ہی رکھے گے۔" کلارک نے کہا اور ان دونوں نے انجابت میں سر بلادیتے۔

"میں تو والپیں پا کیشیا جا رہا ہوں۔ تم ایسے بورت جا رہے تھے کہ ڈاکٹر امداد نے کہا اور مودودی۔" ڈاکٹر شاہد لودھی نے کہا۔

"مجھے آپ سے کراس وڈ کلب کے بارے میں بات کرنی تھی۔" ڈاکٹر امداد نے کہا۔

"آپ کا وہ کام اسی روڑ ہو گیا تھا۔ میں نے آپ کو فون کیا تھا یہیں آپ ہسپتال میں تھے اور ن قیمت پر۔" کلارک نے کہا۔ "اوہ اچھا۔ بے حد بُلکر یہ۔" ڈاکٹر امداد نے سرت بھرے مجھے میں کہا۔

"ڈاکٹر شاہد لودھی ساحب۔ آپ ابھی نہیں جائیں گے جب تک پرانس سے آپ کی ملاقات نہ ہو جائے۔ تھک وغیرہ کی فکر مت کریں۔ آپ کو ہمارا سے چارڑا ٹیکارے کے ذریعے بھی پا کیشیا بھجوایا جاسکتا ہے۔" کلارک نے کہا۔

"لیکن جو میں نے بتایا ہے وہ آپ انہیں بتا دیں کہ پر زہ ایم ایم

لیبارٹری میں موجود ہے۔ لیکن جب میں وہاں سے آیا تھا تو ڈاکٹر شاہد علی وہاں نہیں بیٹھے تھے۔" ڈاکٹر شاہد لودھی نے کہا۔

"وہ سکتا ہے کہ آپ سے ریزرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کریں کیونکہ پر زہ والیں حاصل کرنے کے لئے انہیں بہر حال وہاں کام کرنا ہو گا۔" اس نے آپ ابھی بھیں رہیں گے۔ ڈاکٹر شاہد ہے فکر ہو کر انہیں میرے پاس چھوڑ جائیں۔ میں انہیں خود بھیت وغیرہ بناؤ کر پا کیشیا بھجوادوں گا۔" کلارک نے کہا۔

"مجھک ہے۔ مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے۔" ڈاکٹر لودھی تم بھی

بے فکر ہو۔ کلارک صاحب ہے مدد پا اعتماد آؤ گی ہیں۔" ڈاکٹر امداد نے بھلے کلارک اور پھر ڈاکٹر شاہد لودھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ "لیکن میرے پاس تور قلم نہیں ہے۔ پھر۔" ڈاکٹر شاہد لودھی نے قرےے شرمده سے لٹھے میں کہا۔

"آپ بے فکر ہیں۔ آپ محب وطن آؤ گی ہیں۔ آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی۔" کلارک نے کہا تو ڈاکٹر شاہد لودھی نے اس انداز میں سر بلادیا یہی سبیے اب بجھوڑی ہو۔ پھر ڈاکٹر امداد، ڈاکٹر شاہد لودھی کو وہیں کلارک کے پاس چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

"میں آپ کو کہہ دکھاتا ہوں۔ آپ آرام کریں۔ پرانس جب واپس آئیں گے تو میں ان سے آپ کی بات کر ادوس گا۔" کلارک نے کہا اور ڈاکٹر شاہد لودھی سر بلادیا ہوا انتہ کھرا ہوا۔

"لیکن جو میں نے بتایا ہے وہ آپ انہیں بتا دیں کہ پر زہ ایم ایم

میں ایک سپیشل سیکٹ کلارک سے بات چیت کی۔ کلارک کے ذریعے ہی اسے ریڈ ہجنسی کے کلگ سیکشن کے پارے میں جی معلومات مل گئی تھیں۔ کلگ سیکشن کا ہمیں کو اور نو لٹکن کے بعد نام طلاقے ہائیکورٹ ایریا میں واقع ایک کلب جس کا نام بارسن گلب تھا کے پیچے تھے خانوں میں بنایا گیا تھا۔ جبکہ ریڈ ہجنسی کے آپریشن ہیڈ کوارٹر کے پارے میں عمران دیسے ہی جانتا تھا کہ یہ ہمیں کو اور نو لٹکن کے معاون تھا۔ کاروں میں ایک وسیع عمارت میں بنایا گوا تھا۔ بظاہر ایک نو فیکٹری تھی۔ کاروں کے لئے خصوص پرنسے تھا۔ بظاہر ایک فیکٹری تھی۔ کاروں کے لئے خصوص پرنسے والی فیکٹری۔ یہاں پہنچنے والی فیکٹری محض دکھاوا تھی۔ فیکٹری کے پیچے ہب خانوں کا بیال پھاہو اور تھا جس میں اجتماعی قیمتی مشینی نصب تھی اور بے شمار لوگ وہاں کام کرتے تھے۔ اس آپریشن ہیڈ کوارٹر کا اچارچ سرفی تھا۔ ریڈ ہجنسی کے تمام گروپس کو ہمیں سے کنٹرول کیا جاتا تھا۔ ریڈ ہجنسی کے چیف سراجی کا ہمیں کو اور ٹریڈر تھا۔ وہ صرف پوری ٹیس وصول کرے اور احکامات دیتا تھا۔ پاتی تمام کام آپریشن ہیڈ کوارٹر کے ذریعے ہی کیا جاتا تھا۔ پوری دنیا کی ہجنسیوں سے متعلق ہر لمحت اس پارے میں صرف اچی طرح جانتا تھا بلکہ اسے اس عمارت کا بھی علم تھا۔ عمران کو بھی طویل عرصے سے اس کا علم تھا لیکن چونکہ کبھی ریڈ ہجنسی نے ان کے خلاف اس انداز میں کلگ سیکشن کو حرکت نہ دی تھی۔ اس نے انہیں بھی جھٹے کبھی اس ہیڈ کوارٹر پر حملے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ ایکریسا کے سابق چیف

کار خاصی تحریر فتاری سے، لٹکن کی انتہائی معروف سرک پر دوستی ہوئی آگے بڑھی پہی جا رہی تھی۔ درائیور لٹک سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائینے سیٹ پر صاحب اور عقیقی سیٹ پر صدر ہیٹھا ہوا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سیٹ و لٹکن ایرپورٹ کے ایک فلمی راستے سے بخلافت باہر آگیا تھا اور پھر وہ میٹھدہ میٹھدہ بوسوں کے ذریعے سفر کرتے ہوئے اس کا لوئی تک پہنچنے لگے جہاں ان کے لئے رہائشی کوٹھی کا بیٹے سے بندوبست کیا گیا تھا۔ عمران کے پاس ایک ماسک میک اپ باکس موجود تھا۔ اس نے کوٹھی میں پہنچ کر اس نے سب سے بیٹے اپنا اور پھر پس ساتھیوں کا میک اپ تجدیل کیا اور پھر صدر اور گیپن ٹھیکل کو کارڈے کر کر مارکیٹ پہنچا دیا کہ وہ مارکیٹ سے ضروری اسلحہ اور دیگر ضروری سامان خرید کر لے آئیں جبکہ عمران نے خود و لٹکن

اس کے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ عمران کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اپر پیش ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے زمین سے لے کر آسمان تک نجات کی کیا انتظامات کرنے گے ہوں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیلاب کے ذریعے بھی اس کی ہیئت اور حفاظت کی جاگری ہو اور شاید ہیڈ وجد تھی کہ آج تک کسی بڑی سے بڑی خلیفہ نے اپر پیش ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا تو ایک طرف اس پارے میں سوچتا بھی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا تو ایک طرف اس پارے میں سوچتا بھی اسے معلوم تھا کہ اس عمارت میں جانے والی گلوکاری میں بھی لا رہا تھا اس کی حفاظتی اقدامات کرنے گے ہوں گے لیکن یہ حفاظتی انتظامات ضروری حفاظتی اقدامات کرنے گے ہوں گے کیونکہ گلوکاری میں اصل عمارت سے پہر ہال کم درجے کے ہوں گے کیونکہ گلوکاری کی حفاظت کا مطلب صرف کسی کے اس لائن کے ذریعے عمارت میں داخل کو روکنا ہوتا ہے۔ اس نے بھیان مخصوص الارام اور سم داٹ کے نامے جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ایسی ریز سیست کی جاتی ہیں کہ بغیر ایجادت کوئی بھی گلوکاری میں داخل ہو تو اسے ریز کی مدد سے فوری ہلاک کر دیا جائے اور اس سے زیادہ مزید کچھ شہ ہو سکتا تھا۔ پھر انھوں نے گلوکاری کے ذریعے یعنی تہہ خانوں میں داخل ہونے کا پلان بنایا تھا اور اس پلان کو سامنے رکھتے ہوئے اس نے صدر کے ذریعے مارکیٹ سے سپر زرد مشین بھی منگوائی تھی۔ ایک ریساں میں عام

سیکھ ٹرین لارڈ مارٹن جو عمران کی صلاحیتوں سے ولیے ہی واقعہ تھے اپنی ۶ ہکٹریوں کو پاکیشیا سیکٹ مرسوں کے پارے میں کنٹرول میں رکھتے تھے۔ اس نے عمران نے بھی بھی اس اندرا جس کام نہ کیا تھا لیکن اب جس طرح ایمپروٹ کے باہر کلکٹ سیشن کو ان کی تھی ہلاکت کے لئے تعزیت کیا گیا تھا اس نے عمران کا داماغ بھی گھما دیا تھا۔ اگر کیٹھن ٹھیل تارکی ایمپروٹ پر خود ہی آگے بڑھ کر کارروائی نہ کرتا تو وہ لٹکن ایمپروٹ پر اچانک چاروں طرف سے ان پر ۲۶ نالی فائرنگ سے ان کا نفع لٹکانا ممکن تھا کیونکہ انہوں نے کے تیر سے نئے لٹکنا صرف قدرت پر ہی موقوف ہوتا ہے ورنہ اس سے کوئی نہیں نئے لٹکنا۔ پھر انھوں نے بھی مشن کی ٹھیل سے ہٹلے کھل کر رینڈ ۶ ہکٹریں کو سبق دینے کا فیصلہ کر دیا تھا۔ پھر انھوں نے صاحب اور صدر کو ساختہ لے کر وہ اپر پیش ہیڈ کوارٹر جا رہا تھا جبکہ جو یا کی سربراہی میں حضور اور کیٹھن ٹھیل کو کلکٹ سیشن کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف جیک کے نخاتے کا ناسک دے کر بھیجا گیا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اپر پیش ہیڈ کوارٹر پر حملہ ہو یا کلکٹ سیشن کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ۔ یہ بھروسے کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے لیکن اسے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی صلاحیتوں کے ساختہ ساختہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر کمل بھروسہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ چونکہ اس نے بغیر کسی وجہ کے ان ہیڈ کوارٹروں پر حملہ کرنے کا نہیں سوچا بلکہ جو اپنی رو عمل کے طور پر ایسا کر رہا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ اس کی اور

۔ آپ نے کہیے بھیجا کے صدر کسی ہدف پر کام کرے گا۔
صالح نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

۔ عمران صاحب۔ یہ اجتماعی سیر نئیں مستند ہے۔ اس لئے پڑھ اس
محاطے میں سنجیدگی اختیار کریں۔ صدر نے ہرے سنجیدہ ہٹتے
ہیں کہا۔

۔ لو تم کہتی ہو کہ صدر اس ہدف پر کام ہی نہیں کرے گا اور وہ
صاحب اسے زندگی کا سب سے سنجیدہ مستند بناتے ہوئے ہیں۔
عمران پھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

۔ عمران صاحب۔ میں اس آپریشن ہیلے کو ارتکی بات کر رہا
ہوں۔ صدر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

۔ سراخیاں تھا کہ تم دونوں اس نام کو زبان پر لانا مناسب نہ
مجھوں چے کیوں۔ اس بارے میں اجتماعی سخت پیشگفت ہو رہی ہے
یہیں۔ اس پار عمران نے بھی سنجیدہ لھے میں کہا۔

۔ اور۔ آئی ایم سوری عمران صاحب۔ صدر نے خوراکی
حدودت کرتے ہوئے کہا اور صالح تو یہ اختیار اس طرح مست گئی
بیسے اس سے کوئی بھیاںک قللی، ہو گئی ہو۔

۔ اب یہ اتنی بڑی قللی بھی نہیں ہے کہ تم دونوں اس پر اس
انداز میں شرمندہ ہو رہے ہو۔ لیکن بھتوں۔ ہمیرا تھا اور مجانتے
کتنوں نے اسی قللیاں کی تھیں اور آج وہ نارتی میں ہمیروں بن چکے
ہیں۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں صالح صدر کی داسان

طور پر اور ولگن میں خاص طور پر بلکہ مارکیٹ سے ہر قسم کا ایسا
اٹھی عام مل جاتا تھا جس کا فایڈ دوسرے ملکوں کی فوجیں بھی تصور
نہ کر سکتی تھیں۔ اس لئے سپریزرو مشین صدر کو آسانی سے مل گئی
تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ آپریشن ہیلے کو ارتکیں قائم تر انتقامات
کسی کو باہر سے اندر داخل ہونے سے روکنے کے لئے کئے گئے ہوں
گے لیکن ہمارت کے اندر ایسے انتقامات انسانی نفیات کے مطابق
یہ ہوتے کر دے کئے گئے ہوں گے کہ کوئی غیر آدمی جب اندر داخل ہی
نہیں ہو سکتا تو عمران کی ضرورت ہی ہاتھی نہ رہتی۔ عمران نے
آپریشن ہیلے کو ارتکیں داخل کے لئے دن کے وقت کا انتخاب اس لئے
کیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ رات کے وقت اور گرد روشنی کا ایسا
انتقام ہو گا کہ ہوا میں از نے والا پھر بھی مارک کیا جاتا ہو گا۔ جبکہ دن
کے وقت ظاہر ہے عام نریٹک بھی ہلکی رہتی ہو گی اور اور گرد
کو داموں میں کام کرنے والے لوگ بھی آتے جاتے رہتے ہوں گے۔
۔ عمران صاحب۔ کیا یہ آپریشن ہیلے کو ارتکی آسان ہدف ثابت
ہو گا۔ اپنا نک خاموش ہیٹھی ہوئی صالح نے کہا تو عمران کے
ساقط ساقط حقیقی سیست پر یہ تھا ہوا صدر بھی یہ اختیار جو نک پڑا۔
۔ آسان ہدف اور ریڈی بھتی کا آپریشن ہیلے کو ارتکی۔ جسم میں سب
سے زیادہ حفاظت دل کی کی جاتی ہے۔ اس لئے اسے چڑانا بھی آسان
ہدف نہیں ہوتا۔ کیوں صدر۔ عمران نے جواب دیا تو صالح
عمران کی بات میں پہنچا مخصوص اشارہ خوراک گئی۔

کہا۔

“ صدر، بیگ میں سے ایس زین کمال لو اور گیں ماسک بھی کمال کر ایک بھی اور ایک صالح کو دے دو اور ایک تم اپنے پاس رکھ لو۔ میں کار روکنے والا ہوں ”..... عمران نے اچانک سنجیدہ بھی میں عقیبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر سے کہا۔

“ اچھا ”..... صدر نے بھی ہونک کر کہا اور صالح بھی صالح کے پہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر ایک پارکنگ میں عمران نے کار موڑ دی۔ صدر نے سپر رو جئے۔ عمران نے والٹے ہنگ قاب نام سے لیں زین کہا تھا جیب میں ڈالا۔ گیس ماسک اور مشین پسلزا بھی میں ہوں میں ڈال کر کار سے بیٹھ گئے۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے وہ اس ملاتے کا رہتے والا ہو۔ اس کا اوہرا اوہر دیکھنے اور پلٹنے کا انداز احتیروں جیسا نہ تھا کیونکہ ابھی حریت بھرے انداز میں پلٹنے اور دیکھنے میں اور بار بار ہونک چلتے ہیں جبکہ ماحول سے منوس آدمی اس انداز میں نہ دیکھتا ہے اور نہ پوچھتا ہے۔ صدر بھی اسی انداز میں چل رہا تھا لیکن صالح کا انداز احتیروں جیسا تھا۔ سڑک کر کے عمران ایک بجڑی کی میں داخل ہو گیا اور پھر اس کی میں آگے بڑھنے ہوئے وہ کافی دور تک آئے۔ پھر جیسے ہی عمران دامیں ہاتھ پر مڑا۔ سامنے ہی نوں فیکٹری کی وسیع عمارت موجود تھی۔ جس طرف عمران اور اس کے ساتھی تھے یہ اس فیکٹری کا عقیبی حصہ تھا۔

بھی سامنے آجائے اور اس پر فصیل بھی بن جائیں ”..... عمران بھلا کہاں آسمانی سے بالا آتے والا چھا اور اس پار صالح بے اختیار ہنس پڑی اور صدر نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے۔

“ عمران صاحب۔ آپ نے بھلے سیر انعام کیوں لیا۔ صدر کا نام بھی تو آپ بھلے لے سکتے تھے۔ صالح نے سکراتے ہوئے کہا۔

“ پلیس صالح۔ سنجیدگی اختیار کرو ”..... صدر نے محلاتے ہوئے لجے میں کہا۔

“ اگر تم نے اپنے دماغ پر سنجیدگی کی اتنی موٹی تہ پر صالی ہے تو بھلے قدم پر ہی ہٹ ہو جاؤ گے۔ اپنے آپ کو ہنکا پھٹکا رکھو۔ ”..... عمران نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

“ او کے عمران صاحب ”..... صدر نے ایک ٹوپیں سانس لیتے ہوئے کہا۔

“ آپ نے سیری بات کا ہواب نہیں دیا عمران صاحب ”..... صالح نے کہا۔

فارسی کے ایک شاعر کا بڑا مشہور شعر ہے جس کا مطلب ہے کہ شمع جلتی ہے تو پروانے اس پر مثار ہونے لگتی جاتے ہیں۔ اس کے متعلق بھلے محبوب کے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے سمجھی وجہ ہے کہ پورے دنیا میں بھلے محبوب کا نام یا جاتا ہے۔ لیکن یعنوں، ہیر ران، شیرا، فرباد، سسی یعنوں ”..... عمران کی زبان روایہ ہو گئی۔

“ بس بس۔ اتنی بھی مسائلیں کافی ہیں ”..... صالح نے بستے ہوئے

سمی ہے۔ صدر نے آست سے کہا۔

“ہاں۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر ایک گلی میں داخل ہو گیا۔ اس گلی کا اختتام تیزی کی سائیل گلی میں، وہ تا تمبا اور عین اس بکد گلوکا پڑا سادہ مسجد تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر صدر کو اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے اس نے اور صدر نے تھک کر ایتنا دوقن فولادی ڈھلن کو ایک جھٹکے سے انحاکر ایک سائیل پر کر دیا۔ پھر ان تینوں نے تیزی سے جیسوں سے کیس ماسک تال کر ہجروں پر پھر حاضر۔ صدر نے دوسری جیب میں موجود سپر زرد کو باہر تال کر آن کیا۔ اس پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب بل الحاد پر پھر سب سے پہلے صدر، اس کے پیچے صاحب اور آخر میں عمران نیچے اڑا۔ لوہے کی سیمی کافی گہرائی تک چلی گئی تھی۔ لیکن عمران نے پہلے سیمیاں احرنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے سائیل پر موجود فولادی ڈھلن کو گھیٹ کر جانے پر جمایا اور پھر تیزی سے پیچے اڑتا چلا گیا۔ گلوکا ان کافی ہی اور گندہ پانی اس لائن کے درمیان میں بس رہا تھا۔ کیس ماسک کی وجہ سے انہیں کوئی بو وغیرہ نہ آہی تھی۔ صدر آگے تھا کیونکہ اس کے ایک ہاتھ میں سپر زرد تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں مشین پسل تھا۔ اس کے پیچے صاحب بھی مشین پسل پکڑے ہوئے ہو کر انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ اس کے پیچے عمران تھا جس کی تیز نظریں پورے گلوکا ان کا بخوبی جائزہ لے رہی تھیں۔ گلوکا ان میں کافی آگے جا کر وہ رک گئے سہماں ایک اور دبائے تھا اور لوہے کی

سیمیاں بھی موجود تھیں۔ صدر نے مذکور گمراں کی طرف دیکھا تو عمران نے اقباب میں سر بلایا اور صدر نے سپر زرد اور مشین پسل دونوں کو جیسوں میں ڈالا اور پھر سیمی پر تیزی سے اور پھر حصہ چلا گیا اس کے پیچے صاحب اور پھر سیمی۔ صدر نے اور تیز کر دونوں ہاتھوں کی مدد سے پوری قوت سے زور لگایا اور دبائے پر موجود فولادی ڈھلن کھینچتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی روشنی اور تازہ ہوا اندر داخل ہوئی۔ پھر چند صدر گلوکے پاہر نکل گیا۔ اس کے پیچے صاحب اور آخر میں گمراں بھی گلوکے پاہر آگیا۔ یہ ایک تھک سی راہداری تھی جس کے ایک کونے میں گلوکا دبائے تھا اور یہ راہداری بلانگ کی عقیقی ست میں تھی۔ عمران نے من پر جرم ہاتھ ہوا کیس ماسک اتارا اور اس کے ساتھ ہی صدر اور صاحب نے بھی کیس ماسک اتار دیتے۔ عمران نے ہوٹس پر انگلی رکھ کر انہیں بولنے سے منع کیا اور الشارے سے کیس ماسک دہیں ایک کونے میں رکھنے کا کہا اور خود بھی اس نے کیس ماسک کو ایک سائیل دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا اور پھر وہ تینوں ہاتھوں کے بل حفاظ انداز میں آگے بڑھنے لگے۔

اب ان تینوں کے ہاتھوں میں مشین پسل تھے اور ان تینوں کا انداز اس پیٹھے جیسا تھا جو پیٹھ کار پر جھپٹنے کے لئے اس کے پیچے چل رہا ہوا۔ ابھی انہوں نے دو یا تین قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ یہ لفک انہیں چھٹ سے پٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی گمراں کو یوں عسوس ہوا جیسے کسی نے اسے انحاکر پہاڑ کی یونی سے نیچے

عین گہرائی میں پھیلک دیا ہوا اور اس کے ساتھی اس کے ذہن میں تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی۔ آخری احساس اسے بھی ہوا تھا کہ باوجود تمام تراحتیات کے آخر کار وہ ہست ہو ہی گئے تھے۔

کار خاصی تیرفتاری سے دلکش کی ایک احتیاطی صروف سڑک پر آگے بڑھی پڑی جا رہی تھی۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر حنور تھا جبکہ سائیکل پر ہویا اور عقبی سیٹ پر کیپشن ٹکلیں موجود تھاں ان کا اگر وہ ریڈ ہجنسی کے لفگ سیشن کے ہیئت کوارٹر کو جاؤ کرنے کے لئے پائیڈرل ایریا کی طرف جا رہا تھا جہاں بارس کلب کے نیچے تہہ خانوں میں لفگ سیشن کا ہیئت کوارٹر تھا جس کا انچارج جیک تھا۔ ان تینوں کو عمران نے تفصیل سے بتا دیا تھا کہ ریڈ ہجنسی کے لفگ سیشن کی رویداد میں کیا اہمیت ہے اور یہ لوگ کس قدر تجربہ کار اور کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ سمجھی وجہ تھی کہ وہ تینوں اپنے اپنے شیالات میں گم تھے۔
”یہ پائیڈرل ایریا کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھی ہوئی جو یا نے

کہا۔

کہتے ہیں قدیم دور میں یہ تمام ایریا لارڈ ہائیرل کی جا گئی میں شامل تھا۔ پھر لارڈ سے یہ ایریا حکومت نے غریب یا بیکن اس کا نام اس لارڈ کے نام پر ہائیرل ایریا ہی کہلاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایریا حکومت نے اپنے دفاتر کے لئے غریب اتحادیں پھر منسوب پہل گیا چھانپ پر علاقہ عام لوگوں کو فروخت کر دیا گیا پھر ہمارا نیسین، کلب اور ہوٹل قائم ہوتے چلے گئے۔ اب پورے ڈنکن میں اتنے ہوٹل، کلب اور ہوٹے خانے نہیں ہیں جتنا اس ایسے میں ہیں۔ ڈنکن کا پد نام ترین ایریا ہے جہاں انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ بیکن چونکہ غزوں اور بد معاشروں کے بھی اپنے اصول ہوتے ہیں اس نے ہمارا کا ایک اصول ایسا ہے جس کی وجہ سے ہمارا ہر آدمی بلا دعا ک آ جاسکتا ہے کہ جب تک کوئی آپ سے لڑنے پر آمادہ نہ ہو جائے آپ اس سے نہیں لا ریں گے سہماں ڈنکن اور سینہ زوری کی کوئی گناہ نہیں۔ لاکھوں ڈالر اپ ہوا میں اچھلتے ہوئے چلے جائیں کوئی مذکر بھی نہیں دیکھے گا۔ بیکن جسے ہی آپ نے کسی پر ہاتھ لھایا پھر ہمارا خون کی ندیاں بہے سکتی ہیں۔ کیپن ٹھکل نے جواب میں باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔

کمال ہے۔ کیا تم پہلے بھی اس علاقے میں آتے رہے ہو۔ جو یا نے حیران ہو کر پوچھا۔

جب میں نیوی کی ٹرینگ میں تھا تو ہماری راتیں مہیں سخونی

تھیں۔ ہمارا ایک گروپ ہوتا تھا جس میں مجھ سیست چار افراد تھے۔ ہم نے اپنے گروپ کا نام پاکیشیا گروپ رکھا ہوا تھا۔ ہمنے بے شمار رہائیاں لڑیں۔ یہے شمار بارہ روزی ہوئے لیکن ہم نے بھی پاکیشیا گروپ کی ناک پیچی نہیں ہونے دی تھی۔ پھر ٹرینگ ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی گروپ بھی ختم ہو گیا۔ کیپن ٹھکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہو سکتا ہے کہ اب وہ حالات نہ ہوں۔ جو یا نے کہا۔
اب حالات اس سے بھی زیادہ غراب ہیں۔ ساتھ یعنی ہوئے تھر نے کہ تو جو یا ایک بار پھر چونکہ پڑی۔
کیا تم بھی ہمارا آتے رہے ہو۔ جو یا کے لئے ہیں محبت تھی۔

ہاں۔ دو تین بار آنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن عمران کے ساتھ کسی سے ٹھنکے کے لئے۔ اس کو بھی چار پانچ سال گزر چکے ہیں لیکن ظاہر ہے جسے جسے وقت گزرتا جا رہا ہے اخلاقیات اور اصول پسندی ختم ہوتی جا رہی ہے اور ہمارا بھی ایسا ہی ہوا ہو گا۔ تھر نے جواب دیا اور اس بار جو یا نے بھی اثبات میں سر بلدا۔
میں جو یا۔ آپ کا ہمارا پروگرام کیا ہے۔ عقیقی سیست پر موجود کیپن ٹھکل نے کہا۔

پروگرام بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم نے ان تھے خانوں میں داخل ہوتا ہے اور جو ہمارا نظر آئے گا ازا دیں گے اور

بس جو یا کے یوئے سے جھٹے تیور بول پڑا۔

لیکن کلگ سیکشن کے تمام افراد وہاں ہمارے انتظار میں اکٹے تو نہ یہی ہوں گے۔ وہاں زیادہ سے زیادہ ان کا انچارج اور مشینزی آپریٹر ہوں گے۔ ہمارا مقصد تو کلگ سیکشن کا خاتمہ ہے۔ کیپشن ٹھکل نے کہا۔

ہمارا مشن یہ نہیں ہے کیپشن ٹھکل۔ کلگ سیکشن کے ازاد تو ٹھاہر ہے پورے شہر میں پھیلے ہوئے ہوں گے۔ ہمارا مشن اس جیکب کا خاتمہ اور ساقطہ ہی اس ہیلے کوارٹر کا خاتمہ ہے۔ اور تیور ٹھکل کہہ رہا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہم ان جسہ خانوں میں داخل کہاں سے ہوں گے۔ جو یا نے کہا۔

سیری جیب میں احتیاطی طاقتور یہ موجود ہیں۔ راستہ بند ہی ہو گا تو ان بھوں سے کھل جائے گا۔ تیور نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

سیرا خیال ہے کہ اس ہیلے کوارٹر کا راستہ کلب سے ہٹ کر علیحدہ ہو گا اور اگر ہم نے اور کارروائی کی تو یہی تہر خانے خالی ہو جائیں گے اور پھر ہمیں ان خالی تہرس خانوں میں گھیر لیا جائے گا۔ اس لئے ہمیں اصل راستہ معلوم کر کے دہیں سے اندر داخل ہونا چاہئے۔ کیپشن ٹھکل نے کہا۔

نہیں۔ اس طرح پوچھ گئے میں وقت ضائع ہو گا۔ کلب والے خود ہی بائیں گے۔ تیور نے ہر سے پر جوش لیجے میں کہا۔

تیور درست کہہ رہا ہے کیپشن ٹھکل۔ ہر جگہ ہمراں کی طرح پوچھ گئے کام نہیں دیتی۔ جس انداز کا مشن ہم نے مکمل کرنا ہے اسماں تیور ایکشن سے بی تکمیل ہو سکتا ہے۔ جو یا نے کھل کر تیور کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تیور کا یہرہ سرست کی زیادتی سے ٹھکل نے کہا۔

ٹھکل ہے۔ آپ لیڈر ہیں جس طرح کہیں۔ کیپشن ٹھکل

نے بھی سکراتے ہوئے جواب دیا۔
میں یہ بات لیڈر ہونے کی وجہ سے نہیں کہہ رہی۔ کیپشن ٹھکل۔
حالات و واقعات دیکھ کر کہہ کر کہہ رہی ہوں۔ جو یا نے کہا اور کیپشن ٹھکل نے اخیات میں سرطا دیا۔ تھوڑی در بعد کارہائی دل ایڑیا میں داخل ہو گئی۔ ہباں کی سورجخان بتا رہی تھی کہ ۷ پورا علاقہ اندرور للا کا ہے لیکن اس کے باوجود وہاں موجود لوگوں کے ہجروں پر امریکان کی چھکلیاں نہیاں تھیں۔ تھوڑی در بعد ایک دو منزلہ گمارت کے کپڑاظٹ گیٹ میں تیور نے کار موڑ دی۔ گمارت پر ہجہازی ساہر کا یورڈنگا ہوا تھا۔ جس پر بارسن کلب کے الفاظ نہیاں تھے۔
پار کلگ میں ناچارش تھا لیکن تیور نے ایک خالی جگہ کار روک دی اور پھر وہ تیفون نیچے اتر آئے۔ جو یا بھی اس وقت ایکری میں سک اپ میں تھی۔ اسی طرح تیور اور کیپشن ٹھکل بھی ایکری میں تھے۔
پار کلگ سے نکل کر وہ تیز تیز قدم الٹھاتے ہیں گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تیور سب سے آگے تھا۔ اس کے پیچے جو یا اور اس کے پیچے خود ہی بائیں گے۔ تیور نے ہر سے پر جوش لیجے میں کہا۔

کیپن ٹھیل تھا۔ بال کچا بچھا بھرا ہوا تھا۔ شراب کی تیزی بڑے اور مشیات کا غلیظ و صوان پورے بال میں پھیلا ہوا تھا۔ ایک طرف ہر اس کا ذمہ تھا جہاں تین خندہ نہ آؤں موجود تھے۔ ان میں سے ایک سلول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے فون موجود تھا جبکہ باقی دو خندہ نہ آؤں دیرز کو سروں دینے میں مصروف تھے۔ ہال میں گورجیں بھی موجود تھیں میں دیرز ایک بھی نہ تھی سہماں سب مردی ہی دیرز تھے اور کاؤنٹر بھی کوئی گورت موجود نہ تھا۔ بھی سہماں بھی مردی ہی تھے۔ تیز تیر قدم المحمات ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھا چلا گیا۔ ہولیا اور کیپن ٹھیل بھی اس کی پیڑی کر رہے تھے۔

“کیا نام ہے جہاد؟”..... تیز نے فون والے آدمی کے سامنے پہنچ کر خاتے درشت لیجے میں کہا تو اس آدمی نے پوچک کر تیز کی طرف دیکھا۔

“تم کون ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو؟”..... اس آدمی کا بہہ بھی درشت تھا۔

“منو ہم نے جیکب سے مٹاہے۔ ہم ناراک سے آئے ہیں۔ اس نے ہمیں کال کیا تھا اور پتہ بھی ہمیں کا بتایا تھا۔”..... تیز کو ایک طرف ہٹا کر کیپن ٹھیل نے آگے بیٹھتے ہوئے کہا۔

“کون جیکب سہماں تو بے شمار جیکب ہیں۔”..... اس آدمی نے بڑے تحقیر اداز میں کہا یعنی اس سے جعل کر کے کیپن ٹھیل اسے کوئی جواب دیتا۔ اچانک تیز نے اس آدمی کی گردن پر ہاتھ ڈالا اور

دوسرے لمحے وہ آدمی جھختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے کاؤنٹر سے گھٹ کر سامنے فرش پر جا گرا اور اس کے چھپتے اور گرنے کے آوازوں کے سامنے یکٹھا ہال پر فلاموشی سی طاری ہو گئی۔ ہر آدمی گردن ہوا کر کاؤنٹر کی طرف ہی دیکھنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی سوت رہت کی اور جو جدے لمحے حرب کر ساکت ہو گیا۔

“بو او کہاں سے راست چاہا ہے جیکب کے لئے۔ یہ لو۔”..... منو نے یکٹھا ہیج کر کاؤنٹر موجود دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

“ضہر د رک جاؤ۔ مجھ سے بات کرو۔”..... اچانک ایک سائیکل سے ایک لہے جو گئے آدمی نے آگے بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں پاہت الحاکر اس طرح اشارہ کیا جسے ہال میں موجود باقی افراد کو روکنا چاہتا ہوا یعنی دوسرے لمحے جسے جعلی پھلتی ہے۔ اس طرح اس کے دونوں پاہت حرکت میں آئے اور اس سے جعل کے تیز اور کیپن ٹھیل کچھ کچھتے اس آدمی نے جو یا کو بازو سے کچھ کر ایک جھٹکے سے اپنی طرف گھست یا۔

“ٹپڑا۔ اسلو۔ پھینک دو۔ ورث میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔”..... اس آدمی نے جھیٹتے ہوئے کہا یعنی پھر جو کچھ ہوا۔ اس کی شایع اس آدمی کو خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ جو یا کی ناٹک جعلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور وہ آدمی تھفیٹ کی خفت سے ڈکر آتا ہوا پہنچ دیکھتے ہٹتا چلا گیا۔ پر اس سے جعل کے وہ سمجھتا رہت رہت کی

تیز آوازوں کے ساتھ پی وہ اچھل کر پشت کے بل بیجے گرا اور بحد لمحے
ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائزگ تغیر کی طرف سے کی گئی
تھی۔

"اوہم آڈ" تغیر نے قریب ہی موجود ایک دیر سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"م۔ م۔ مجھے کچھ دکھو" اس دیر نے خوف کی شدت سے
مرانتے ہوئے کہا۔

"جہاری جان نئے جائے گی۔ وجدہ رہا۔ اگر تم ہمیں بھیجے تو
خانوں کے راستے تک لے جاؤ" تغیر نے آہست سے کہا۔

"اوہ، اوہ تو راستہ بند ہے" اس دیر نے کہا۔
"تم قدر مت کرو۔ بہاؤ" تغیر نے کہا۔

"شمال میں موجود راہداری ہے۔ اس کے آخر میں دیوار ہے۔
دیاں سے راستہ ہے۔ اس دیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھاگ جاؤ۔ بھاگو" تغیر نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے نکل کر ہوتا ہیں گھوما اور دوسرا لمحے
اہمیتی ٹاق تو بیال کے ایک چڑھتے ستون سے نکرایا اور اہمیتی
خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ہر طرف دھوان سا پھیلتا چلا گیا اور
اسانی میں دکار سے پورا بیال گونج المخا۔

"اوہم آڈ جلدی" تغیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ
تیزیوں ایک دوسرا سے کے یادچے دوڑتے ہوئے اس شمالی راہداری میں

داخل ہو گئے۔ راہداری میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ آگے تحریر
تھا اور آخر میں کیپنٹن تکمیل تھا جو ساتھیوں کی چھپے مزکر بھی دیکھتا جا
رہا تھا لیکن بیال میں سے ایسی آوازیں سلسل آرہی تھیں جن سے
محروم ہوتا تھا کہ بیال میں بہر دھماکے کی وجہ سے ابھی تک لوگ
سنبھل نہیں سکے۔ اسی لمحے تغیر کا ہاتھ گھوما اور دوسرا بہر سامنے والی
دیوار سے نکرایا اور ایک پار پھر خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے
ساتھ ہی دیوار رجہ درجہ درجہ کرنا سبب ہو گئی۔ دوسری طرف نیچے ایک
بڑا بیال کرہ تھا جس میں بجگہ بجگہ کیپنٹن سے ہونے اور نہیں ہونے تھے جبکہ
دروازے کی دوسری طرف سریع صیان دو سانیڈوں سے نیچے جا رہی
تھیں۔ بیال میں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور پھر ایک طرف سے تغیر
اور دوسری طرف سے کیپنٹن تکمیل تیزی سے نیچے اترے ہی تھے کہ
بیال کے سامنے والی دیوار میں موجود دروازہ سکھلا اور لیکے بعد دیکھے
مشین گنوں سے سچے تین افراد بھی ہوتے ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی
ریسٹ ریٹ کے ساتھ ہی وہ تیزیوں بھیجنے ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی
تھے کہ ایک کیپنٹن کا دروازہ سکھلا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی
فائزگ سے بیال گونج انداختیں یہ فائزگ صرف چند لمحے ہو سکی۔
اس کے بعد وہ آدمی ہو سیڑھیوں کی طرف رونگ کر کے فائزگ کر رہا تھا
وچھتی ہوا اس کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اس دوران جو لیا، تغیر اور
کیپنٹن تکمیل تیزیوں ان تھیتے ہوئے تیزیوں کے سرروں پر ہتھیتے گئے۔
کہاں ہے جیکب۔ کہاں ہے۔ تغیر نے ایک آدمی کی

کمل ہو جائے گا۔ اس نے لاک پر مشین گن کی نال رکھی اور تریکہ
دبا دیا۔ دوسرے لئے اس نے گن ہٹا کر دروازے پر لات ماری تو
دروازہ ایک دھماکے سے کھلنا چلا گیا اور کیپن ٹھیل کسی بچرے
ہوئے سانڈ کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ یہ آفس تھا اور منز کے پیچے
ایک گھوڑے کے مت جیسا طیم شیم آدمی حیرت سے آنکھیں پھانے
کیپن ٹھیل کو اس طرح اندر آتے دیکھ رہا تھا۔ یہ سب کچھ اس کے
لئے اتنا اچانک ہوا تھا کہ اس کا ذہن یلکن ساکت سا ہو گیا تھا اور
پھر اس سے بھٹک کر یہ سکت نہ تھا۔ کیپن ٹھیل نے مشین گن کی نال
اس کے پیچے پر جمادی۔

“کہاں ہے سب ہیں کو ارتہ بولو کہاں ہے۔۔۔۔۔ کیپن ٹھیل
نے ہڑاتے ہوئے لئے میں کہا۔

“تمرنی تحری کر اس کا لوٹی۔۔۔۔۔ اس آدمی کے منہ سے اس طرح
ٹلا جیسے دہ لاشوری طور پر بول رہا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی دو اس
طرح اچھلا جیسے اس کا سکت اچانک نوٹ گیا ہوا۔

“چہار نام جیکہ ہے۔۔۔۔۔ کیپن ٹھیل نے اسی طرح ہڑاتے
ہوئے کہا۔

“ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔م۔۔۔ مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ اس
نے کسی وحشی سانڈ کے سے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز
ایسا تھا جیسے اسے مشین گن کی ذرا برا برپر وہاں نہ تھی لیکن اس سے
بھٹک کر دہ مزید کوئی حرکت کرتا کیپن ٹھیل نے تریکہ دبا دیا اور

پسلیوں میں زور سے لات مارتے ہوئے کہا لیکن اس آدمی کے من
سے لات کھاتے ہی خون کا فوارہ سا ابلاؤ اور اس کی آنکھیں اور کو
پڑھتی ہیں گھس۔ جبکہ اس دوران کیپن ٹھیل اور اس کے پیچے جویا
دوڑتی ہوئی اس دروازے کو کر اس کر کے دوسری طرف ایک لبٹ
چھوٹے ہاں میں پہنچ گئے۔ اس دروازے کے قریب دو تین افراد
گئے ہوئے تھے۔ جو جھٹے تھوڑا ہو کر ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ ان
دونوں نے دوڑتے ہوئے تھک کر ان کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر
پڑی مشین گنیں جھپٹ لی تھیں۔ دوسرے ہاں کے ایک کونے میں
دہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کی ساخت بتا
دہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پر دف ہے۔ دروازے کے اور سرخ رنگ کا
بیس بل رہا تھا۔ کیپن ٹھیل باقاعدہ میں مشین گن اٹھاتے دوڑتا ہوا
آگے بڑھا چلا گیا۔ جبکہ جویا دیں ہاں میں ہی رک گئی تھی۔ اسی لمحے
تھوڑے بھی دروازہ کر اس کر کے آگیا۔ اس کے باقاعدہ میں بھی اب مشین
گن تھی۔

“باہر نکلنے کا کوئی راست تلاش کرو۔۔۔۔۔ ابھی لک کی طرف سے
لوگ اور آجایسیں گے اور ہم انہیں نہ روک سکیں گے۔۔۔۔۔ جویا
نے یچھ کر کیا اور جنور دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا گیا۔ جبکہ کیپن ٹھیل
تیزی سے دوڑتا ہوا دہداری کے اس دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا
تھا۔۔۔ اسے یقین تھا کہ اس دروازے کے پیچے جیکہ موجود ہو گا۔
فکر سیکھن کا چیف اور اس کے خاتمے کے ساتھ ہی ان کا کامن

اودہ گدھ۔ میں بھی سونچ رہی تھی کہ ایک آدمی کے ہلاک ہونے سے سیکھن کا تو کچھ نہیں بگزے گا۔ جو یا نے کہا۔
تم ہمارا ضمروں میں کار لے آتا ہوں۔ وہاں ہر طرف افرانزی اور بھاگ دوڑ پہنچا ہے۔ عنز نے کہا اور اس کے ساتھ بھی وہ دوڑتا ہوا آگے ہڑھ گیا۔

s4sheikh@gmail.com

رسٹ رست کی آوازوں کے ساتھ بھی گوئیوں کا رسٹ جیب کے ذرا غصہ پر اس طرح چاک کے اس کا سینہ شہد کی ملخیوں کا چوتھا نظر آئے تھا۔ وہ کری پر گرا اور کری سمیت الٹ کر جیپے جا گرا اور صرف چد لمحے بھی جوپ سماحہ کیشن ٹھیک ہی سے مٹا اور دوڑتا ہوا باہر آگیا۔

آڈا آڈا جلدی ادھر جو یا نے اسے دیکھتے ہی کہا اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے ایک اور کوئے کی طرف ہڑھ گئے۔ اسی کے ایک سائیل سے دوڑتا ہوا اتفاق بر ہگی آگیا۔

جلدی کر دے۔ ہمیں ہمارا سے نکلا ہے۔ خور نے بیچ کر کہ اور خور دوڑ بھادڑ سب دوڑتے ہوئے عتمی طرف ایک لگی میں فتح گئے۔۔۔ مٹین گئی انہوں نے دیں پھر تک دی تھیں پھر سے ہی "لگی کر اس کر کے سائیل روپ پر لگئی۔۔۔ خور نے جیب سے ایک چونا سا ریبووٹ کنٹرول نا ای چار بڑا لالا اور اس کا ہٹن پر میں کر دیا۔۔۔ جنہیں بعد انہیں اپنے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ کہ سنائی دیا۔۔۔ ایسا دھماکے ہوتے رہے اور ہر طرف افرانزی اور بھاگ دوڑ کا منظر نظر آئے تھا۔

"کار لے آؤ۔ ہم نے کر اس کا لونی جانا ہے۔۔۔ جیب نے بتایا ہے کہ کلکھ سیکھن کا سب ہیئت کو ارتھ رہا ہے۔۔۔ کیشن ٹھیک نے گھوم کر کلکھ کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

تو وار ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ اس کرے میں اور کوئی چیز نہ تھی
البتہ سامنے ایک اوپنی پشت دالی کرسی پڑی ہوئی تھی۔ اسی لئے وہ
آدمی مڑا تو اس کا درخ مگر ان کی طرف ہوا۔

”سی ہم آپر پٹھل ہیٹھ کو ارتھ میں ہیں۔۔۔۔۔ مگر ان نے کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جھکے دار لپجھے میں کہا اور اس کے ساتھ
یہ وہ تجزیہ قدم اٹھا آہوا سامنے موجود ایک دروازہ کھول کر باہر چلا
گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تھا۔ اسی لئے صدر نے
کراپتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”سی ہم کہاں ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے گردن سیمی کرتے ہوئے
کہا۔

”جہاں ہم ہمچنان چاہتے تھے۔۔۔۔۔ مگر ان نے سکراتے ہوئے
جواب دیا۔

”یہ۔۔۔ کس قسم کی کریماں ہیں مگر ان صاحب۔۔۔۔۔ صدر نے
حیرت بھرے لپجھے میں کہا۔

”یہ ایکری بیادا لے نئی نئی لجاجادیں بھی کرتے رہتے ہیں اور ان کو
استعمال بھی کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر ان نے سکراتے ہوئے
کہا۔ اسی لئے صالح بھی کر التی ہوئی ہوش میں آگئی۔

”یہ کیسی کرسی ہے۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ صالح نے ہوش میں آتے
ہی حیرت بھرے لپجھے میں کہا۔

”کیا تمہیں زیادہ بیگب دکھائی دے رہی ہے۔۔۔۔۔ مگر ان نے

مگر ان کے ذہن پر چھاتی ہوئی سیاہ چادر جس طرح تجزیہ سے بھیجا
تھی اسی طرح تجزیہ سے سختی چلی گئی اور پوری طرح شور میں آتی
ہی مگر ان نے لاشوری طور پر انھیں کی کوشش کی لیکن دوسرا لئے
وہ یہ دیکھو کر حی ان رہ گیا کہ وہ ایک بڑے سے جسہ خانے ناکرے
میں ایک کرسی پر ہمچنان تھا لیکن اس کرسی اور اس کے باروؤں سے
لے کر نیچے ہی وہ نیک راڑی کی بجائے کسی سفید رنگ کی دھات کا
پورا خول سا چڑھا ہوا ہے۔ اس خول سے صرف اس کا سر، گردن اور
بیہر بہتر تھے۔ اس نے گردن گھماتی تو اس کے ساتھ اسی انداز کی
کریماں پر صدر اور صالح بھی موجود تھے۔ ان دونوں کی گردنیں
وہ مکمل ہوئی تھیں جبکہ ایک آدمی سب سے آخر میں موجود صالح کی
ناک سے ایک ضمیثی کا دہانہ نگائے کھرا تھا جبکہ مگر ان کے ساتھ ہی
ایسی شخصیں کرسی پر موجود صدر کے جسم میں حرکت کے آئے۔

کہا۔

..... ہاں حافظ نے جواب دیا اور پھر اس سے بھلے کے مزء کوئی بات ہوتی کرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دلے پتے جسم کا آدمی اندر واصل ہوا۔ البتہ اس کا ہمراہ اس کے جسم کی مناسبت سے خاصاً بڑا اور جو اتحاد یون محسوس ہوتا تھا جسے بالس پر کسی نے پڑا ساتھ بروز لگا دیا ہوا۔ اس کے بچھے مٹین گنوں سے سلسلہ دو آدمی تھے جنہوں نے سیاہ رنگ کی ڈانگری نایو صفارم ہبھی ہوتی تھی۔ دو نوں نے ہاتھوں میں مٹین گنوں پکڑی ہوتی تھیں۔ اس آدمی کی نظریں عمران پر بھی ہوتی تھیں اور پروردہ اس اپنی پشت و ای کرسی پر بیٹھے گیا جبکہ اس کی کرسی کے عقب میں دونوں مٹین گن بردار دیوؤں کی طرح اکٹو کر کر دے ہو گئے۔

تو تم ہو وہ افسانوی کروار حلی عمران۔ جس نے پوری دنیا کو اپنا گرد ویدہ بنا دیا ہوا ہے اس آدمی نے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم نے بچھے کسے ہجھان لیا مسر عمران نے بجان بوجھ کر مسر کے بعد خاموشی اختیار کر لی۔

"میرا نام مریق ہے اور میں اس آپریشل ہیڈ کوارٹر کا اتحادی ہوں۔ تم لوگوں نے جس انداز میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا سوچا ہے اس نے بچھے واقعی بے حد مسائز کیا ہے۔ گلوالائیں میں عام سے خطا غمی انتظامات تھے جنہیں تم نے سپر زردو سے قرود کر دیا۔ عمران

گئی ماسک ہاں کر تم اٹھیتھاں سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے۔ یہ اور بات ہے کہ چماری یہ ساتھی لڑکی کا رہیں آپریشل ہیڈ کوارٹر کا نلا ڈبواتی تو ہم شاید غافل ہی رہ جاتے۔ اس ہیڈ کوارٹر کے ارد گرد تھیں بس کوئی سڑک کا ساتھ نہیں۔ ہر کار، ہر سواری اور ہر آدمی کی مسلسل پیٹنگ کی جاتی ہے۔ ہر بات بیپ ہوتی ہے اور اگر کسی کاں میں کوئی خاص لفظ آجائے تو اسے مارک کیا جاتا ہے۔ چماری ساتھی لڑکی نے جسے ہی کا رہیں آپریشل ہیڈ کوارٹر کا نام لیا ہے فوراً اطلاع میں گئی اور پھر ہم نے اس کا رکو مارک کر دیا۔ فھما میں موجود شخصوں رین نے چمارے سے میک اپ واش کر کے رہیں چماری اصل شکلیں دکھاویں۔ چماری بات پیشہ ہم سنلتے رہے اور تم جس انداز میں اندر واصل ہوئے وہ بھی ہم پیچکی کرتے رہے اور پھر ہم نے خصوصی طور پر بے ہوش کر دیتے والی گس کا فائرنگ سسٹم اس راہداری میں سیٹ کر دیا۔ ہماں سے تم نے پاہر لکھا تھا اور ان ریز کی حد سے جسیں ہے ہوش کر دیا گیا اور پھر جسیں ہماں لا کر قید کر دیا گیا۔ اب ہمیں معلوم ہے کہ چمارا نام عمران ہے۔ اس لڑکی کا نام صاحفہ اور چمارے ساتھی کا نام صدقہ ہے۔ مریق نے سلسلہ ہوتے ہوئے کہا۔

گذشت۔ تم نے ہباں واقعی ہمارے تصورات سے زیادہ انتظامات کر رکھے ہیں۔ یعنی یہ بتاؤ کہ تم نے ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر کے ہباں قید کرنے کا فیصلہ کیوں کیا۔ عمران

نے سکراتے ہوئے کہا۔

صرف جہاری شہرت کے پیش نظر۔ میں تم سے مٹا اور ہر باتیں کرنا چاہتا تھا۔ ویسے یہ بتا دوں کہ جن کر سیوں پر تم موجود ہو، ان سے تم کسی صورت بھی رہائی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ اکثر جدید ترین لجاجوات ہیں۔ ان کا کنش قول سوچ بورڈ پر ہے البتہ ان دعوات کے خول کی وجہ سے گولی صرف جہارے سریا گردان میں ماری جاسکے گی۔ اس طرح تم جلدی ہلاک ہو چاہے۔ تمہیں تکلیف نہیں ہوگی۔۔۔۔۔ مرفتے ہوئے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

گلا۔ واقعی تم جو صد مند آدمی ہو۔ اسی لئے تو اتنی بڑی پہنسچے کے آپریشن ہینڈ کوارٹر کے اچارج ہو اور جہارے خیال میں اسہاری موت یقینی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ مردانے کہا۔

ہاں۔ کیا تمہیں اس میں کوئی ٹک ہے۔۔۔۔۔ ہولمات تم دیکھ رہ کر گوارہ رہے ہو۔۔۔۔۔ بھی سیرے مروں مشت ہیں ورنہ ٹھیں اس بھے ہوشی کے عالم میں بھی ہلاک کیا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔ مرفتے ہوئا۔

چل پھر جہیں یہ بتانے میں تو کوئی انحراف نہیں ہو گا کہ ساتھی پر زدہ ایم ایم اور ڈاکٹر شجاعت علی کو کہاں ہبھجایا گیا ہے۔۔۔۔۔

مردانے کہا تو مرفتے ہوئے ٹک پڑا۔

کامباونو کی ریٹرو لیبارٹری میں۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ مرفتے ہوئے کہا

عمران بے اختیار ہلک پڑا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم اس حالت میں بھی ہم سے خوفزدہ ہو۔۔۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ مرفتے ہوئے ٹک کر کہا۔

تجھے کسی کا پھر دیکھ کر یہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ چ بول رہا ہے یا جھوٹ۔۔۔ اور میری بھکھ میں نہیں آہا کہ ہم اس حالت میں ہیں یعنی تم پھر بھی ہم سے جھوٹ بول رہے ہے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ عمران کا پھر سنبھیہ تھا۔

تم یہ سب جان کر سیا کرو گے۔۔۔۔۔ مرفتے ہوئے کہا۔

صرف اتنا اطمینان کہ مرنے سے چلتے ہم نے بہت ایم بات معلوم کر لی ہے۔۔۔۔۔ تم اسے سیکرت انجمنس کی مخصوص جلسہ کہ لکھے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مرفتے ہوئے اختیار ہلک پڑا۔

اوکے۔۔۔۔۔ میں بتاؤ آہوں۔۔۔۔۔ ہم نے ٹھوٹی کیا تھا کہ ڈاکٹر شجاعت علی کو کامباونو کی ریٹرو لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے جبکہ ایما نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس کی سب سے بڑی اور سب سے ایم لیبارٹری بیلو ہاکس بھجوایا گیا ہے۔۔۔۔۔ پر رہ بھی وہاں بھجو دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ یعنی ڈاکٹر شجاعت علی کو جو ہے، ہوش تھے اور انہیں سلسلہ ہے ہوش رکھنے کے لئے جو مخصوص انجمن لگائے گئے ہیں ان سے ان کی ذہنی صحت پر اڑات پڑے ہیں۔۔۔۔۔ اس لئے انہیں پوری طرح حدودست ہونے میں پندرہ بیس دن مزید لگیں گے۔۔۔۔۔ مرفتے ہوئے ٹک اور پھر اس سے چلتے کہ مزید کوئی بات ہوتی یا لفکت ایک جھکے سے

دروازہ کھلا اور ایک نوجوان دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

جحاب۔ جحاب لگنگ سیشن کے ہینہ کو ارٹر کو جباد کر دیا گیا۔
جیکب بھی مارا گیا ہے اور سب کچھ جباد ہو گیا ہے۔۔۔ اس آس
والے نوجوان نے اہمیت متوحش سے لجئے میں کہا تو مرفنی ایک جھوٹ
سے اپٹ کھرا ہوا۔
کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کسے ممکن ہے۔۔۔ مرفنی نے جز
کے مل جیئے ہوئے کہا۔

آپ خود بات کریں ہیف۔۔۔ آئے والے نوجوان نے کہا
وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے یہیجے آنے
نوجوان اور اس کے یہیجے دو نوں مشین گن بردار بھی دوڑ پڑے۔
پونک غرمان اور اس کے ساتھ ہی خول ناکریوں میں بیکھرے
ہوئے تھے اس لئے شاید ان کی طرف سے انہیں قطعی فکر نہ تھی۔

اب ان کریوں سے نجات حاصل کرتا ہو رہی ہے۔۔۔ غرمان
نے اوپنی آوازیں پڑپڑاتے ہوئے کہا۔

جنی نجات حاصل کر سکتی ہوں۔ یہ بیکھرے۔۔۔ صاف نے کی
اور اس کے ساتھ ہی ایک ہلکا سادھماکہ ہوا اور کرسی کے اوپرے
صاف کا سر اور گردن دونوں غائب ہو گئے۔ اس کے پر بھی اپر ا
اٹھ کر خول کے اندر پہنچنے تھے تھے یعنی اس سے بیکھرے کہ غرمان اور
صفدر کچھ بیکھرے، صاف کھلستی ہوئی کرسی کے نیچے سے سائیڈ پر ٹھوڑا
ہوئی اور پھر اچمل کر کھوی ہو گئی۔

ویکھا میں نے۔۔۔ صاف نے بڑے فاتحانہ الداڑھ میں بتانا
ثرہ کیا ہی تھا کہ غرمان نے اس کی بات اہمیت سخت لجئے میں کاٹ
دی۔

وشا حصیں بعد میں کرنا۔ بچٹے جا کر سونج بورڈ پر بن پریس
کرو۔۔۔ غرمان کے لجئے میں سے حد سخت تھی۔۔۔ صاف کا جوش سے تھا تھا
ہوا مہرہ ایک لئے کے لئے بھج سا گیا یعنی دوسرے لئے وہ بھلی کی سی
تیزی سے پہنچی اور اس نے دروازے کے قبیل دیوار پر موجود سونج
بورڈ کے نچلے حصے میں موجود سرخ رنگ کے بلنوں میں سے تین بن
پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی کھلاک کھلاک کی آوازوں کے
ساتھ ہی غرمان اور صدر کے بھروسوں کے سامنے موجود خول کری
کے اندر سوت کر کہیں غائب ہو گئے جبکہ صاف کی کرسی پر موجود
خول بھی غائب ہو گیا تھا لبٹ کری کی سیٹ غائب تھی۔۔۔ لجئے
فرش پر پڑی صاف دکھانی دے دی تھی۔

ٹھکری۔۔۔ صاف۔۔۔ تم نے سب کی بھائیں بچائیں۔۔۔ غرمان نے
مسکراتے ہوئے صاف سے کہا اور پھر دروازہ کھوں گر اس نے پاہر
تحالکا تو یہ ایک راہداری تھی جو آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔۔۔ تینوں
ہی دبے قدموں آگے جستھے ہے۔۔۔ ان کے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز
نہ تھی اور پھر بھی ہی۔۔۔ راہداری گھوئے انہیں ایک کرے کے کھلے
دروازے سے مرفنی کے چھٹنے کی اواز سنائی دی۔

انہیں ہر صورت میں تلاش کر کے ختم کرو۔۔۔ تین آدمی تو سیرے

قدموں کی آوازیں تھیں۔ پھر موڑ گوم کرب سے جنپے مری سلسلے
آیا۔ اس سے دو قدم بچھے دو دنوں میشین گنوں سے مسلح افراد تھے۔
پھر بھی ہی دو موڑ گھوسمے عمران بھلی کی سی تیزی سے مری پر اس
طرح بچپنا جس طرح اندر ہے سے اپاٹک کسی بیٹھے نے بحث
لگائی ہو اور مری جختا ہوا چل کر اپنے بچھے آنے والے دو دنوں میشین
گن برداروں کے ساتھ نکرا یا اور پھر وہ تینوں بچھے کرے ہی تھے کہ
مصدر اور صاحب بھلی کی سی تیزی سے ان میشین گنوں پر بچپنا ہو ان
دو دنوں کے باتوں سے نکل کر بچھے گئی تھیں۔

”راہر کو فتح کر دو صاحب۔“..... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے یافت گوم کر اٹھتے ہوئے مری کی کھٹپی پر اس طرح
لات جمادی کہ مری جختا ہوا اپس گرا اور ایک جھکٹا کما کر ساکت
ہو گیا جبکہ اس دوران مصدر نے عمران سے بھی زیادہ تحریق تاری سے
ایکشن یا تھا۔ اس کی ایک لات ایک میشین گن بردار کی کھٹپی پر پڑی
اور اس کے ساتھ ہی مصدر نے میشین گن کا دست پوری قوت سے
دوسرے اٹھتے ہوئے آدمی کے سر پر بار دیا تھا۔ دو موڑ مڑنے کے
دوران ہی گن کو نال سے پکڑ چکا تھا جبکہ صاحب دوڑتی ہوئی واپس اسی
کرے کی طرف چلی گئی تھی اور جس وقت یہ تینوں ہیاں پر سر پکڑا
تھے اسی لمحے دور دور سے سیست نیٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ایک
انسانی چیخ سنائی دی۔

”ان دو دنوں کے سینوں پر نال دکھ کر نر یا گدروں پر جلدی کرو۔“

باتوں میں ہیں۔ انہیں میں بلاک کر دوں گا۔ باقی تین ہیں۔ ایک
عورت اور دو مرد اور بیولی تمہارے ہی کلب آئے تھے۔ انہیں
ٹکاش کراؤ فوراً۔ پورے ٹکاش کی ایک ایک اینٹ کو چیک کرو۔
مری نے گلا پھاڑ کر اتنا ٹھیک ٹھیک لے لے ہیں کہا۔ عمران نے آجے پڑھ کر
اندر جھاٹا تو مری ایک ہرے ہال بنانکرے ہیں کہی پر بیٹھا گون کر
رہا تھا۔ دروازے کی طرف اس کی پشت تھی۔ یہ مشیری روم تھا۔
دہاں دو آدمی بھی موجود تھا جو مری کو اطلاع دیتے آیا تھا۔

”راہر۔“ میں بھٹکے ان تینوں کا خاتمہ کر دوں۔ پھر اگر سوہنہ کی کال
ہستا ہوں۔ بچھے بیٹیں ہے لے سوہنے، نہیں تو، انہیں کر کے ختم کر
دے گا۔“..... مری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہی ہاں۔“..... اس آدمی نے کہا جو اسے اطلاع دیتے آیا تھا۔
”اس کا نام راہر تھا۔“

”کم آن۔“..... مری نے مرتے ہوئے ایک طرف کو سے دو دنوں
میشین گن برداروں سے کہا اور دروازے کی طرف مل گیا۔ یہ دو دنوں
شاہید اس کے باڑی کا رذت تھے یا اس نے صرف اپنی شان بنانے کے لئے
انہیں پطور گارڈ ساتھ رکھا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو
مشحوص اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں ہی پلت کر ہنگوں کے بل دوڑتے
ہوئے اس موڑ کو کہاں کر کے دوسرا طرف آکر رک گئے۔ مصدر
اور صاحب ایک سانیٹر پر تھے جبکہ عمران دوسری سانیٹر پر تھا اور پھر
تیز تیز قدموں کی آوازیں قریب آتی سنائی دیتے گئیں۔ یہ تین افراد کے

ابت اس مرقی کا خیال رکھنا۔ میں آرہا ہوں۔ عمران نے کہا تو دوڑتا ہوا اس طرف کو پڑھ گیا جو صاحبِ گئی تھی۔ سچ و دروازے کے قریب ہنچا تو اسی لئے صاحبِ دروازے سے باہر آگئی اور ایک لئے کے لئے اس کی گن عمران کی طرف سیدھی ہوئی۔

ارے ارے میں عمران ہوں۔ صدر اور ہے۔ عمران نے کہا تو صاحب نے گن پیچے کر لی۔ اس کے پھرے پر شرمدگی کے تکشیفات اپنے آئے۔

گن پیچے دو اور صدر سے کہو کہ اس مرقی کو اٹھا کر اس کمرے میں کرسی پر بخا کر خول میں جکڑ دے۔ میں اس پوری بلانگ کو چھیک کر کے آرہا ہوں۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس پاں نا کرے میں داخل ہوا جہاں راہبر کی لاش کری سیست پیچے گری ہوئی تھی۔ عمران نے گن سیدھی کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہاں موجود تمام مشینی کو جہا کرنا شروع کر دیا اور پھر تمہاری در بحد بچ دہ ان تمام تہہ خانوں میں گھوم چکا تو اس نے اسلے کا ایک چڑا ذمہ بھی چھیک کر دیا۔ اس ذمہ سے میں عام اسلے سے لے کر اہمی حاس تاپ کے اسلے کی بھاری مقدار موجود تھی۔ عمران بچھ گیا کہ اس اپر بیشل ایڈ کوارٹر سے ہی ریڈ و بھنسی کے بھنٹوں کو ضروری اسلے بھی سپالی کیا جاتا تھا۔ تہہ خانوں میں مرقی، راہبر اور ان دو بادی کارڈز کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے اسلے کے ذمہ سے میں ایک ٹاکٹور بھی خارج کر کے اس انداز میں رکھ

دیا کہ جب یہ ڈی چارج ہو کر بلاست ہو تو یہ پورا ذمہ ہی ال جائے اور اسے معلوم تھا کہ اس سے پوری عمارت اور اپر موجود فیکٹری بھی جاہ ہو جائے گی لیکن وہ اس لئے مطمئن تھا کہ آج ایک بھی میں سرکاری چمنی تھی۔ اس لئے اپر فیکٹری بھی بند تھی۔ وہاں سوائے چند بورڈ چھوپ کیوں کے اور کوئی موجود نہ تھا۔ عمران جب واپس اس کرے میں آیا جہاں مرقی نے بھٹے انہیں کر سیوں میں جکڑ رکھا تھا تو اب اس کی جگہ مرقی اسی انداز میں کرسی میں جکڑا ہوا مہو ہو دیا۔

صدر، تم گن لے کر باہر جاؤ۔ کسی بھی وقت کوئی آسٹما نہ اور صاحب تم پہاں سے کارڈسیں فون میں اٹھا کر جہاں لے آؤ۔ عمران نے کہا تو صدر اور صاحب دونوں سرپلاتے ہوئے باہر چلے گئے تو عمران نے آگے بڑھ کر مرقی کا ناک اور مت دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ بچ دھوکوں بعد جب مرقی کے جسم میں ہوش میں آنے کے تکشیفات بخوار ہونے لگے تو عمران نے باقاعدہ اور پیچے بٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جہاں تمہاری در بحد بھٹے خود مرقی بیٹھا ہوا تھا۔ مرقی نے کراہت ہوئے آنکھیں کھو لیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن خول میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسرا کر ہی رہ گیا۔

تم۔ تم ان کر سیوں سے آزاد ہو گئے۔ یہ کہے ملکن ہے۔ مرقی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی سلسلے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتے ہوئے اہمی حریت بھرے بھے میں کہا۔

تمی..... مران نے ہستے ہوئے کہا۔ اسے واقعی اس میکنزم کی بھو
ش آتی تمی۔

"ایسا اس نئے ضروری ہوتا ہے کہ کہیں گارڈ ایسے آؤں کو ہلاک
نہ کر دیں جسے ہم ہلاک نہ کرنا چاہتے ہوں۔۔۔۔۔ مرغی نے جواب
لیا۔

۔ چلو ہو گا۔ بہر حال اب تھارے علاوہ بیان چھار کوئی آؤ
زندہ موجود نہیں ہے اور شہی تھاری کوئی مشیری سلامت ہے۔
مران نے کہا اور اسی لئے صاحب اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں
کارڈسین فون پہیں تھے۔

- تم اسے لے کر دروازے کے پاس نہ رہ جب کوئی کال آئے تو مجھے بلا بینا..... میران نے کہا۔

۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں بھاں شر کوں۔ کیوں۔ سالک نے
خداوند کو کہا۔

۰ اس لئے کہ یہاں ایک ہی کمری ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم کھوئی رہو اور میں بیٹھا رہوں اور اس مرغی سے مذاکرات میں نے کرنے ہیں۔ تم نے نہیں۔..... عمران نے کہا۔

"اوه اچھا"..... صالح نے قدر سے اٹھیتاں بھرے لئے میں کہا اور
وابس مزگی۔

تم لوگِ واقعی خوش قسمت ہو۔ ورد کوئی سوچ بھی نہیں سکتا
نماک کے ایسی ہر کرت ہو سکتی ہے کہ چہاری ساتھی عورت

جس کری پر تم نے میری ساتھی خاتون کو بخایا تھا وہ کرسی
بے چاری آٹاں قدر مکے کسی کھنڈر سے اٹھائی گئی تھی کہ ایک
خاتون کا بوجھ بھی نہ سہار سکی اور اس کی نسبت نیچے فرش پر جا
گری۔ اس طرح وہ خاتون کری سے آزاد ہو گئی اور پھر اس نے بیٹن
پر لیں کر کے بھیں بھی آزادی والا دی۔ گران نے کہا۔

"اوہ مردی بیٹے۔ اس کا مطلب ہے کہ گودتی سے حماقت ہوتی۔ اس نے خوب کا بہن دو پار پریس کر دیا ہوا گا۔ مردی بیٹے۔ مردی کے من سے یہ اختصار لکلا۔

دو بار کیا مطلب عمران نے حیر ان ہو کر کہا۔
ان کر سیوں کی ساخت اجتماعی ہدایہ ہے۔ جب اس کوئی پر
موجود آدمی ہلاک ہو جائے تو پھر اس کے جسم کے گرد موجود خول
نہیں ہتا جب تک کہ لاش کو نہ ہٹایا جائے کیونکہ اس کا رابطہ
اجتماعی جسم کے دل کی دھڑکنوں سے رہتا ہے۔ اس لئے اس لاش کو
ہٹانے کے لئے دو بار بیٹن کو پریس کر دیا جائے تو کرسی کی نھت
ایک ہپک کو پریس کرتے ہی نچے گر جاتی ہے اور پھر لاش کو ہٹا کر
خول کو بھی خاب کر دیا جاتا ہے۔ جہاری اس ساتھی عورت نے
لیختنا اس کے میکنزم کو سمجھ لیا ہو گا اس لئے اس نے ہپک پریس کیا
اور وہ سیست نچے گر گئی ہو گی۔ مرغی نے مسلسل بوتے
ہوئے کہا۔

"ایسی دردمند اور حساس ناٹ کریاں بنانے کی کاظمیت

اس نے کرسی کی سائیل پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھا لی۔
”رک جاؤ مگبے مت مارو۔۔۔۔۔ مرفت نے عمران کے ہمراہ پر چھا
جائے والی سفراکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔
”بس۔۔۔ میں نے تمہیں موقع دیا تھا یعنی۔۔۔۔۔ عمران نے سرد
لنجھے بس کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نرٹگرڈ بادیا۔

اس طرح اس کرسی سے نجات حاصل کر لے گی۔۔۔۔۔ مرفت نے
بوٹ پر جاتے ہوئے کہا۔

”ہم نے کبھی کسی پر جارحانہ حمل نہیں کیا۔۔۔ ہم ہمیشہ لہتے دفاع
کے لئے لڑتے ہیں۔۔۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی مد و ہمارے شامل حال رہتی
ہے۔۔۔ اب یہی دیکھو۔ تم نے پڑھ پوری کیا۔۔۔ تم نے ہمارے
سانسداں کو اخواز کیا۔۔۔ ہم تو اپنا مال واپس لینے آئے ہیں۔۔۔ عمران
نے کہا۔

”اگر بیسا پر پادر ہے اور یہ ان سرف سپر پادر کو ہو آئے کہ
اچھائی کا رائد جدید ریسرچ کا استعمال دی کرے۔۔۔ جہاڑے پہماندہ
ملک کو یہ حق نہیں دیا جا ستا۔۔۔۔۔ مرفت نے اس حالت میں بھی
پڑے غوث بھرے لئے میں کہا۔

”بہت خوب۔۔۔ اسے کہتے ہیں کہ کچھ کی دم اگر ہزار برس بھی تھی
میں رکھی جائے سب بھی ویسی کی ویسی نیزی ہی رہتی ہے۔۔۔ بہر حال
اب تم بتاؤ کہ بلیوہا کس لیبارٹری ناکس میں کہاں ہے۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔

”مجھے کچھ نہیں معلوم اور تم بھی ہمارا سے بچ کر نہ جا سکو گے۔۔۔
اس نے مجھے روپا کر دو۔۔۔ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔۔۔۔۔ مرفت نے کہا
تو عمران نے ایک طویل سائنس یا اور اٹھ کھلا ہوا۔

”تم واقعی نیزی کھیر ہو۔۔۔ اس نے سیدھی انگلیوں سے بھی نکلنے
کی کوشش فضول ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

چیف۔ لگل سیشن کے لوگ ایئرپورٹ سے باہر اور شہر میں
ہر جگہ انہیں گھیرنے کے لئے موجود تھے یعنی وہ لوگ جانے کس
اسٹے سے خاموشی سے لکل گئے ہیں۔ اب انہیں نہیں کیا جا رہا ہے۔
جیسے ہی وہ نہیں ہوئے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔..... مری نے
ہواب دیتے ہوئے کہا۔

” کہے ممکن ہوا۔ انہیں کہیے علم ہوا کہ ان پر وہنگی
ایئرپورٹ پر تحد ہو گا۔“ سرہیری نے احتیاطی خیالی لمحے میں کہا۔
” میرا خیال ہے چیف۔ کہ انہیں یہ اطلاع نہیں ملی یعنی وہ پوچھ
احتیاطی شاطر اختیارت ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ احتیاطاً ایسا
کر گزرے ہوں۔ بہر حال وہ ابھی قابو ہے شہر میں نقل و حرکت تو
کریں گے اور پھر آسانی سے نہیں ہو جائیں گے۔..... مری نے
ہواب دیتے ہوئے کہا۔
” یعنی ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ جوہیں کر لیں۔“ سرہیری نے
کہا۔

” یہ سر۔ یعنی بہر حال ان کا گروپ ہے وہ مووروں اور چار
مردوں کا۔ اور پھر ان کے تھوس قدو مقامت ہیں اور خاص طور پر
حران کی مزاحیہ باتیں جو اس کی فطرت بن چکی ہیں۔..... مری نے
ہواب دیا تو سرہیری کا سکراہ ہوا ہرہ نارمل ہوتا چلا گیا۔

” تھیک ہے۔ جیسے ہی کوئی اطلاع ملے مجھے فوری روپورٹ
دینا۔..... سرہیری نے تیر لمحے میں کہا۔

رنی۔ وہنگی کا چیف سرہیری لپٹے آفس میں پیٹھا ایک فائل پڑھتے
میں صروف تھا کہ پاس ڈے ہوئے فون کی لٹھنی نہ اٹھی۔ اس نے
پھونک کر فون کی طرف دیکھا اور اس کے ہمراہ پر جوش کے ہماڑات
اگر آئے۔ اسے یقین تھا کہ فون کاں پا گکھیا سکدت سروس کے اس
گروپ کے خاتمے کی بابت ہی ہو سکتی ہے جسے لگل سیشن نے
ایئرپورٹ کے باہر ٹھہر کرنا تھا۔ اس نے باہقہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
” یہ۔..... سرہیری نے اشتیاق آئی لمحے میں کہا۔
” مری بول رہا ہوں چیف۔..... دوسری طرف سے مری کی
مودودیہ آواز سنائی دی۔

” یہ۔ کیا روپورٹ ہے ان پا گکھیائی وہنگوں کے بارے
میں۔..... سرہیری نے ہمیلے سے زیادہ اشتیاق بھرے لمحے میں کہا۔

کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔ سب کسے مکن ہے۔..... سرمیں
نے بھی کہا۔

سر ایسا ہوا ہے تین ایسا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہم پر
ذکر پائیں گے۔ اس گروپ کے تین افراد تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک
عورت اور دو مردوں جو پیر پٹلیں بیٹھ کو اڑکے تریپ ٹریپ ہو گئے تھے
اور میں نے انہیں ہلاک کر دیا تھا۔ باقی تین افراد بھی ہلاک ہو جائیں
گے۔ آپ سے میں نے یہ اجازت لیتی ہے کہ جیکب کی جگہ وہ نالہ کو
کلک سیکشن کا چیف بناؤں۔..... مرفنے کہا۔

ہاں۔ آپ اور کیا ہو سکتا ہے۔ تین جنہیں تم نے ہلاک کیا ہے
کیا وہ اتنی پاکیشیانی اختیارت تھے۔..... سرمیں نے کہا۔

یہ سر۔ اس وقت ہنگامی حالات ہیں اس نے تفصیل بعد میں
ہماں گا۔..... مرفنے کہا۔

اوکے۔ مجھے ہی حالات مکمل تابو میں آئیں۔ تم نے مجھے فوراً
پارٹ دینی ہے۔..... سرمیں نے تجھے میں کہا اور رسیدور رکھ
لیا۔

بُڑے خطرناک اختیارت ہیں۔ بجائے اس کے کہ کلک سیکشن
انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہوتا اتنا ان لوگوں نے کلک سیکشن
کے ایڈ کو اڑپر حمد کر دیا۔..... سرمیں نے بڑہ بڑاتے ہوئے کہا اور
بُڑا ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار بہونک پڑا۔

اوہ۔ اوہ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارا آنے سے بہتے راستے

میں چیف۔..... مرفنے جواب دیا اور سرمیں نے ایک
ٹولیں سانس لیتے ہوئے رسیدور رکھ دیا۔ کوئے اس بات پر خاصی
توحیث محسوس ہوتی تھی کہ پاکیشیانی اختیارت ایک ٹورٹ سے بھی
سلامت لکل جانے میں کامیاب ہو گئے میں تین اسے بہر حال اس
بات کا تین حصہ کھا کر کلک سیکشن سے وہ کسی صورت بھی نجٹ دیکھیں
گے کیونکہ وہ کلک سیکشن کی تعزی اور کارکردگی سے اچھی طرح
واقف تھا اسے سطحوم تھا کہ کلک سیکشن جب مکمل طور پر مکت
میں آجائے تو پھر کوئی بھی اس کی زد سے نہیں نجٹ سکتا۔ اس نے اسے
تین حصہ کھا کر زیادہ سے زیادہ دو تین ٹھنڈوں بعد اسے پاکیشیانی
ٹھنڈوں کی ہذاکت کی اطلاع بھی مل جائے گی۔ اس نے دو اٹھیان
سے اپنے دوسرے کاموں میں صرف ۷۰ گیا۔ پھر تقریباً دو یا تین
گھنٹے تک رہے تھے کہ مخصوص فون کی گھنٹی نجٹ اٹھی۔

میں۔..... سرمیں نے رسیدور المعا کر تھے جسے میں کہا۔
مرفنے بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیانی ٹھنڈوں نے کلک سیکشن
کے بیٹھ کو اڑپر اپاٹک ٹھنڈا کر دیا ہے۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے
کہ ایک عورت اور دو مرد کلب میں آئے۔ انہوں نے وہاں جزا ہنگامہ
کیا اور پھر انہوں نے بھوں سے دیواریں توڑ دیں۔ کلب میں بھی جم
ماڑے اور پھر کلک سیکشن کے بیٹھ کو اڑپر میں انہوں نے قتل عام کر
دیا۔ کلک سیکشن کے چیف جیکب کو بھی اس کے آفس میں ہلاک
کر دیا گیا اور پھر وہ فرار ہو گئے ہیں۔..... مرفنے کہا۔

میں کسی نے باقاعدہ اطلاع دی ہے کہ کلکٹ سیشن ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس خبر دینے والے کو تریں کرنا ہو گا۔ سرمیری نے ایک پار پھر پڑھاتے ہوئے کہا یعنی پھر وہ دوبارہ پتھر کام میں صرف ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد مخصوص فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ پڑھا کہ رسیور اٹھایا۔

”یہ۔“ سرمیری نے کہا۔

”اے سیشن کے چیف ہمزی کی کال ہے چیف۔“ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مودباد آواز سنائی دی تو سرمیری پڑھ کر پتھر سے۔

”ہمزی کی کال اور مجھے براہ راست۔ کیوں۔ اے تو آپ یعنی ہیڈ کوارٹر پات کرنی چاہئے۔“ سرمیری نے تیز اور سخت لمحے میں کہا۔

”اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کوئی ایم جنسی بات کرنا چاہتا ہے۔ پی اے نے جواب دیا۔

”اچھا۔ کراؤ بات۔“ سرمیری نے ہونٹ پڑھاتے ہوئے کہا۔

”ہیلو۔ میں ہمزی بول رہا ہوں چیف۔“ پھر لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مزددا آواز سنائی دی۔

”تم نے مجھے براہ راست کیوں کال کی ہے۔ تمہیں تو آپ یعنی ہیڈ کوارٹر میں مرفنی سے بات کرتا چاہئے تھی۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ڈسپلن کی خلاف ورزی قطعاً پسند نہیں کرتا۔“ سرمیری نے

اجتنی سخت لمحے میں کہا۔

”ڈسپلن کی خلاف ورزی کی معافی چاہتا ہوں چیف۔“ دوسری طرف سے صدرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

”نمیک ہے۔ ہتاڈ کیوں کال کی ہے۔“ ہمزی کے معافی طلب کرنے پر سرمیری کی اتنا کوئا خاصی تسلیم ہمیشہ تھی۔ اس نے اس پار اس کا لہرہ خاصاً زرم تھا۔

”چیف۔ کلکٹ سیشن کا ہیڈ کوارٹر بنا دیا گیا ہے اور کلکٹ سیشن کے چیف جنکپ کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔ مجھے مرفنی نے روپورٹ دی ہے۔ اب کلکٹ سیشن کے سب ہیڈ کوارٹر کو ہیڈ کوارٹر بنا دیا گیا ہے اور سب ہیڈ کوارٹر کے انچارج روئیاں وہ کلکٹ سیشن کا چیف بنادیا گیا ہے۔“ سرمیری نے ایسے لمحے میں کہا جسے وہ دوسری طرف سے روپورٹ دینے والے کو بتاتا چاہتا ہو کر وہ ریپلی ہمیشہ کا چیف ہے۔ اس نے ہربات اس کے علم میں راتی ہے۔

”کراس کا اونی کی کوئی نہر تحری تحری جو کہ کلکٹ سیشن کا سب ہیڈ کوارٹر تھا وہ اب کلکٹ سیشن کا مقتل بن چکا ہے چیف۔“ ہمزی نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہر رہے ہو۔ کیا مطلب۔“ سرمیری نے پوچھ کر اور اجتنی سخت بھرے لمحے میں کہا۔

یوں گھوس ہوا جیسے کسی نے اس کے جسم سے جان لکال دی ہو اور
وہ اب حیتے جائے گئے انسان کی بجائے تھر کا بستین گیا ہو۔

چیف چیف۔ کیا آپ سن رہے ہیں۔ دوسری طرف سے
ہمزی نے بار پار پوچھا۔

” یہ سب کیا ہو گیا ہے، ہمزی۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ تو یہ
بجسی کو جہاں کر دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ تو ناممکن ہے۔ ” سرہیری
نے ایسے لمحے میں کہا جیسے الفلاح خود خود اس کے منہ سے باہر نکل
رہے ہوں۔

” ایسا ہو جاتا ہے چیز۔ مجھے ہو معلومات میں ان کے مطابق
یہ ساری کارروائی پاکیشیاں سکرت سروس کی ہے۔ آپ کو مجھے تو
اطلاع دینی تھی۔ آپ نے کلکٹ سیشن کو ان کے سامنے کر دیا۔ وہ
اہمیتی خطرناک ترین امتحنت ہیں۔ وہ اگر اس طرح کلکٹ سیشن کے
قاویوں میں آکتے تو اب تک لاکھوں ہارہاک ہو چکے ہوتے۔ انہیں تو
پوری دنیا میں غفریت کہا جاتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ الٹا انہوں نے
بواپی حمد کر کے کلکٹ سیشن کا بھی خاتمہ کر دیا اور آپریشن
ہیڈ کو اورٹر کا بھی۔ ہمزی نے کہا تو سرہیری نے بے اختیار ایک
ٹوپیل سانس دیا۔

” ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے ان کو مجھے میں غلطی کی ہے
یعنی اب کیا کیا جائے۔ سرہیری نے ایسے مجھے میں کہا جسے ”
ذہنی طور پر یہ بھی سی صوس کر رہا ہو۔

” چیف۔ اس کو تمہی میں رو تالاؤ کے علاوہ آخر اور کلکٹ سیشن
کے موجود تھے یعنی اب وہاں سب کی لاشیں بکھری چڑی ہیں۔ عبارت
کلکٹ سیشن کا قتل عام کیا گیا ہے۔ ہمزی نے کہا تو سرہیری
یوں گھوس ہوا جیسے اس کے دماغ میں دھماکے سے ہونے لگے
ہوں۔ ”

” یہ کسے ممکن ہے۔ یہ کسے ممکن ہے۔ سرہیری نے رُک
رُک کر کہا۔

” میں نے خود جا کر جیکنگ کی ہے چیف۔ یکوئی مجھے ہٹ
ہیڈ کو اورٹر کی جہاں کی اطلاع میں تھی پھر مجھے فوری خیال آگئی کہ
ہمہوں نے ہیڈ کو اورٹر کا خاتمہ کیا ہے۔ ” سب ہیڈ کو اورٹر پر بھی حمد
کریں گے۔ اس لئے میں خود وہاں گی۔ ہمزی نے جواب دا۔
” فوری بیٹھ۔ یہ سب تو ناقابل برداشت ہے۔ سرہیری
نے پچھنے کے سے انداز میں کہا۔

” چیف۔ ایک اور بڑی خبر ہے۔ ہمزی نے کہا تو سرہیری
بے اختیار اچھل پڑا۔

” کیا ابھی کوئی اور بڑی خبر بھی رہ گئی ہے۔ سرہیری نے
اپنے وقار کا خیال رکھے بغیر حق کے بل پچھئے ہوئے کہا۔

” لیکن چیف۔ اسی لئے مجھے آپ کو براہ راست کاں گرنا پڑی ہے۔
آپریشن ہیڈ کو اورٹر کو بھی مکمل ٹھوڑ پر جہاہ کر دیا گیا ہے۔ سبھی میں
سے چیف مرغی کی لاش بھی ملی ہے۔ ہمزی نے کہا تو سرہیری کو

"چیف۔ اتنا پر بیان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب کو اس لئے ہوا ہے کہ آپ ان کے ملن کے دستے میں رکاوٹ بن گئے۔ ورنہ پوری دنیا باتی ہے کہ پاکیشی سیکرت سروس اور امر اور الجھنے کی بجائے ہرا درست اپنے نادگر پر کام کرتی ہے اور بھین ان کا نادگر رینہ بھنسی کے لفظ سیشن اور آپریشن ہیڈ کوارٹر کی جماعت نہیں ہو گا۔ یہ کام انہوں نے بلا رکاوٹ آگے بڑھنے کے لئے اسی ہوا گا۔"..... ہمزی نے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کچھ ہو۔"..... سریجی نے کہا اور پھر ایم اے برڈے اور دا کمر شجاعت مل کے انہوں کے پارے میں تفصیل بتا دی۔ "یہ پر ڈاؤ اور سانسداں اپ کہاں ہیں۔"..... ہمزی نے پوچھا۔ "ناکس کی لیبارٹری بلیو ہاکس ہیں۔"..... سریجی نے جواب دیا۔

"ہاں کی سکوڑتی تو ناپ سیشن کے پاس ہے۔"..... ہمزی نے کہا۔

"ہاں۔ آرٹلٹ ناپ سیشن کا اچھا رج ہے۔"..... سریجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ جبکہ وہ ہوش میں ہمزی سے اچھائی بخنت لے جیں بات کر رہے تھے۔ مگر آپریشن ہیڈ کوارٹر کی جایا کامن گر ہمزی کے سوالوں کا اس انداز میں جواب دے رہے تھے جیسے ہمزی ان کا ماتحت ہونے کی بجائے ان کا بآس ہو۔

"چیف۔ اب لازماً عمران اور اس کے ساتھی بلیو ہاکس کا رخ

کریں گے۔"..... ہمزی نے کہا۔ "نہیں۔ انہیں کہیں سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ پر زدہ اور سانسداں کو بلیو ہاکس بلیو ہاکس کیا گیا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ کام باناو کی رہیں تیر کی لیبارٹری پر حمد کریں گے۔"..... سریجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کیا باس مرغی کو معلوم نہیں تھا کہ ملن اب بلیو ہاکس میں مکمل کیا جا رہا ہے۔"..... ہمزی نے کہا۔

"اوہ، ہاں ہاں۔ اسے تو معلوم تھا۔ تو ہمارا امطلب ہے کہ انہوں نے مرغی سے پوچھ دیا ہو گا۔ ملے یہ سب ہے تو تاقابل یقین۔ آپریشن ہیڈ کوارٹر میں مکھی داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ پھر یہ لوگ کیسے وہاں داخل ہو گئے اور انہوں نے مرغی اور اس کے ساتھیوں کو بلاک کر کے آپریشن ہیڈ کوارٹر بھی جاہ کر دیا۔"..... سریجی نے بیکار اچھائی مختارے ہوئے لٹھے میں کہا۔

"چیف۔ جہاں تک میں نے تحقیقات کرائی ہے۔ یہ لوگ گلو لاں کے دریے اندر داخل ہوئے اور پھر ساری کارروائی کر کے گلو لاں کے دریے واپس لٹک گئے اور انہوں نے اسکے سلوو میں دائریں ڈالی چارچ بھ قصب کر کے باہر لٹک کر اسے چارچ کر دیا۔ جس کا تیتجہ یہ نکلا کہ پورا آپریشن ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر جاہ کر دیا گیا۔"..... ہمزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو پھر مجھ سوچتا ہو گا کہ بلیو ہاکس کی

کس طرح حقائقت کی جائے۔ یہ تو واقعی ایسا نی خطرناک تری
لوگ ہیں۔ سرہیری نے تیر لیجھ میں کہا۔

"چیف۔ تاپ سیکشن کا واسطہ آج حکم ان لوگوں سے نہیں"۔
جبکہ میں بلیک ہمجنی اور دوسرا ہمجنیوں میں کام کرتے ہوئے
بے شمار بار ان سے نکلا بھی چکا ہوں اور کسی کیسیز میں ان کے ساتھ
مل کر بھی کام کر چکا ہوں۔ مجھے ان لوگوں کے کام کرنے کا اندزاد اور
ان کی نقیبات کا علم ہے۔ اس نے میری درخواست پر کہ اب
پوری فیصلہ کریں درد دیر ہو جانے کی صورت میں جس طرز
آپریٹل ہیٹ کوارٹر جاہ ہوا ہے۔ یہ لوگ بیوہاکس لیبارٹری کو بھی
جاہ کر دیں گے۔"..... ہمزی نے کہا۔

"چہاراً مطلب ہے کہ بیوہاکس کی حقائقت اے سیکشن کے
ذمے لگا دی جائے اور تاپ سیکشن کو واپس بلاایا جائے۔" سرہیری
نے کہا۔

"لیں سر۔"..... ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تاپ سیکشن طویل عرصہ سے بیوہاکس لیبارٹری کی
سلکورٹی کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس نے وہ صرف ماحول سے مانوس ہے
بلکہ اس ماحول کے بارے میں تمام باریکیاں بھی وہ بھہتا ہے۔ پھر
سیکشن ان معاملات میں پوری طرح تحریت یافتہ بھی ہے جبکہ
تمہارے سیکشن کی شینگ کی جزوں تاپ کی ہے۔ اس نے یہ ہو سکتا
ہے کہ ناکس کا اودۂ قل چارچ چھین دے دیا جائے تاکہ اول تو تم

اور چہاراً اے سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے
یعنی اگر کسی وجہ سے ایسا ہے ہو سکے اور وہ لوگ بیوہاکس تک پہنچ
جائیں تو پھر تاپ سیکشن ان کا خاتمہ کر دے گا اس نے میں جھیں حکم
دے رہا ہوں کہ تم فوری طور پر اپنے سیکشن کو لے کر ناکس پہنچ
جاو۔ چہاراً مشن ہر قیمت پر پاکیشی ہمجنوں کو بیوہاکس لیبارٹری
تک پہنچنے سے روکنا اور انہیں بلاک کرنا ہے۔"..... سرہیری نے
تھکناء لیجھ میں کہا۔

"میں چیف۔ آپ کے حکم کی تعییں ہو گی۔ میرا مقصد صرف
پاکیشی ہمجنوں کے مقابل آنا تھا اسکے میں ان کا خاتمہ کر سکوں
کیونکہ یہ پات میرے نزدیک یقینی ہے کہ انہیں صرف میں اور میرا
سیکشن ہی غلام کر سکتا ہے۔ آپ اپنے اجازت دے دی ہے تو آپ
میں بلدی ہی ان کی لاشیں آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔"..... ہمزی نے
سرت پھرے لیجھ میں کہا۔

"اوکے۔"..... سرہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رسید رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر ہڈیں افسردگی کے نہادت نایاں
تھے کیونکہ کلک سیکشن کے ہینڈ کوارٹر اور پھر بہینڈ کوارٹر کی
تجھی اور خاص طور پر آپریٹل ہینڈ کوارٹر کی تباہی ان سب نے مل کر
اس کے اعصاب کو حقیقت میں بھگھوڑ کر کر دیا تھا۔ لیکن اب اسے
اطمینان تھا کہ اے سیکشن اور تاپ سیکشن دونوں مل کر ان
خوفناک پاکیشی ہمجنوں کا بہر حال خاتمہ کر دیں گے۔

سیلائست فو نز بھی وہاں پہنچ چکے تھے اور وہاں رہتے والوں کے پاس
حرماں چلتے والی جدید ترین چیزوں بھی موجود تھیں۔ ان چیزوں کو
بنانے والی کمپنی نے ان چیزوں کا نام بھی گرات ہی رکھا تھا۔ س
نے انہیں گرات چیزوں کا جاتا تھا۔ عام انگریزیں روان کے مطابق
بہاں مز لکن تو نہیں بنائی گئی تھیں کیونکہ حرماں چلتے والے راست
کے طوفان ایسی کسی سڑک کا وجود چند گھنٹوں سے زیادہ قائم نہ
ہوتے دیتے تھے۔ البتہ بہاں جگہ جگہ ایسے نشانات ہر در قائم کے لئے
تھے جو راستوں کی نشاندہی کرتے رہتے تھے۔ تاکہی میں سیاح مرد
اس سڑک کو دیکھتے اور بہاں سڑک کے لئے آتے تھے۔ ہمیں دید

ہے کہ بہاں کی ایسی نورست کپنیاں تھیں جو چیزوں اور اگر سیاح
ریاضت کرتے تو اونوں پر اپنیں صورا کی سر کرتی تھیں اور سیاح
کی کئی روز اس صورا میں رہ کر فلکر سے قریب تر ہو کر دن
گوارتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ تاکہی کے جو اخانے بھی اس
ریاست میں ہے حد مذہبی تھے اور کہاں جاتا تھا کہ تاکہی میں جو ا
کھینچنے والا گوئیست ہار دنوں کیفیت سے گورنمنٹ چالیں جب وہ
تاکہیں جاتا تھا تو بہر حال آتے وقت سے زیادہ دولت مدد ہوتا تھا۔ ہمیں
وجہ تھی کہ بہاں لوگ جوئے شوق سے جو اکھیلے آتے تھے۔ تاکہی
میں ایک گینگ ہے حد مذہبی تھا۔ زیادہ تر جوئے خانے، کلب اور
ہوش اسی گینگ کی ملکیت تھے۔ اسے رین کارڈ کہا جاتا تھا۔ رین کارڈ
کے لوگ پورے تاکہی میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی مخصوص نمائی

s4sheikh@gmail.com

فاکس انگریزیا کی ایک دور دہرا ریاست تھی جس کا پہنچتہ علاقہ
صحرائی تھا جبکہ باقی میانی علاقوں پر عذر خیل تھا۔ اس ریاست تیز
بند بی بڑے شہر تھے البتہ چھوٹے چھوٹے قبیلے اس پوری ریاست
میں پھیلے ہوئے تھے۔ انگریزیا کی باقی ریاستوں کی نسبت یہ ریاست
ترقی کی دوڑ میں کافی بچھے تھی۔ تاکہی نام شہر اس ریاست کا سب سے
بڑا گنجان آباد اور ترقی یافتہ شہر تھا۔ تاکہی کے شمال میں تقریباً تین
سو کوئی میز بچ پھیلا ہوا انگریزیا کا سب سے جا ہمرا تھا جسے گرات
سینڈ لینڈ کہا جاتا تھا۔ گرات اس صورا کا قریبی نام تھا۔ گرات ۱۳۰
میں چھوٹے چھوٹے نسلانی قبیلے موجود تھے کوئی قبیلہ دوڑ میں تو یہ
ترقی یافتہ ہی رہے ہوئے گئیں اب وہاں ترقی کے کافی نام ہوتے
تھے۔ ان نسلانوں میں بھلی پیدا کرنے والے یوں مت موجود تھے۔

گہرے سرخ رنگ کی نائی تھی جس پر سفید رنگ کا سارہ سا بنا ہوا
تھا۔ یہکن پر لوگ سیاحوں کی بے حد محنت کرتے تھے۔ البتہ جہاں
بھی کوئی بھلکا ہوتا یا کسی سے کوئی زیادتی ہوتی تو رینیڈ کارڈ اسے
لوگوں کو اچھائی بے درودی سے ہلاک کر دیتا تھا اور ان کی لاشیں بھی
کی کمی رو رہنے کوں پر پڑی تلف آتی تھیں۔ لاش کے سینے پر سرخ رنگ
کا کارڈ پن کر دیا جاتا تھا اور جب تک رینیڈ کارڈ کی طرف سے ایجادت
ہتی تھی پولیس بھی ان لاخوں کوہاں سے ہٹانے کی ہر آت نہ کرتی
تھی۔ رینیڈ کارڈ کا ہیئت کوارٹر رینیڈ کارڈ کلب اور کمپنیوں تھا۔ رینیڈ کارڈ کا
چیف آر تھر جو پرس آر تھر کہلاتا تھا اس رینیڈ کارڈ ہول میں پری یہ ملتا
تھا۔ آر تھر پہنچے ایک بھائی کی ایک ہجنسی سے متصنعت کیا ہے پھر اس نے
کہیں لمبا پا ہٹ مارا اور یہ پناہ دولت حاصل کر کے اس نے ہجنسی
پیروز دی اور پھر دارالحکومت سے دور شہر ناکسی میں آگیا اور سہاں اس
نے کلب اور جوئے ننانے بنانے۔ آہست آہست اس کا یہ کاروبار
پورے ناکسی میں پھیلایا چلا گیا۔ اب وہ ایک لفڑ سے ناکسی کا ہے
تاج پادشاہ تھا۔ اس کے من سے لفٹنے والا ہر لفڑ دوسروں کے نے
قانون کا درجہ حاصل کر جاتا تھا۔ آر تھر بذات خود نرم رو اور نرم گھنٹو
کرنے والا شخص تھا یہکن اس کی اس نری کے بیچے ہے رنجی اور
بربرست کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ دوسروں کو ہلاک کرنے کا
حکم دیتے ہوئے ایک لمحے کے لئے بھی نہ بچکاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
اس کے لئے گروپ کے لوگ بھی اس سے اس قدر ذرتے تھے جیسے

”بھیم موت ہو۔ یہ اور بات ہے کہ پرنس آر تھر صرف غلطی پر سزا دیا
کرتا تھا اور چھوٹی سے چھوٹی غلطی پر بھی وہ فوری موت کی سزا دے دیا
کرتا تھا۔ اس کی لخت میں سزا کا مطلب یہ موت ہوتا تھا۔ اس وقت
بھی پرنس آر تھر اپنے مخصوص اوضیں میں پہنچا جام میں بھری ہوئی
ٹڑاب کی چمکیاں لے رہا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی مترنم
عُنْتَنِ نَعْلَمْ اٹھی۔ پرنس آر تھر نے ایک لفڑ قون کی طرف دیکھا اور پھر
ہام کو میز پر رکھ کر اس نے پاٹھ پڑھایا اور رسیور اٹھایا۔
”یہ..... پرنس آر تھر نے نرم لمحے میں کہا۔

”رینیڈ ہجنسی کے سڑھڑی آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔
دوسرا طرف سے مدد بابت نسوانی آواز سنائی دی تو پرنس آر تھر ہے
انشیار ہونک چڑا۔

”اوہ اچھا۔ کراؤ بات جلدی۔ پرنس آر تھر نے ہونک کر کہا
کہونکہ بھڑی اس کا ہے حد گہر اور یہ تکلف دوست تھا۔ وہ دونوں
الگھے ہجنسی میں کام کرتے تھے۔ پھر آر تھر ہجنسی چھوڑ کر سہاں
ناکس آگیا تھا جبکہ بھڑی مختلف ہجنسیوں سے ہوتا ہوا اب رینیڈ
ہجنسی میں تھا اور اس کے بھی کسی سیکشن کا چیف تھا۔ ان کے
دارمیان اب بھی خاصے گہرے اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔

”ہیلو۔ بھڑی بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد بھڑی کی آواز
لعلی دی۔

”آر تھر بول رہا ہوں فیر۔ آج کیسے ہماری قسم جاگ پڑی کہ

تمہیں فون کرنے کا خیال آگیا۔..... اُر تھر نے اپنی دوستائے اور بے تکلفاً سمجھے میں کہا۔

“میں اپنے سیکشن کے ساتھ ناکسی آ رہا ہوں۔ میں نے سچا کہ پہلے ناکسی کے پرنس سے اجازت لے لوں۔..... دوسری طرف سے ہمزی نے بھی بے تکلفاً سمجھے میں کہا تو اُر تھر بے اختیار کمالاً کہ اس پڑا۔

“اُغز کسی مشن پر آ رہے ہو تو پھر سیکشن کو ساتھ لے آئے کی جائے اکیلے ہی آ جاؤ۔ تمہارا مشن میں پورا کر ادؤں گا۔..... اُر تھر نے کہا۔

“اس نے تو فون کی ہے کہ یہ مشن تمہاری مدد کے بغیر براہمی، ہو سکتا۔..... ہمزی نے کہا تو اُر تھر بے اختیار ہو ٹک پڑا۔

“اچھا۔ ایسا کو تسا مشن ہے۔..... اُر تھر نے حرث بھرے سمجھے میں کہا۔

“پا کیشیا سیکرت سروس کے خلاف مشن ہے۔..... ہمزی نے کہا۔

“پا کیشیا۔ یہ تو ایشیا کا کوئی پہمانہ سامنک ہے۔..... اُر تھر نے من بتاتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ہمزی بے اختیار ہنس پڑا۔

“ہا۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اس کی سیکرت سروس پہمانہ نہیں ہے۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک سیکرت سروس ہے اور اب یہ سروس ناکسی پہنچنے والی ہے یا شاید پہنچ بھی ہو۔..... ہمزی

نے کہا۔

“حرث ہے۔ یہ سب تم کہہ رہے ہو۔ تم جو ایکدیجیا کی خاقتوں تین روپیہ بھنسی کے سیکشن انچارج ہو۔..... اُر تھر نے حرث بھرے سمجھے میں کہا۔

“ہا۔ اور اس خاقتوں تین روپیہ بھنسی کے خلاف پا کیشیا سیکرت سروس نے محمودی سا کام کیا جس کے نتیجے میں دلکش میں کلک سیکشن کا کامیڈی کوارٹر جباہ ہو گیا۔ سب ہیڈی کوارٹر میں کلک سیکشن کا قتل عام کر دیا گیا اور پھر روپیہ بھنسی کا اپریشن ہیڈی کوارٹر جسے مقابل نتیجے سمجھا جاتا تھا بھروس کے دھماکوں سے ٹکوں کی طرح بکھر گیا اور یہ سب کام جد ٹھٹھوں کے درمیان ہوا۔..... ہمزی نے جواب دیا تو اُر تھر کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

“کیا واقعی۔ حرث ہے۔..... اُر تھر نے کہا۔

“ہا۔ اسی لئے تو مجھے سہیں تمہاری مدد کی ضرورت پڑی ہے۔ کیونکہ ناکسی میں تمہارے آدمی ہو کچھ کر سکتے ہیں وہ سیرا سیکشن نہیں کر سکتا اور میں نے بہر حال اس سروس کے آدمیوں کو فریں بھی کرنا ہے اور پلاک بھی کرنا ہے۔ یہ میرے لئے جعلی ہے اور میں نے چلنے ہر قیمت پر پورا کرنا ہے۔..... ہمزی نے بڑے باعثتاد سمجھے میں کہا۔

“ٹھیک ہے۔ آجاؤ فوراً اور بے فکر رہو۔ تمہارا کام ہر صورت میں ہو گا۔..... اُر تھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• مجھے دو رہائش گاہیں چاہئیں۔ ایک اپنے اور اپنے استثنے لئے اور دوسرا سیشن کے افراد کے لئے۔ تین کاریں بھی چاہئیں۔ اگر تم بندوبست کر سکتے ہو تو تھیک۔ ورنہ کسی رسیل اسیٹ نہیں کافی نہیں۔..... ہمزی نے کہا۔

• دس رہائش گاہیں مل سکتیں جیسے۔ جہارے سیشن کے لئے دو ہو روڈ پر ایون دون کی رہائش گاہ ہترن رہے گی۔ ہبہ دو کاریں بھی موجود ہیں۔ جہارا نام ہبہ بیجا جائے گا تو ہبہ موجود مسح آؤں رہائش گاہ جہارے ہوالے کر دے گا اور خود ہبہ سے چلا جائے گا۔..... آر تھر نے کہا۔

• تھیک ہے۔ اور سیرے لئے۔..... ہمزی نے کہا۔

• کالاس روڈ پر ایک رہائش گاہ ہے۔ اس کا نمبر دون ٹو ہے۔ ہبہ بھی دو کاریں موجود ہیں۔ ہبہ نمبروں والا لاک موجود ہے۔ اس کا نمبر بھی دھی ہے جو کوئی کاٹھے ہے۔..... آر تھر نے کہا۔

• او کے تھیک ہے۔ میں ناکسی ٹھنک کر پھر تم سے رابطہ کروں گا۔..... ہمزی نے کہا۔

• جس سروس کے خلاف تم کام کر رہے ہو۔ اس کی کیا تفصیلات ہیں۔..... آر تھر نے کہا۔

• دو عورتوں اور چار مردوں کا گروپ ہے۔ وہ میک اپ کے مالیہ ہیں۔ اس نے جیتنے یاتا نے کی خروجت نہیں ہے۔ کافی ذات بھی تھی ان کے پاس اصل ہی ہوں گے۔ اس نے کافی ذات کے ذریعے بھی

انہیں پڑھک نہیں کیا جا سکتا۔ صرف قدماست کی تفصیلات ہیں۔ وہیں اکر ہتاؤں گا۔..... ہمزی نے کہا۔

• ان کا ہبہ منش کیا ہے۔..... آر تھر نے پوچھا۔

• ریاست ناکس میں ایک بھی کیا کی ایک بہت بڑی اور اہم لیبارٹری ہے جسے بیوہا کس لیبارٹری کہا جاتا ہے۔ ہبہ پاکیشی سے ہرائل کا ایک پرداہ چوری کر کر بھجوایا گیا ہے اور اس پرداہ کے موجب سانسداں ڈاکر شیخووت حلی کو بھی اخواز کر کے ہبہ بھنجایا گیا ہے۔ پاکیشی سیکرٹ سروس اس پرداہ کے سانسداں کو واپس حاصل کرنے کے لئے فہرنا کسی ٹھنک رہی ہے۔..... ہمزی نے جواب دیا۔

• یہ لیبارٹری ہبہ ہے۔ میں نے تواج بھک اس کے بارے میں نہیں سن۔..... آر تھر نے قدرے طنز لیٹھے میں کہا۔

• یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے صرف اتنا معلوم ہے کہ ریاست ناکس میں ہے۔..... ہمزی نے جواب دیا۔

• اچھا۔ میں معلوم کروں گا۔ تم آجاو۔ دیسے میں اپنے آدمیوں کو کہہ دیا ہوں کہ وہ چچہ افراد کے گروپ کو چھک کریں۔..... آر تھر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے کریٹل دبایا اور پھر نون آنے پر اس کے لیکے بعد دیگرے ہبہ پریس کرنے شروع کر دیتے تاکہ اس گروپ کی جیگنگ کے ساتھ ساتھ وہ ان کو ٹھیکوں کے بارے میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے سکے۔

مختصر تریکاً تھا اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔
 عمران صاحب اس تکمیل اپنی علاقتے میں کہاں گئے ہوں
 گئے۔ صاحب نے کہا۔
 "مشن کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی انتظام کرنے گیا ہو گا۔ جو یا
 نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔
 انتظام نہیں کس جو یا۔ عمران صاحب معلومات حاصل کرنے
 گئے ہوں گے۔ صادر نے کہا۔
 "معلومات۔ کس نائب کی معلومات۔ صاحب نے پھر کہ کر
 پوچھا۔
 "جس لیبارٹری پر رہی کرتا ہے وہ لیبارٹری اب سڑک کے
 کارے تو نہیں ہیں ہوتی ہو گی اور نہ ہی اس پر اس کے نام کا بورڈ نہ
 ہو گا۔ اس لئے جب تک اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات نہ
 مل جائیں اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ صادر
 نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔
 "بھی پر طرز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھی معلوم ہے کہ
 لیبارٹری خفیہ ہوتی ہے لیکن ہمارا کی بجائے ناکسی جا کر زیادہ بہتر
 انداز میں معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں۔ ایسی خفیہ لیبارٹریوں
 کے بارے میں اس علاقتے کے لوگ بہت کم جانتے ہیں تو اس قدر
 دور دوسری ریاست کے لوگ اس بارے میں کیا بتا سکیں گے۔۔۔۔۔
 صاحب نے مت بناتے ہوئے خصیلے بھیجے میں کہا۔

ولٹلن سے ناکس ریاست گھنٹے کے لئے آگرہ میں کا سفر کیا جاتا تو
 اس سفر میں کمی روڈ لگ سکتے تھے جبکہ ہوانی ہواز کے ذریعے یہ سفر
 بہت گھنٹوں کا تھا لیکن عمران نے ولٹلن سے ہرا راست ناکس بجائے
 کی بجائے ناکس ریاست کی سرحد پر واقع ایک شہر گورنی کے لئے
 گھنٹیں فریبی تھیں۔ اس لئے وہ سب ولٹلن سے فلاںڈ کے ذریعے
 گورنی پہنچ گئے تھے۔ گورنی ریاست واریان کا شہر تھا اور گورنی سے
 آگے ریاست ناکس کی سرحد شروع ہو جاتی تھی جس کا دار الحکومت
 ناکسی ہی کہلاتا تھا۔ گورنی سے ناکسی تک بھی لوکل فلاںڈس جاتی
 تھیں اور یہ سفر ذریعہ گھنٹے کا تھا لیکن گورنی سے ناکسی تک
 ہیں کا سفر سازی چہ گھنٹوں میں ملے ہوتا تھا۔ عمران کے ساتھی اس
 وقت گورنی کے ایک ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہات کافی پہنچے میں
 مصروف تھے۔ جبکہ عمران انہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ پھر لفڑیا ذریعہ

"مس صاحب۔ نارانچی کی خودروت نہیں ہے۔ ہم آپ سے زیادہ طویلیں حرست سے میران صاحب کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میران صاحب کا اپنا ایک انداز ہے۔ آپ کی بات درست ہے کہ یمارٹی کے پارے میں جو معلومات ناکسی میں مل سکتی ہیں ہے میں نہیں۔ لیکن یہ بات کیسے معلوم ہوگی کہ ناکسی میں ہمارے خلاف کیا جاں بنایا جا چکا ہے۔ ایسا جاں کہ ہم ناکسی پہنچتے ہی کچھ ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھوٹی میں جا گریں۔ اس پار کیپن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ تو میران صاحب اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے لگے ہیں۔ لیکن ایسی معلومات انہیں اس ایضی طلاقے میں کون دے سکتا ہے۔ صاحب نے پوچھ کر کہا۔

"میران کے نئے کوئی ملا قابو نہیں ہیں ہوتا۔ اس کا کوئی نہ کوئی درست ہر طلاقے میں موجود ہوتا ہے۔ دوسرا بات یہ کہ ونگلن میں بہر حال لوگوں سے اس کے بڑے بھرے تعلقات ہیں۔ اس نے لازماً جہاں کے نئے یا ناکسی کے نئے دہاں سے کوئی نہ کوئی فپ حاصل کی ہوگی۔ جو لیانے جواب دیا۔

"اصل بات یہ ہے کہ سارے کام میران خود کرتا ہے اور ہمیں اس نے بس دم پھلے بنانے کر رکھا ہوا ہے۔ تینور نے جواب نہیں نہ اموش پیٹھا ہوا تھا، منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے تینور۔ جہاں ضرورت ہوتی ہے میران صاحب

ہیں آجے بڑھادیتے ہیں جسے کہ تم نے لگانگ سیکھن کے ہیئت کوارٹر میں کارروائی کی اور اس کے سب ہیئت کوارٹر کو بھی جباہ کر دیا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ شطرنج کھیلنے والا ایڈر ہوتا ہے۔ سہم لوگ صرف ہرے ہوتے ہیں اور یہ میران صاحب کی سہریانی ہے کہ وہ ایک مہرے کی بھی بات نہیں ہونے دیتے اور باذی بھی جیت جاتے ہیں۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدر کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور میران اس انداز میں اندر روانچ ہوا کہ وہ سب بے اختیار پوچھ پڑے۔

کیا ہوا ہے تمہیں۔ جو لیانے پوچھ کر اہمیتی تشویش

بھرے لئے میں کہا۔

"پوچھو کر کیا نہیں ہے۔" میران نے ایک طویل سانس لپٹتے ہوئے کہا اور اس طرح کرسی پر ڈھیر ہو گیا جسے سینکڑوں میلوں سے پیوں چلتا ہوا آیا ہوا اور اب اسے پہنچنے کا موقع ملا ہوا۔ اس کا ہر جو رکنا ہوا تھا۔ آنکھوں میں وراثی تھی۔ اسے دیکھ کر یوں لکھنا تھا جسے کوئی ہواری اپنی زندگی کی آخری پوچھی تھک پار آیا ہوا۔ کیا نہیں، ہوا۔ یہاں سے یہ جہاڑی خالت کیوں ہو رہی ہے۔ جو لیا

نہیں سے زیادہ تشویش بھرے لئے میں کہا۔

"ہوا تو کچھ نہیں البتہ ہونے والا ہے۔" میران نے اسی لئے میں کہا تو اس بار جو لیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی پوچھ پڑے۔ کیا ہونے والا ہے۔ جو لیانے حریت بھرے لئے میں کہا۔

"ہمارے استھان کے لئے ریڈ ہجنسی کا سیشن اے ٹاکسی ہی
چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناکسی میں ایک گینگ ہے جسے ری
کارڈ کہا جاتا ہے۔ وہ بھی سیشن اے سے مل کر ہمارے خال
کارروائی کرے گا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ کیا ہمیں یاد ہمارے خلاف ایسا ہو رہا ہے کہ تو
اس قدر شکست اور نہ حال تفرما رہے ہو۔..... جو یا نے مت ہناتے
ہوئے کہا۔

"میری ساری تھنکاوٹ کی وجہ سیشن اے یا گینگ نہیں ہے۔
پچھا اور ہے۔..... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔
"پچھا اور۔ کی مطلب۔..... جو یا نے پوچھ کر کہا۔
"مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بیوہا کس خاتی لیبارٹری
کہا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے ناکسی کا نقش دیکھا ہے۔ اس کا خاص
پواستہ ہے۔ سزا ہے جو شہر ناکسی سے ملتا ہے اور جہاں سیاح و غیرہ
جاناتے ہیں۔ لازماً یہ لیبارٹری اس سزا میں ہی ہو گی۔۔۔ کیا ان
ٹھیک نہ کہا۔

"پاں۔ عام حالات میں تو یہی سوچا جا سکتا ہے لیکن اگر ایسا ہے تو
پھر بھی اس لیبارٹری کو نہیں تو کرنا ہے۔ صراحتوں سینکڑوں میلوں
میں پھیلا ہوا ہے۔..... عمران نے اس بار سخیہ مجھے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں معلومات وہاں ناکسی سے ہی مل سکتی ہیں۔
وہاں سے تو نہیں مل سکتیں۔..... صالح نے کہا۔ وہ شاید ابھی تک
اپنی سوچ پر اڑی ہوئی تھی۔

"ولنگن سے میں نے اس بارے میں اپنے حاصل کرنے کی
کوشش کی تو وہاں کی بجائے ہمہاں کی ایک اپنے مجھے مل گئی۔ وہ کے
بھی مجھے اندازہ تھا کہ اپر لینل ہیل کو اور فری کی جا بی کی وجہ سے اس بار
اپنے نے ہمیں گھر نے کے لئے اچھائی اعلیٰ درجاتے پر انتظامات کے
ہوں گے اور انہیں یہ بھی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اپر لینل ہیل کو اور فری کا
مرغی پوچھ کے یہ بات جانتا تھا کہ ایم ایم پر زد اور ڈاکٹر شجاعت علی
وونوں کو بلیوہا کس بھجوایا گیا ہے۔ اس نے اس کا علم ہمیں بھی ہو
گیا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، آپ کی بات درست ہے۔ جب تک ہمیں
دارگت کا حتیٰ طور پر علم نہ ہو جائے ہم ولیے تو اور اور لگریں
مارنے سے رہے اور جیسے جیسے وقت گورنمنٹ اجارہا ہے معاملات ہمارے
خلاف ہوتے جائیں گے کیونکہ سائنس و ان شجاعت علی ان کے
ہاتھوں میں ہے۔ اُچ نہیں تو کل وہ اس سے اس پر زے کے بارے
میں سب کچھ معلوم کر کے اسے بلاک کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ
وہ پر زد بھی ہمیں اور شفت کر دیا جائے۔ ہم کہاں کہاں اس کے مجھے
مارے مارے پھرتے رہیں گے۔..... کیپشن ٹھکلی نے کہا۔
"اسی لئے تو بھاگ دوڑ کر کے تھک گیا ہوں۔..... عمران نے

رہا۔ تو پھر کس بات کا انتقال ہے جیسیں۔۔۔ تیرنے غصیلے لے
جیا کہا۔

پرس آر تھر نکل ہبچھا اتنا ہی مسئلہ ہے جتنا تمہارے چیف
ایمنٹو نکل ہبچھا۔ ہے وہ خصوصی اجازت دے اسے بھی ریڈ کارڈ
اب کے کسی خاص کرے میں لے جایا جاتا ہے اور پھر اسے دہان ہے
ہوش کر کے پرس آر تھر نکل ہبچھا جاتا ہے اور دہان اسے ہوش میں
اکر اس سے ملاقات ہوتی ہے۔ واپسی بھی اسی طرح ہوتی ہے۔

مران نے کہا۔

حیرت ہے۔۔۔ کام سلسل کیسے ہوتا ہوگا۔۔۔ صدر نے
کہا۔

سلسل ہوتے ہی نہیں۔ سال میں ایک آودھ بارہی کوئی خوش
فتر اس سے ذاتی ملاقات کرتا ہے۔۔۔ مران نے جواب دیتے
ہئے کہا۔

اس سے فون پر رابطہ نہیں، ہو سکتا۔۔۔ جویا نے کہا۔
ہو سکتا ہے۔ سہماں سے بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی اس نے ایسا
سمم پڑایا ہوا ہے کہ فون کرنے والا چاہے پہلک فون بوتھ سے
کوئی نہ فون کرے اسے نہیں کریا جاتا ہے بشرطیکہ وہ فون ناکسی
ہے کرے۔ ناکسی سے پاہر کا فون سوائے خاص اور میون کے وہ انٹر
نیا نہیں کرتا۔۔۔ مران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کی اتنی لمبی تقریر کے جواب میں مختصر سافتوہ کہا تو کیپنٹن ٹھکلی
نے پے اختیار ہوت بھیج لئے۔

- کیپنٹن ٹھکلی درست کہ رہا ہے۔۔۔ یعنی اس سلسلے میں جس قدر
جلد ممکن ہو سکے کام سرانجام دے دننا چاہئے۔۔۔ جویا نے کیپنٹن
ٹھکلی کی حملیت کرتے ہوئے کہا۔

- مجھے بھی معلوم ہے کہ کیپنٹن ٹھکلی درست کہ رہا ہے یعنی
مارگٹ کو نریں کرنا ذاتی آسان نہیں ہے جتنا کجو یا جاتا ہے۔۔۔
مران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- مران ساحب۔ اس لیبارٹری کو سلانی ناکسی سے ہی جاتی
ہوگی۔ اگر سلانی کرنے والے کے ہادے میں معلوم ہو جائے تو
لیبارٹری کو نریں کیا جا سکتا ہے۔۔۔ صادق نے پھر لمحے خاموش
ہئے کے بعد کہا۔

- سلانی اس ریڈ کارڈ کے چیف پرس آر تھر کے دریجے کی جاتی ہے
یعنی کون لے جاتا تھا اور کس طرح جاتی تھی اور کہاں جاتی تھی اس
کا علم صرف پرس آر تھر کو ہی ہو سکتا ہے۔۔۔ مران نے جواب
دیا۔

- پھر تو یہ ہذا آسان نا سک ہے۔ اس پرس آر تھر کو محیر لیتے ہیں۔
وہ تو آسانی سے نریں ہو سکتا ہے۔۔۔ جویا نے ہوٹک کر کہا۔

- سارے ناکسی کو معلوم ہے کہ وہ ریڈ کارڈ ذاتی کلب میں یعنی
ہے۔ نریں کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔ مران نے جواب

لطف استعمال ہوتا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اندر حیر سے میں چونکہ پر گت نظر نہیں آتا اس نے آدمی اور ہمراہ باقاعدہ مارتا رہ جاتا ہے۔ صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ غالباً اڑاکنے اور دوزبان کا محاورہ ہے۔ مطلب ہے کہ اندازے سے ہم کرتا۔ بہر حال تم نے جو مطلب بتایا ہے وہ درست ہے اور ہم بر سادق آتا ہے کہ ہم ناٹک نویسان ہی مادر ہے میں..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے بچٹے کہ مزید کوئی بات ہوتی کہتے تو دروازہ کھلا اور دیڑ کافی کے ہر تن ٹسے میں رکھے اندر داخل ہوا۔

"میں مسٹر مائیکل بول رہا ہوں۔..... عمران نے کہا۔
"مسٹر مائیکل۔ سارا انوکھا لکب کے مسٹر سو نفت کی کال ہے۔
دوسری طرف سے ایک نوافی آوالا ستائی دی۔
"کراڈ بات۔..... عمران نے کہا۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ کوئی پر اگرس۔..... عمران نے کہا۔
"میں مسٹر مائیکل۔ آپ کا تیرہ اظہارہ درست ثابت ہوا ہے۔
آپ لکی ڈر اکے حصہ رہ ہوئے ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے ٹکری۔..... عمران نے کہا اور رسیدور رکھ کر بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔

"یہ کیا کوڈ تھا۔..... جو بیانے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"رینی۔ بھنسی اور رینی کا رذہ بیک وقت دونوں بھنسیاں بھیں ٹریس پڑے۔
"مطلوب کا تو ہمیں خود بھی علم نہیں البتہ محاورے کے طور پر۔

"یہ تو بڑا پر اصرار کردار بنا ہوا ہے۔..... جو بیانے کہا اور عمران نے اس بارے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سرطانی ہی اکھنا کیا۔

"تو اب آپ نے کیا پلان بنایا ہے عمران صاحب۔..... صدر نے کہا۔

"ہم نے مشن تکمیل کرتا ہے اور کیا پلان ہو سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے بچٹے کہ مزید کوئی بات ہوتی کہتے تو دروازہ کھلا اور دیڑ کافی کے ہر تن ٹسے میں رکھے اندر داخل ہوا۔
اس نے کافی کے ہر تن میں رکھ کے اور بچٹے سے ۳۰ جوہر ہر تن اٹھا کر دا پس چلا گیا۔ عمران نے کافی ہناتی اور اس طرح اٹھیں ہن سے کافی سپ کرنے لگا جسیے ولگلن سے ہمہاں تک کا سفر اس نے صرف کافی پہنچ کے لئے ہی کیا ہوا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ہر صورت میں اس پر لس آر تھر کو کو کر کرنا ہو گا ورنہ ہم اس طرح اندر حیر سے میں ناٹک نویسان مارتے ہی تو جائیں گے۔..... صدر نے کہا۔

"یہ ناٹک نویسان کیا ہوئی ہیں۔ مجھے آج تک اس لفظ کی بحث نہیں آئی۔ اندر حیر سے میں ناٹک نویسان مارتا تو کیا روشنی میں ناٹک نویسان نہیں ماری جاسکتیں۔..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار بھنسیاں کے تو ہمیں خود بھی علم نہیں البتہ محاورے کے طور پر۔

آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر میں کرنے شروع کر دیتے۔

“لکی کلب..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

“سار جنت سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول بہا ہوں۔”۔۔۔ عمران نے کہا۔

“ہو ٹلا کریں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

“حلو۔۔۔ سار جنت بول بہا ہوں۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مرد ان آواز سنائی دی۔۔۔ پھر چھٹا ہوا ساتھا۔۔۔ جسے بولنے والا بول کر دوسرے پر کوئی احسان کر رہا ہو۔

“سار انوکھا کے سونفت سے آپ کی کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

“اوہ، اوہ سا اچھا اچھا۔ آپ کا نام۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

“مائیکل۔۔۔ عمران نے کہا۔

“اوہ ہاں۔۔۔ فرمائیتے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔۔۔ اس بار سار جنت کا پھر جعلیے کی نسبت مانگت بدلا ہوا تھا۔

“سونفت نے آپ کو بتایا تو ہو گا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔ عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

“ہاں۔۔۔ لیکن معادنہ کون دے گا۔۔۔ سار جنت نے کہا۔

“کتنا معادنہ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

“مرف ایک لاکھ ڈالر ز۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

“آپ کا کو تسا اشارہ درست نہیں ہوا ہے۔۔۔ صدر نے ایک

“تیرا۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان مجرمے مجھے میں کہا۔

“اور وہ اشارہ کیا تھا۔۔۔ جو نیا نے محلائے ہوئے مجھے میں کہا۔

“لکی ذرا۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں جواب دیا اور اس سے

ساقی ہی اس نے رسیور انھیا۔۔۔ فون سیٹ کے پنج موجود ہیں اور

پر لیں کر کے اس نے فون کو واٹر سیکٹ کیا اور پھر نمبر پر لیں کر

شروع کر دیتے۔۔۔ اسے فون کرتے دیکھ کر جو یا خاموش ہو گئی تھی۔

آخر میں عمران نے لاڈر کا بنن بھی پر لیں کر دیا۔۔۔ اس کے ساتھ

دوسری طرف سے گھنٹی بجئے کی آواز سنائی دی۔۔۔

“یہ۔۔۔ انکو اتری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آوازی دی۔۔۔

ساقی دی۔۔۔

“لاس ڈنگو کا رابطہ نہیں۔۔۔ عمران نے کہا تو سب ا

اختیار چونک پڑے۔۔۔ دوسری طرف سے فوراً نمبر بتا دیا گیا تو عمران

نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے ایک بار

نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔۔۔

“یہ۔۔۔ انکو اتری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک ن

نسوائی آواز سنائی دی لیکن پھر اور آواز جعلیے سے مختلف تھی۔۔۔

“لکی کلب کا نمبر دیں۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے

ایک نمبر بتا دیا گیا۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر وہ

"کام کب ہوگا؟"..... عمران نے کہا۔

"پرسوں نیوزڈے ہے اور یہ کام نیوزڈے کو ہی ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم نیوزڈے کو آپ کے پاس ہلچ جائیں گے اور آپ کو معاوضہ بھی تقدیسا کر دیا جائے گا۔"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا کام بھی ہو جائے گا تو قیمت۔"..... دوسری طرف سے سرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

"اوکے۔"..... عمران نے کہا اور رسیدور رکھ دیا۔ اب اس کے بھرے پر الہیان کے تذکرات تھے لیکن اس کے سارے ساتھی خاموش ہیٹھے ہوئے تھے۔

"ارت کیا ہوا۔ تم سب خاموش کیوں ہو گئے۔"..... تم نے مجھ سے تفصیل بھی نہیں پوچھی۔"..... عمران نے قدرے نداراں سے لمحے میں کہا۔

"کیا ضرورت ہے پوچھنے کی۔ جو کچھ ہو گا سامنے آجائے گا۔"..... جو بیا

نے بڑے بے نیازادہ سے لمحے میں کہا تو عمران نے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ، اسے کہتے ہیں بے نیازی۔"..... عمران نے ہستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ جب پوچھتے پر آپ کچھ بتاتے ہی نہیں تو پھر پوچھنے کا فائدہ۔"..... صدر نے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں کہ بن مانگے موتو میں اور مانگے ملے دیجھیک۔"..... جو نکہ تم نے پوچھا نہیں اس نئے میں بتا دیا ہوں۔ اگر پوچھ لیتے تو

شاید بتائیا۔"..... عمران نے کہا۔

"آپ کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے عمران صاحب۔ ہم آپ کی گفتگو کا تمام مطلب کچھ پچھے ہیں۔"..... کیپن ھیل نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اگر تم بتا دو تو ہمراودہ کہ آئندہ تم سے کچھ نہیں چھپایا کروں گا۔"..... عمران نے چھپ کرنے کے انداز میں کہا۔

"لاس ڈیکھنا کسی ریاست کا ایک جا شہر ہے۔ وہ بھی اسی صحو کے کارپے پر ہے جس کے دوسرے کارپے پر تاکسی شہر ہے۔ آپ نے ہاں کبی کب کے سار جنت سے بات کی ہے اور سار جنت نے آپ کو بتایا ہے کہ پرنس آر تھر نیوزڈے یعنی منگل کے روز لاں ڈیکھ آتا ہے۔"

پرنس آر تھر عک آپ کو ہمچا دیا جائے گا۔ ایک لاکھ ڈالر معاوضہ ہو گا۔"..... کیپن ھیل نے کہا تو عمران اس طرح آنکھیں ہجا کر کیپن ھیل کو دیکھنے لگا ہے۔ "السان کی بجائے کسی مافوق المفہوم قوت کو دیکھ رہا ہے۔ باقی سب ساتھیوں کے ہبڑوں پر بھی حریت کے تذکرات ابھر آتے تھے۔

"یہ تم نے کیے معلوم کر لیا۔ خاص طور پر یہ کہ پرنس آر تھر منگل کے روز لاں ڈیکھ آتا ہے۔"..... عمران کے لمحے میں حقیقتی حریت تھی۔

"عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے ہر قیمت پر اس

پرنس آرجم کو گھیرتا ہے تاکہ اس سے بلوہ کس لیبارٹری کا مل
وقوع مسلم کر سکیں۔

تاکہ کسی میں یہ کام آسانی سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ نے ادا
کو ششی کرنی تھی کہ پرنس آرجم کی لفک و حركت کے بارے میں
تفصیلات معلوم کریں۔ پرنس آرجم کسی بہت کام نہیں ہے ۔۔۔
بیسا جاگا انسان ہے۔ اس لئے لا محال وہ کہیں آتا جائیں بھی رہتا ہو گا۔
کوئی نہ کوئی مقابل بھی اس کے ہوں گے۔ پچھاچ آپ نے اس
آنیکیتہ پر کام کی تو آپ کو بتایا گی کہ اس ڈیکھ کے کی کب کا
سار جھٹ اس سلسلے میں آپ کے کام آئے گا اور پھر سار جھٹ نے
بنا یا کہ بیوڑے کو آپ کا کام ہو گا اور آپ نے متلاعے کو سارے
ساتھیوں سمت وہاں پہنچنے کا命令 دیا۔ اس سے صاف خاہروان اپے
کہ آپ مشن کے سلسلے میں آگے بڑھ رہے ہیں وہ آپ ایکلے وہاں
پہنچنے پڑھا چکے ہیں تو پھر جا سکتا ہے کہ پرنس آرجم کسی بھی دید
سے بیوڑے کو اس ڈیکھ جاتا ہے اور سار جھٹ ایک لاکھ ڈالر زائد
کر آپ کو اس عکس پہنچادے گا۔۔۔ کیپن ٹھیک نے اپنے اندازے
کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اب مجھے چیف سے کہنا پڑے گا کہ وہ اپنی خیر مختار۔ کیپن
ٹھیک اگر پاہے تو بیٹھے بیٹھے چیف کو بھی رٹنی کر سکتا ہے۔۔۔ عمران
نے خوفزدہ سے لمحے میں کہا تو سب یہ انتیار میں پڑے۔۔۔ کیپن
ٹھیک کا چہرہ بھی اپنے درست اندازے پر خوشی سے تھا المعاجم۔

اب کب جاتا ہے لاس ڈیکھ۔۔۔ جو یا نے کہا۔
بہن حماری کرد۔۔۔ کل ہم نے وہاں موجود ہوتا ہے۔۔۔ عمران
نے کہا تو سب نے اس اندازے میں سر ہلا دیتے جیسے وہ عمران کی بات
کی تو خوبی کر رہے ہوں۔۔۔

s4sheikh@gmail.com

سارتھ سے شادی وس نے کی تھی کہ اسے پہنچنے سے ہی سکرٹ ۶ بجئی
کا پیشہ جتوں کی حد تک پیدا تھا۔ اس نے وہ ایسی کتابیں پڑے تھے
کہ پڑھتی تھی جن میں سکرٹ ۶ بجئیوں کے کارنائے درج ہوتے تھے
اور ایسی فسیل تو اس نے بے شمار بار دیکھی تھیں جن میں سکرٹ
سارتھ اپنی کشم حالت میں مشتمل کرتے ہوئے دکھانے
چاتے ہیں۔ انجلیا کا شوہر رابرٹ بھی ایک مشہور اسپتھ تھا اور اس
نے انجلیا کا شوق دیکھتے ہوئے اسے بھی اپنی ۶ بجئی کے پیغام سے کہ
کر ۶ بجئی میں شامل کر دیا۔ اور اس کے نے انجلیا نے دو سال کی
اپنی سخت اور کڑی تربیت بھی حاصل کر لی۔ پھر اپنے شوہر رابرٹ
کے ساتھ مل کر اس نے بے شمار مشنزوں میں واقعی اپنی کشمی
سے کام کیا تین انک مشن کے دروازے رابرٹ ہلاک ہو گیا تو انجلیا کا
دل جسمیے اس کام سے ملاکت اکتا گیا۔ اس نے ۶ بجئی چھوڑ دی۔ اس
کے ساتھ ساتھ و لٹکن چھوڑ کر وہ تاکہ کس ریاست کے اس شہر لاس ڈیگو
میں اس نے آگئی کہ اس کی ماں اس طلاقت کی بہنے والی تھی اور
بہاں اس کی ماں کی کچھ آبائی چاہیے اور بھی موجود تھی جو انجلیا نے اکر
سن بحال لی جس کی وجہ سے وہ بہاں خاصی محتول زندگی گوارنے لگی۔
پھر اس کی طلاقت سارتھ سے ہوئی جو کہی کلب کا مالک تھا
سارتھ کا تعلق بھی کسی نمانے میں ایک پرائیویٹ سکرٹ ۶ بجئی
سے رہا تھا تین اس نے یہ کام بہت تھوڑا عرصہ کیا اور پھر چھوڑ دیا۔
اس کے بعد وہ کلب لاون میں آگیا اور اس وقت اس کا کلب لاس ڈیگو

سارجنت لاس ڈیگو کے لگی کلب کا مالک اور جزل میجر تھا۔ اس
وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا سد بیچنے کسی گہری سوچ میں مرق
تھا کہ آفس کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر بے اختیار پوچھ کر پڑا۔
دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں چمکتی ابھر آئی۔ آفس میں ایک
خوبصورت اور نوجوان لڑکی داخل ہو رہی تھی جس نے جیزی کی پیٹ
اور گہرے نیلے رنگ کی شرت ہائی ہوئی تھی۔ کامن سے سیاہ رنگ
کا ایک جدید بیگ لٹک رہا تھا۔ یہ انجلیا تھی۔ سارتھ کی بیوی۔
سارجنت اور انجلیا کی شادی کو ابھی پہنچا ہی گرے تھے اور ان
دونوں کے تعلقات میں ابھی تک گر بھوش موجود تھی۔ انجلیا کی ۶
دوسری شادی تھی جبکہ سارتھ کی بھی۔ انجلیا و لٹکن میں ہی پڑی
تھی اور وہاں اس نے ایک سرکاری ۶ بجئی میں کام کرنے والے

کا معروف کب تھا۔ سارہ جنت کا تعلق گو بے شمار لڑکیوں سے رہا تھا لیکن اس نے شادی نہ کی تھی اور ایکدیمیں معاشرت میں یہ بات سعیوب بھی نہ تھی لیکن جب اجیلا اور سارہ جنت کی ملاقات ہوئی تو دونوں نے ایک دوسرے کو بے حد پسند کیا اور پیر پند ماد کی فریضہ شپ کے بعد ان دونوں نے شادی کر لی اور اب وہ میان یوہی کی حیثیت سے رہ رہے تھے۔

کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ انجیلا نے اندر داخل ہوتے ہی تشویش برے لئے میں کہا۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ سارہ جنت نے پہنچ کر کہا۔

جہادے ہہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات تھے اور اب بھی ٹوٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ انجیلا نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کری پر پہنچتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ میں دیکھے ہی۔۔۔۔۔ سارہ جنت نے مالٹے کے سے انداز ہیں کہا۔

ویکھو سارہ جنت۔۔۔۔۔ تم مجھ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔۔۔۔۔ جو یقیناً بتا دو کہ کیا پریشانی ہے۔۔۔۔۔ صرف بتاؤ بلکہ تفصیل بھی بتا دو۔۔۔۔۔ انجیلا نے بڑے ہمدروانے لئے میں کہا تو سارہ جنت بے اختیار پہنچا۔۔۔۔۔

ایک کاروباری سودا کیا تھا۔۔۔۔۔ اس سلسلے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ اس سودے سے یونچے ہٹ جلوں لیکن یہ میری قدرت کے خلاف ہے۔۔۔۔۔ اس نے میرے اندر شدید لکھکش جاری تھی

جسے تم پریشانی کا نام دے رہی ہو۔۔۔۔۔ سارہ جنت نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

کہیا سودا۔۔۔۔۔ میں نے کہا ہے کہ کھل کر بات کرو۔۔۔۔۔ انجیلا نے مصنوی خصے بھرے لئے میں کہا۔

گورنی میں سار انوکھا کلب کے سونکت کو تو تم جانتی ہی ہو۔۔۔۔۔ سارہ جنت نے کہا۔

ہاں۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ انجیلا نے حیران ہو کر کہا۔

اس نے مجھے فون کیا اور کہا کہ کیا میں پچاس ہزار ڈالر کا کام چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ جسیں معلوم ہے کہ ان دونوں مجھے بھاری رقم کی اللہ ضرورت ہے۔۔۔۔۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے اس کے بعد میں کیا کرنا ہو گا تو اس نے بتایا کہ گورنی میں ایک ایکدیمیں گروپ موجود ہے جو مجھے یہ رقم تقدیم کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے بتایا کہ یہ گروپ اپنے کسی اہم کام کے لئے تاکہی کے ریل کارڈ کے چیف پرنس آر تھر سے براہ راست ملا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ سونکت کو میں نے ایک بار بتایا تھا کہ پرنس آر تھر لاس ڈنگ میں سے نئی کے پاس بیوڑے کو آتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے مجھے کہا کہ میں اس گروپ کو صرف سوئیں کاپتہ بتا دوں تو مجھے پچاس ہزار ڈالر مل جائیں گے جس پر میں نے کہا کہ پرنس آر تھر اپنائی خطرناک آدمی ہے۔۔۔۔۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو وہ مجھے میرے کلب سمیت راکھ میں جدیل کر دے گا تو اس نے کہا کہ اس کی گارنٹی ہے کہ میرا نام وہ میان میں نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ جس پر میں تیار ہو۔

گیا۔ پھر اس گروپ کے لیڈر مائیکل کی فون کال آئی۔ میں ہو گل
جن بذب کاشکار تھا اس لئے میں نے اسے صعود خدمہ پیاس ہزار کی، جانے
ایک لاکھ ڈالر کا اکہ دیا اور تم حیران ہو گی کہ اس مائیکل نے بغیر
کسی بیکھاٹ کے اسے سلیم کر لیا۔ اب وہ میان یوزڈے کو اسیں
گے اور مجھے ایک لاکھ ڈالر زادا کریں گے اور میں سو سینی کا پتہ
باتا دوں گا۔ جہاں ان کی ملاقات پر نس آر تھر سے ہے جانے گی۔
سار جھٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”الیسی کیا ملاقات کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے یہ انداز اختیار کی
جا رہا ہے اور پھر ایک لاکھ ڈالر کی دینے جا رہے ہیں اور یہ سو سینی
کوں ہے۔“ انجیلانے پرے منکوک سے مجھے میں کہا۔
”سو سینی کسی زمانے میں میری بھی دوست رہی ہے۔“ پھر ”
تاکسی پلی آگئی۔ وہاں وہ ریلی کارڈ کلب میں کام کرنے آگئی۔ وہاں پر نس
آر تھر نے اسے دیکھا تو وہ اسے پس آگئی۔ سو سینی پھونک میان کی رہنے
والی تھی اس نے پر نس آر تھرنے اسے دوبارہ میان سُتقل بیگوادیا۔
میان اس کو اچھائی شاندار حوصلی خرید کر دی۔ اعلیٰ معیار کی
کار۔“ سار جھٹ نے کہا۔

”اوہ، اوہ، کہیں تم واٹکلار کی بات تو نہیں کر رہے۔“ انجیلانے
پرے منکوک کر اس کی بات کا لئے ہوئے کہا۔
”پاں۔ اس کا اصل نام سو سینی ہے۔ یہ نام تو اسے پر نس آر تھر
نے دیا ہے۔“ سار جھٹ نے کہا۔

”تو اس سو سینی نے جمیں بتایا ہے کہ پر نس آر تھر ہر یوزڈے کو
ہاں آتا ہے۔“ انجیلانے کہا۔
”ہاں۔ اور یہ بات واقعی درست ہے۔“ سار جھٹ نے جواب
پیٹھے ہوئے کہا۔
”تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے سار جھٹ۔ تم ایک لاکھ ڈالر
کے لئے اپنا سب کچھ گناہنے پر قل گئے ہو۔ نجاتی یہ گروپ کوں
ہے اور کیوں پر نس آر تھر سے اس انداز میں مٹا پاہتا ہے۔“ تم اپنا
کرو کہ سو سینی کو ان کے بارے میں بتا دو اور خود ایک طرف ہو
جاو۔ انجیلانے پرے سنجیدہ لئے میں کہا۔

”نہیں۔ میں اب وحدہ کر کے مجھے نہیں ہت سنتا۔“ میری
لنفتر کے خلاف ہے البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں اس گروپ
کو خود گرفتار کر لوں اور پھر سو سینی کو فون کر کے بتا دوں کہ یہ لوگ
میان کیوں آئے تھے اس طرح ہم ریلی کارڈ کے عتاب سے نفع جائیں
گے۔“ سار جھٹ نے کہا۔

”کیسے نفع جاؤ گے۔ اس نے اسی بات پر گزر جانا ہے کہ تم نے
انہیں اس کی اصلیت بتائی ہی کیوں۔ اور ہاں اب تک شاید اسے
معلوم نہیں ہے کہ تم اس کی اصلیت جانتے ہو۔ اس نے اس نے
تجہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی تھیں جیسے ہی اسے معلوم ہو گا
کہ تم اس کی اصلیت جانتے ہو تو وہ فوراً تھہاری موت کے احکامات
جا رکی کر دے گا۔“ انجیلانے پریشان سے مجھے میں کہا۔

"اوه ہاں۔ واقعی تم نے جس مہم سے بات کی ہے۔ اس مہم پر
میں نے خورہی نہیں کیا۔ تو پھر اب کیا کرنا چاہتے؟..... سارجنت
نے کہا۔

- کرنا کیا ہے۔ ان سے رقم وصول کرو اور پھر انہیں بلاک
کر کے ان کی لاٹھیں کہیں پھیلکو دو اور غامبوش اور کر جیھے جاؤ۔ جس
تمہاری مطلوبہ رقم مل جانے کی اور آئندہ کی پریشاںیوں سے بھی نا
جاڈے گے۔ انجیلانے کا تو سارجنت نے انھیں اپنی چال چڑا۔
”وری گلا۔ تمہاری تجویز واقعی مجھے پسند آئی ہے انجیلانے۔ لیکن۔۔۔

سارجنت نے جوش بھرے لیے میں بات کرتے کرتے اچانک اتنی
پڑتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا۔۔۔ انجیلانے چونکہ کر کہا۔

۔۔۔ یہ لوگ ہو ستا ہے کہ اکٹھے نہ آئیں۔ ان میں سے ایک آئے
اور تم زیادہ سے زیادہ اسے بلاک کر سکیں گے۔ باقی لوگ تو اسیم
پر پڑھ دو زین گے اور ہو لوگ اس مخصوصی سے کام کے لئے ایک لاکھ
ڈالر رز خرچ کرنے پر خیار ہیں وہ اختارت نواز بھی نہیں ہو سکتے جتنا ہم
سمجھ رہے ہیں۔۔۔ سارجنت نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ تمہاری بات درست ہے۔۔۔ تو پھر ایسا ہے کہ تم سے بھی کو
بتا دو۔۔۔ وہ خود ہی ان کا انقلام کرا لے گی۔۔۔ انجیلانے کہا۔

”پھر وہ سب سے بھتے ہیں پوچھے گی کہ میں نے پرنس آرٹھر کو
کیوں اوپن کیا ہے اور پھر لا محالہ وہ یہ بات پرنس آرٹھر کے نولنس

میں لائے گی۔ اس طرح معاملات پھر وہیں بھی جائیں گے جہاں سے
چلتے ہیں۔۔۔ سارجنت نے کہا۔

۔۔۔ تو پھر اس کا یہی حل ہے کہ اگر وہ لوگ اکٹھے آئیں تو انہیں
بلاک کر دیا جائے اور اگر کوئی اکیلا آئے تو بتانے سے انکار کر دو یا
کوئی جہاں کر دو کہ اس یوزڈے کو پرنس آرٹھر نہیں آرہا یا سو تینی
وغلن ٹھی ہوئی ہے۔۔۔ کوئی بھی جہاں کر کے تم انہیں کہہ سکتے ہو کہ
وہ آئندہ یوزڈے تک تمہارے ہمراں بن کر رہا ہے۔۔۔ اس طرح
”سب اکٹھے ہو جائیں گے تو انہیں آسانی سے کسی بھی وقت ختم کی
جائے گے۔۔۔ انجیلانے کہا۔

۔۔۔ تم نے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے ایک گروپ بنایا ہوا ہے
اوہ تم نے بتایا تھا کہ تم نے انہیں اہمیت حفظ کرنے کا کام دلوائی
ہے۔۔۔ سارجنت نے بھوک کر کہا۔

”ہاں، میں ایک بڑی خلیم بھا کر اس کی چیف بننا چاہتی ہوں۔۔۔
خدا سے فارغ نہیں رہا جا سکتا۔۔۔ میں دوبارہ اس زندگی میں واپس آتا
چاہتی ہوں جس میں سنتی خیزی ہے، تحریر ہے۔۔۔ کیوں تم کیوں
اپنچھر رہے ہو۔۔۔ انجیلانے کہا۔

۔۔۔ تم نے اس گروپ کا کیا نام رکھا ہوا ہے۔۔۔ سارجنت نے
کہا۔۔۔

”انجیلانے گروپ۔۔۔ انجیلانے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔
”اس طرح تو تم اپنی شاخت بھی ساتھ ہی کر ا دو گی۔۔۔ کوئی ایسا

چھارے گرڈپ کی کارکردگی بھی سامنے آجائے گی۔ سارہست
نے کہا۔

”مگر آئینی پایا۔ میں مجھے کہنی فیس دو گے۔ اجھیلانے کہا۔

”اوہ جی رقم چھاری۔“ سارہست نے کہا۔

”اوے۔“ اب ستو جب بھی یہ لوگ چھارے پاس آئیں۔
تم نے مجھے فون کر کے اشارہ کر رکھا ہے۔ باقی کام میں خود کروں
گی۔“ سارہست نے کہا۔

”ان کے سامنے کیا اشارہ دوں۔“ سارہست نے کہا۔

”تم مجھے فون کر کے کہ دیتا کہ ایک گھنٹے بعد بات کرو۔ فی
ماں میں فارغ نہیں ہوں۔“ اجھیلانے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ سارہست نے ہاتھ آگے پڑھاتے ہوئے
کہا۔

”ذن۔“ اجھیلانے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے اوپری اواز
میں کہا اور پھر وہ دونوں ہیے انتیار کھلکھلا کر پس پڑے۔

نام رکھو جس سے چھاری شاخت فوری نہ ہو گے۔“ سارہست
نے سکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تو میں نے اپنے طور پر رکھا ہوا ہے۔ ابھی تو اس پر کام ہو گرہ
ہے۔ جب ہم عملی کام کے لئے اتریں گے تو پھر نام بھی رکھ لیں
گے۔ اجھیلانے کہا۔

”تو چھارے گرڈپ کو ہملا کام میں دے دیتا ہوں۔ پہت بھی لگ
جائے گا کہ تم نے اس کی ترتیب کیسی کی ہے۔“ سارہست نے
کہا تو اجھیلانے انتیار اچھل پڑی۔

”کیسا کام۔“ تفصیل سے بات کرو۔ اجھیلانے کہا۔

”یہ گرڈپ گورافی سے بھاں آئے گا۔ اب چھارے آدمیوں نے
بس فریش اور ایک بورٹ دو نوں بچھوں پر ان کی ٹکرائی کرنی ہے۔
ظاہر ہے یہ جو گرڈپ ہو گا وہ میاں اکھانے گا۔ اس کے بعد وہ سب
بھاں کی کلب میں آتے ہیں یا کچھ میموجہ ہو جاتے ہیں اور کچھ یا ایک
بھاں آتا ہے۔ اگر تو یہ سارا گرڈپ بھاں آجائے تو پھر کوئی مسئلہ
نہیں ہے۔ میں ان سے رقم لے کر انہیں سوئی کا پتہ بتا دوں گا۔

ظاہر ہے وہ پوچھ کر باہر جائیں گے اور چھارا گرڈپ کسی بھی مناسب
جنگ پر ان پر فائز کھول کر انہیں ہلاک کر سکتا ہے اور اگر گرڈپ باہر
رک جائے تو جو بھی آئے گا وہ رقم دے کر اور پہت پوچھ کر واپس لے
گرڈپ کے پاس جائے گا تو چھارا گرڈپ ان کا خاتمہ کر دے۔ اس
طرح ہم سامنے بھی نہیں آئیں گے، چھاری رقم بھی کما لیں گے اور